

كجاء الحق في حق الملك انما ايمان كان في حقها
 الدلائل القاطعة للدار الآخرة واليه المنة
 المعروف
 ١٩
 فيض حقوق باطل على
 ٢٥

مصنف

اجمل العلماء فضل الفضلاء سلطان المناظرين
 حضرت مع لانا الحاج محمد اجمل شاه مباركة يد ممد

ناشر

(مولانا حافظ) محمد اختصار الدين اجمل
 ملنے کا پتہ اجملی کتب خانہ دیپا سرائے سنبھل

جماعہ الحق و آفاق الباطل ملت الباطل مکتان ذہوق

محمد رفیع کریم مستطاب۔ اہلسنت کیلئے دہلی کا مخزن الاحباب۔ دو ہزار کیلئے ہوتی ایک قلاب
سنت و ولایت کی فیصلہ کن کتاب، مسائل فقہیہ میں درخشاں آفتاب۔ بارہ سو کیلئے ہوکتا
مطالعہ شاداب۔ اہلسنت و ولایت کے جھگڑوں میں فیصلہ کن شمشیر المصیب سہی، ہم ہر گز

الدلائل لفافۃ لداعی اہل السنۃ والجماعۃ

۱۹ ء ۶۰

المعروف بہ فیصلہ حق و باطل

مصنفہ

جامعی دین و ملت، ماحی کفر و ضلالت، اجمل العلماء، افضل الفضلاء، عارف الحقین، فخر الاولیاء،
سلطان الانظار، بن صدقہ المذہب، بنہ المصنفین، مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد اجمل صاحب
قادر علی رضوی، بمبئی، عفتلسم سنہ ۱۴۰۰، وحسبہ اللہ علیہ۔
ناشر۔ (مولانا حافظ) محمد اختصار الیدین، اجلی، خلیفہ مسند، عفتلسم سنہ ۱۴۰۰
ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرستہ اہل سنت، اجمل، اسلام، سہیل

- ۱۔ اجلی کتب خانہ۔ محلہ دیپاسر، سہیل ضلع، آہار، روہتی
- ۲۔ مرکزی مدرستہ اہل سنت، اجمل، علوم مسجد، جہان شاہ، سہیل، روہتی، انڈیا

تہذیب

ہر زمین ہند میں جب سے فتنہ و ہابیت پھیلا تو مبلغان و ہابیت نے مسلمانوں کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ صرف مذہب و ہابیت ہی قرآن و حدیث و اہل سلف و خلفہ کے موافق ہے اور مذہب اہل سنت جو کہلا آئے وہ اہل بدعت ہیں۔ ان کا ہر عقیدہ و عمل قرآن و حدیث و تصریحات سلف و اہل خلافت ہے۔

سخت ضرورت تھی کہ اس حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ ہماری اہانت اگرچہ ایک ایک عقیدے اور عمل میں مشتمل کتاب اور رسالہ لکھ دیا اور اس کو وحشت از باہم کر دیا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی جامع کتاب نہیں تھی جو عقائد و مسائل مختلف نہ ہا پر مشتمل ہو۔ اور اس میں کافی دلائل قائم ہوں اور اس کے مختصر ہو۔ میرے اکابر نے مجھے اس خدمت کے لئے متبعین کیا تھا میں اپنے مشاغل کی وجہ سے اس کام کو انجام نہ دے سکا۔ اب جبکہ مجھے ولقوہ کا شہید حملہ ہوا اور تعلیم و افتاء کے کام کو کچھ فرصت ملے تو مجھے بعینہ حجاب اس اہم کام کرنے کا حکم دیا۔

میں نے جب ارادہ کیا تو قدرت نے یہ دستگیری فرمائی کہ میرے دل و دماغ کو درست کر دیا اور اس قدر قوت عطا فرمائی کہ وہ گھنٹے مسلسل کام کرنے لگا۔ اور اس کو تعریف کرنا شروع کر دیا۔ یہ حصہ اول ہے جس میں معرکۃ الآراء ہندو مسائل کا ذکر ہے۔ ۱۰۔ امکان کذب (۲) علم غیب (۲) علم امکان و مایکون (۳) علم حسن و علم قیامت (۵) شفاعت (۶) تصرف (۷) توسل (۸) تدار (۹) استعانت (۱۰) میلاد شریف (۱۱) قیام میلاد (۱۲) عرس (۱۳) سوم (۱۴) گیارہویں شریف (۱۵) فاتحہ۔ ان کو صاف کیا گیا ہے اور ہر دو مذہب کے دعوے کو واقع کر دیا گیا ہے اور ہا یہی کا بطلان و اہانت کی حقانیت آفتاب کا زیادہ روشن طور پر ثابت کر دی گئی ہے۔ عبارات و حوالے نہایت ذمہ داری سے نقل کئے گئے ہیں۔ جس میں شبہ ہوا اسکو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں بلکہ دیکھ سکتے ہیں۔

فہرست مضامین

صفحہ	نام و مضمون	صفحہ	نام و مضمون	صفحہ	نام و مضمون
۱۳۰	مستندہ فاتحہ	۶۰	مسئلہ تصرف	۱۳۰	مستندہ سوم
۱۵۱	مسئلہ عرس	۶۹	مسئلہ توسل	۱۵۱	مسئلہ عرس
۱۵۸	مسئلہ قیام میلاد	۷۷	مسئلہ تدار	۱۵۸	مسئلہ قیام میلاد
۱۶۲	مسئلہ استعانت	۸۴	مسئلہ میلاد شریف	۱۶۲	مسئلہ استعانت
۱۶۸	مسئلہ قیامت	۱۰۲	مسئلہ عرس	۱۶۸	مسئلہ قیامت
۱۷۱	مسئلہ امکان و مایکون	۱۲۲	مسئلہ توسل	۱۷۱	مسئلہ امکان و مایکون
۱۷۱	مسئلہ عرس	۱۲۲	مسئلہ عرس	۱۷۱	مسئلہ عرس
۱۷۱	مسئلہ قیامت	۱۲۲	مسئلہ قیامت	۱۷۱	مسئلہ قیامت

اسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور | ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ ہوتا
باشد (از بکر ذی ص ۱۳۵) | محال و ناممکن ہو۔

وہابیہ کا یہ گندہ عقیدہ ان کی بکثرت کتابوں، رسائل سے ثابت ہے۔
اس میں بہت عبارات پیش کی جاسکتی ہیں لیکن بوقت طوالت اس کو ترک کیا
جاتا ہے

عقیدۃ اہلسنت اس کے مقابل اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اور اس کے
مختصر دلائل یہ ہیں۔ سننے۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ
جھوٹ جیسے قبیح عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے اور اس کے لئے جھوٹ محال و
ناممکن ہے۔

دلائل قرآن مجید سے

(۱) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ إِلَهًا خَلْقًا | ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کسی
(سورۃ نسا پ ۴۸) | بات بگئی۔

(۲) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ قَبْلَ اللَّهِ | ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کسی
(سورۃ نسا پ ۴۸) | بات بگئی۔

دلائل از تفاسیر قرآن شریف

یعنی لَا أَحَدٌ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ إِلَهًا فَإِنَّهُ لَا | مراد یہ ہے کہ اللہ سے سزا
يُخْلَقُ الْيَعْلَانُ وَلَا يُخَوَّرُ عَلَيْهِ الْكَلْبَاتُ | کوئی نہیں وہ ظلمات و عدا نہیں کرتا
وَأَن يَخْلُقَ مَعَهُ صِغَارًا | اور اس کا جھوٹ ہونا ممکن نہیں۔



مسئلہ امکان کذب

عقیدۃ وہابیہ۔ پہلے اس مسئلہ میں وہابیہ کے چند اقوال پیش کئے جاتے
ہیں۔ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب بیکر ذی میں لکھتا ہے،
عدم کذب را از کلمات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ می شناسیم و او را جلالتہ بانی مدح می کند
بر خلاف انہی کہ ایشا را کسی بعد از
کذب مدح می کند، پر ظاہرست کہ صفت
کمالی ہمیں است کہ شے قدرت بر تکلم
بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایت
مصلحت و مقتضائے حکمت بہ تفرقہ از
شائب کذب تکلم بکلام کاذب بی نماید۔
ہماری شخص محمد مدح میگردانند و بخلات کہے کہ
لسان ادوات شدہ۔ (از بکر ذی ص ۱۳۵)

(۳) تفسیر وارک میں علامہ نسفی تحت کبریا فرماتے ہیں۔

أَنْتَ لَا تَخْلُقُ مَعْدَنَ مَعْدَنٍ فِي أَخْبَارِهِمْ وَ
وَعْدِهِمْ وَوَعْدِهِمْ فِي الْأَسْجَانِ الْكَذِبُ عَلَيْهِمْ
لِيُعْجِبَ بَكُونِهِمْ أَخْبَارُ عَيْنِ أَشْيَ بَخْلَافٍ مَا
هُوَ عَلَيْهِ (ص ۳۱)

(۳) تفسیر بیضاوی میں ہے۔

لَا يَسْطَرُّ الْكَذِبُ عَلَى خَيْرِهِ بَدْحِهِ لِأَنَّهُ
فَقَصٌّ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ (بیضاوی)

(۴) تفسیر الواسطی میں ہے۔

وَالْكَذِبُ مُحَالٌ عَلَيْهِ لِمَعْنَاهُ دُونَ عَيْبِهِ
تفسیر ابو سعید (ص ۳۲)

(۵) تفسیر کبیر میں علامہ امام محمد بن رازی فرماتے ہیں:

فَلَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ عَقْدَهُ يَكُنْ عَلَى اللَّهِ
سُبْحَانَهُ مَنْزِلَةٌ عَنِ الْكَذِبِ فِي وَعْدِهِ
وَوَعْدِهِ قَالَ أَتَشَاءُ الْكَذِبَ الْكَذِبُ
صِفَةُ نَفْسٍ وَالنَّفْسُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ
اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ (اے ہرگز اپنا
عہد جھوٹا نہ کرے گا) دلائل کرتا ہو کہ مولیٰ
تعالیٰ ہر وعدہ و وعید میں کذب سے مشغول ہو
ہم سے اہلسنت اس دلیل سے کذب الہی کو
ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت عیب ہو
اور اللہ تعالیٰ پر عیب محال۔ ناممکن ہو

(۶) تفسیر روح البیان میں ہے۔

وَمَنْ أَمْسَكَ مِنْ اللَّهِ حَبِثًا لَمْ يَكُنْ
لَهُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ الْفَرَصَةِ قَامَةً فَإِنَّ
الْكَذِبَ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ
دُونَ عَيْبِهِ

(۷) تفسیر کبیر میں ہے۔

إِنَّ جَوْرَ الْكَذِبِ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ
(۷) تفسیر کبیر (ص ۳۳)

(۸) تفسیر کبیر میں ہے۔

إِنَّ الْمَوْحِنَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بَالِدًا لِلَّهِ
بَلْ يَجُوزُ بِذَلِكَ عَيْنُ الْإِجْمَاعِ
(ص ۱۵۶)

کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ
پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا گمان
ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

دلائل از کتب عقائد و کلام

(۱) شرح مواقف میں ہے۔ اِنَّهُ تَعَالَى
مُسْتَعِصِمٌ عَلَيْهِ الْكَذِبُ اِتِّفَاقًا اَمَّا عَدُوَّةُ
الْمَعْنُوَّةِ اِنَّ الْكَذِبَ قَبِيحٌ وَهُوَ سُبْحَانَهُ
لَا يَفْعَلُ الْفَسِيحَ وَاَمَّا اَلْمُتَنَاعُ الْكَذِبُ عَلَيْهِ
عَيْنًا فَاِنَّهُ نَقْصٌ وَنَقْصٌ عَلَى اللَّهِ

اہلسنت و معتزلہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ
کا کذب ممکن نہ ہو ہے معتزلہ تو اسے مستغنی
و محال کہتے ہیں کہ کذب ہر امر اور اللہ تعالیٰ
پر کلام نہیں کرتا۔ اور ہم اہلسنت کے نزدیک
اللہ تعالیٰ پر کذب اس دلیل سے مستغنی

تعالیٰ محال الجہاد

ہے کہ کذب عیب ہے اور بر عیب اللہ
تعالیٰ پر بالاجماع محال و ممتنع ہے۔

از شرح مواقف کشوری ص ۶۹

۱۲) اسی شرح مواقف میں ہے۔

بیشک موقف الہیات سے مسئلہ کلام
میں بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا
کذب ممکن نہیں۔

فلما عرفت مسئلۃ الکذب بہن موقف
الہیات استنصر الکذب علیہ بحجۃ

تعالیٰ۔ از شرح مواقف ص ۶۷

۱۳) اسی شرح مواقف میں ہے۔

اللہ تعالیٰ پر کذب کا ممتنع و محال ہونا
عیاں لیا گیا ہے۔

ثم استحالۃ الکذب علی اللہ۔

از شرح مواقف ص ۶۷

۱۴) شرح مقاصد میں ہے۔

جوٹ باجماع علماء کرام محال و ناممکن ہے
کہ وہ باتفاق عقلاً عریب ہو۔ اور عیب
اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں۔

الکذب محال بالاجماع العلماء لان الکذب
مستلزم لتناقض العقلاء وهو علی اللہ
محال محالاً لفظاً (از معجم البیروت ص ۷۸)

۱۵) مسامرہ میں ہے۔

ہم نے کہا اشعورہ و غیر اشعورہ کی کیا ہیں غلط
نہیں کہ وہ ہر چیز جو بندہ کے حق میں صفت
عیب ہے۔ باری تعالیٰ اس سے پاک
ہے اور وہ اس پر محال ہے اور بندہ کے
حق میں کذب صفت عیب ہے۔

فانما خلاف بہن الاشعوریۃ و غیرہم
ان کل ما کان وصف نقی فی حق
العیاد فالعیادی تعالیٰ صانعاً عنہ وهو
تعالیٰ علیہ تعالیٰ والکذب وصف نقی
فی حق الجبار (مسامرہ ص ۶۸)

(۶) اسی مسامرہ میں ہے۔

ہم اہل سنت کہتے ہیں اس میں کذب
پوشیدگی نہیں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ
کذب صفت عریب کا اور اللہ تعالیٰ کذب
کذب کا صفت عریب ہونا اصل و ثابت
ہو چکا ہے پس اللہ تعالیٰ عز و جل کے حق میں
وہ کذب محال و ممتنع ناممکن ہے۔

انما قلنا لا جہاد فی ان الکذب وصف
نقی عند العقلاء فقد تم کونہ وصف
النقص بالیقینۃ الی جناب قدیمہ
تعالیٰ فهو مستحیل فی حقہ عن وجہ
(لغض ص ۸۷)

(۷) مسامرہ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ پر محال ہیں جتنی باتیں عیب
کی ہیں جیسے جہل اور کذب۔

فیستحیل علیہ استحالۃ (سماۃ العقول
کا جہل والکذب) از مسامرہ ص ۶۷

(۸) شرح فقہ اکبر میں ہے۔

اللہ تعالیٰ پر کذب محال ناممکن ہے۔

والکذب علیہ محال (ص ۶)

(۹) شرح عقائد حلالی میں ہے۔

کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر
محال ہے تو کذب ایسی مہلت سے نہیں
کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے شال بیسے
تمام اباب عیب مثل جہل و عجز کے۔

الکذب نقی والنقص عیب محال فلا
یکون من الممکنات ولا یستلزم القدرۃ
کما یجوز وجوبہ النقی علیہ تعالیٰ بالیقین
والبحر (از معجم البیروت ص ۷۸)

(۱۰) علامہ سنی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں

لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم

اللہ تعالیٰ کی ظلم اور جہل اور کذب پر

وَالْبَغْيُ وَالْكَذِبُ إِنَّهُمَا لَا يُدْنِيَانِ قَدْرَتَ اللَّهِ بِإِلَهِ الْخَلْقِ لَا يَدْنِيَانِ قَدْرَتَهُ وَلَا يَمْلِكَانِ أَنْ يَنْقُضَا مَا أَوْفَقَ اللَّهُ بِهِ الْأُمُورَ كُلَّهَا وَمَا تُرِيدُونَ إِلَّا فِي السَّعْيِ
عَلَّتِ الْعُقْدَةُ (از مسامره ص ۵۴) | قدرت نہیں بیان کی جا سکتی کیونکہ محال تحت قدرت داخل نہیں ہوتا۔

(۱۱) تہذیبی عقد و عقائد عقد یہ ہیں فرماتے ہیں۔

ابنِ نَفْسٍ وَالشَّقُّ عَلَيْهِ مُحَمَّدًا قَلًا
كَذِبٌ عَيْبٌ هُوَ اَوْ عَيْبٌ هُوَ اَوْ عَيْبٌ هُوَ
فَوَيْتَ مِنَ الْمَكِيدَاتِ وَلَا تَشْتَبِهْهُ
الشَّدَّةُ (ص ۲۴)

(۱۲) علامہ عبدالحکیم بغدادی تشریح الای شرح الای میں فرماتے ہیں۔

والکذب فی حقہ تعالیٰ میثاق (۴۲) اکذب اللہ تعالیٰ کے حق میں محمل ہے

(۱۳) علامہ تفت ازانی مشرح عقائد میں فرماتے ہیں۔

کتاب کفایہ اللہ تعالیٰ وھو اللہ تعالیٰ کا کلام جو ظاہر ہو گیا اور یہ اس محال ہے۔ (۱۵۴)

(۱۰) علامہ سحر العلوم فواحی الرحمنوت میں فرماتے ہیں۔

۱۰۰ (ای اللہ تعالیٰ) صادق قَطْعاً
 ۱۰۱ (۱۳۲) کذب کے محال ہونے کے۔

اس پر اور بھی کثیر عبارات پیش کی جا سکتی ہیں۔ بالکل ان آیات و تفاسیر اور کتب عقائد سے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے امکان کذب و باہرہ کا ثابت کرنا غلط و باطل و مخالف تعلیم اسلام پر اور اہلسنت کا عقیدہ اتمام کذب میحور حق ہے اور موافق تعلیم اسلام ہے تو یہ حقیقت باہر سخت گندہ اور ضلال و گمراہی ثابت ہوا۔

مسئله غلم غیب

عَقِيدَةُ وَهَابِيَّةٌ۔ اسیس یہ ہے کہ حضرت انبیاء و اہل بیت علیہم السلام پر مطلع نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم غیب ثابت کرنا خلاف ایمان کفر و شرک ہے۔ اسیس ان کی چند عبادات پیش کی جاتی ہیں۔

اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شریک نہ کرے۔ (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱)

• علم غیب قاصد حق تعالی کا ہے اس نقد کو کسی باویل سے واسطہ پر اطلاق کرنا

ایہاں مشرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳) (۳۸)

• انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں (از مسند علم غیب ص ۱۸)

• اللہ کا اس علم اور کوشاں ثابت کرنا مسوا من عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے

خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیائے مکہ خواہ پیر و شہید سے خواہ اولاد سے کہ یہ بات

ان کو اپنی ذات سے ہے۔ خواہ اللہ کے دین سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح

شرک ثابت ہوتا ہے اور تقویۃ الایمان مقام

عقیدہ اہل سنت - یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب بالذات ہے

اور حضرات انبیاء و اولیاء بے عطا سے خداوندی تحسین جانتے ہیں۔ اور اللہ کی

عطا کے بخیر و عینوب پر مطلع ہیں۔ اسیرِ کثیر دلائل تسلیم ہیں۔

دلائل از آیات قرآنی

- آیت (۱) مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اللَّهُ الْعَذِيبُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُخَيِّتُ مَن يَشَاءُ ۚ وَالَّذِينَ يَبِغُوا كَيْدَ الْمُؤْمِنِينَ يَكُونُ كَيْدُكَ يَبِغُوا ۚ (سورہ آل عمران پ ۱۵) یہ نہیں ہے کہ اسے عام لوگوں کے لیے عذاب ہو بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے عذاب کرے۔
- آیت (۲) قُلِ اللَّهُ الْغَيْبُ فَلَا يَفْهَمُ شَيْئًا ۚ قُلِ اللَّهُ الْغَيْبُ فَلَا يَفْهَمُ شَيْئًا ۚ قُلِ اللَّهُ الْغَيْبُ فَلَا يَفْهَمُ شَيْئًا ۚ (سورہ آل عمران پ ۱۵) یہ نہیں ہے کہ اسے عام لوگوں کے لیے عذاب ہو بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے عذاب کرے۔
- آیت (۳) تِلْكَ آيَاتُ الْغَيْبِ (سورہ آل عمران پ ۱۵) یہ خبریں ہیں۔ ہم بتا رہے ہیں۔
- آیت (۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِنَبِيٍّ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور یہ نبی غیب بتانے میں نہیں ہے۔
- آیت (۵) ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ (سورہ آل عمران پ ۱۵) یہ خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر بتا رہے ہیں۔
- آیت (۶) وَاعْلَمْنَا مَا تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور ہم جانتے ہیں کہ تم جانتے تھے۔
- آیت (۷) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْغَيْبِ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور تم پر بھروسہ کرنا۔
- آیت (۸) الرِّفْقُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ (سورہ آل عمران پ ۱۵) ان کے لیے قرآن کا ہر حرف ہلکا ہے۔

(سورہ آل عمران پ ۱۵) رکوع ۱

آیت (۹) فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَّا أَوْحَىٰ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

آیت (۱۰) وَكَذَٰلِكَ أَوْحَىٰ الرَّسُولُ ۚ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور یہ رسول بتا رہے ہیں کہ گواہ اور عالم کو

آیت (۱۱) وَلَا تَحْسَبَنَّ فِي ظُلُمَاتِ الْوَعْدِ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور نہ کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیروں میں

آیت (۱۲) وَمَا أَفَرَقْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (سورہ آل عمران پ ۱۵) ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانے کا

آیت (۱۳) وَكُنْ شَيْءٌ مِّنْ أَحْشَيْنَا لَا فِي (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور ہر چیز ہم نے اس کی ہے ایک بتانے

آیت (۱۴) وَكُنْ صَاحِبُ ظُلُمَاتٍ مِّنْ ظُلُمَاتٍ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

آیت (۱۵) وَمَا جَنَّ عَالَمٌ فِي السَّمَاءِ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے

آیت (۱۶) وَكُنْ لَكَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَائِهِمْ (سورہ آل عمران پ ۱۵) اور اسی طرح ہم اس کو لکھتے ہیں۔

آیت (۱۷) فَكُلُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ (سورہ آل عمران پ ۱۵) ساری بادشاہی آسمان اور زمین کی۔

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن عمر بن الخطاب قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم قاتلوا فاكهوا فاكهوا فاكهوا
فان الله خلق حتى دخل اهل الجنة فاكهوا
واهل النار منا ذلكم خيفة ذلكم
خيفة فاكهوا فاكهوا فاكهوا
 (بخاری شریف کتاب بدر اهلن ص ۴۵ و
 مشکوٰۃ شریف ص ۵)

حدیث (۲) عن انس بن مالك قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم خرج جبريل راعيا لثمن
فصل الظهور فلما سلمه قام على المنبر
فذكر الساعة وذكر ان بركة يداه احوال
عظما ثم قال من احب ان يبعث
عن شئ فليقل بعه فوالله لا تلو في
عن شئ الا اخبرتك به ما دممت في
مقامي هذا قال انس فاكهوا فاكهوا فاكهوا
والله رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يقول ملو في قال انس فقام النبي
جاء فقال من اصابني يا رسول الله فقال

النار فقام عبد الله بن حذيفة فقال
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
شتم الكاذبان يقول سلوني سلوني فديروا
عمر على ما كتبته فقال رغبنا بالانصار
وبالاسلام ديننا وبمحمد رسولنا
قال فسكت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم رماهم بخرق
(باب اكره من كثرة الصلوة)

۱۵۹
۳۶

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے بعد
 تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی جب سلام
 پھر ان کو منبر پر قیام فرمایا پھر قیامت کا ذکر کیا
 اور آنے والے بڑے بڑے امور کا تذکرہ کیا
 پھر فرمایا جو کسی چیز سے سوال کرنا پسند
 کرے تو سوال کرے کہ خدا کی قسم تم پر سے
 جس چیز کا سوال کرو گے میں جب تک اس
 مقام میں رہوں گا تمہیں اسکی خبر دوں گا۔
 حضرت انس نے فرمایا لوگوں نے زیادہ رونا
 شروع کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ

حدیث (۳) عن انس بن مالك قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم قال
حتى احفوه بالمسئلة فصعد النبي صلى
الله عليه وسلم ذات يوم المنبر فقال
لا تسألوني عن شئ الا جبت لكم فجلدت
الظفر بيننا وشهدا لا ذاك اكل وجل واصل
في ثوبه يكي فانت ارجل كان اذا اصر

یہ دعا الی غیر وابہ فقال یا نبی اللہ من
ابی قال ابوک حذافہ
احیث در بخاری کتاب الفتن باب السعۃ
من الفتن ص ۱۲۹

حدیث (۴) عن حذیفۃ قال قال
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما تروک شیئاً یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث یہ حفظہ
من حفظہ ونسبہ من نسبہ
مسلم شریف کتاب الفتن
من ۳۹ جلد ۲

حدیث (۵) عن حذیفۃ قال قال نبی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ما تروک شیئاً یکون فی مقامہ ذلک الی
قیام الساعۃ الا حدث یہ حفظہ من
حفظہ ونسبہ من نسبہ
مسلم شریف کتاب الفتن من ۳۹ ج ۲
و مشکوٰۃ شریف من ۲۹

حدیث (۶) عن حذیفۃ اللہ قال الخیر فی
حضرت حذیفہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاہو
لا اقل الی ان تقوم الساعۃ یوم القیمۃ
لا یستوی الی اللہ سالتہ
مسلم شریف کتاب الفتن من ۳۹ جلد ۲

حدیث (۷) (البزید) قال فیصلہ ہذا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر
وسعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الفجر
انزل فیصلہ ثم سعد المنبر فخطبنا حتی
الصبح ثم نزل فیصلہ ثم سعد المنبر فخطبنا
حتى غربت الشمس فخرج بمکان و بما
ہو کان فاعلمنا الحق لئلا نجد شیئاً
مسلم شریف من ۳۹ ج ۲

کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیامت تک کی ہونے والی ہر چیز کی خبر دی
تو میں نے ہر چیز کو دریافت کیا کہ میں نہیں
چھوڑا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نے ان کی مشرتوں اور خبروں کو تمہیں پہنچایا

حدیث (۹) حسن ابن علی قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
 وضع فی الدنیا قانا انظر البہاء الی ہما هو
 کائن فیہما الی یوم القیامت کانا
 انظر الی کفی هذه (مواہب لدینہ
 ۱۹۳، ۲۶) وشرح مواہب لدینہ
 حدیث (۱۰) قال سعدی قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر صفت علی امتی
 فی سورہ فی الطین کما عرفت علی ادھر
 واعلمت من یومن بی ومن یکفر بی
 فبلغت ثلاث النافعات فقالوا استہزاء
 ثم بعد الذی بعد من یومن بد ومن
 یکفر من لم یخلت بعد ونحن معہ وما
 بعد فنافیہ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وقام علی المنبر فحمد اللہ و
 اشفی علیہ ثم قال یا بانی اقدار عیون فی
 علی لا تسئلونی عن شیئی فی ما بینت کم
 و بین الساعۃ الا نبئکم بہ فقام
 عبد اللہ بن عبد اللہ السہمی فقتل صحت
 حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انھیں
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر
 فرمایا پس میں دنیا کی طرف اور امیں تاقیات
 جو کچھ ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح
 دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس تجلی کی طرف
 کہا حضرت سعدی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت نبی کی
 صورتوں میں اس طرح پیش کی گئی جیسا طرح
 حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں اور
 میں نے اپنے اوپر ایمان لائے والے اور کفر کرنے
 والوں کو پہچان لیا تو یہ بات منافقین تک
 پہنچی تو وہ بغور مذاق کے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم اس گمان میں ہیں کہ اگر کون ایمان
 لائے گا اور کون کفر کرے گا جو نبی تک پیدا ہی
 نہیں ہوئے ہیں اگر کہتے ہیں اور ہم تو ان کے
 ساتھ ہیں اور وہ ہم کو نہیں پہچانتے تو یہ بات
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضور
 ہنس پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثناء بڑھ کر

اللہ رسول اللہ فقال حدیثہ فقام
 فقال یا رسول اللہ یسئنا بادننا
 و بالاسلام و دینا و بالفزان اصما
 و نبیا فاعت عناقنا اللہ عتقک
 اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہل انتم مستحون فہل انتہ
 صحیحون
 تفسیر خازن ص ۳۸۳ ج ۱
 فرمائی پھر فرمایا میں تو میں کا کیا حال ہے ہر
 علم پر اعتراض کرتے ہیں تم اپنے اوقات
 کسی چیز کا مجھ سے سوال کرو گے تو میں اس
 بیان فرما دوں گا تو حضرت عبداللہ بن عباس
 نے بھی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ
 میرا باپ کن ہو فرمایا خدا پر میری حضرت کو
 ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ات سے
 رب ہوئے اور اسلام دین ہوئے اور قرآن ک
 امام ہوئے اور آپ کے نبی ہوئے پر راضی ہو گئے
 ہر کو میں نے فرمائیے اللہ آپ کو معاف کرے
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان کے
 یہ تم بڑا کہے۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک
 جیڑ یا بکری چرنے والے کے پاس آیا اس کی
 بکریوں کی ریڑ میں سے ایک بکری اُٹھ کر آیا
 نے اسکو تلاش کیا اور اس بکری کو اس کو چھو
 یا تو وہ جیڑ یا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا
 دہم لگے کہیں لگا کریں نے اس رذی کا لادہ
 جو مجھے اللہ سے دیا ہے تو اسکو کھلایا اور تو

بَارِئُ كَالْيَوْمِ ذُو نَبِّ يَبْلُغُ فَقَالَ
الذُّلْبُ الْحَبُّ مِنْ هَذَا الْجَلِّ فِي
الْخَلَالَاتِ بَيْنَ الْحَوَاتِينَ يَخْبِرُكُمْ وَمَا
مَعْنَى وَمَا هُوَ كَأَنَّ بَعْدَ كَمَا قَالَ فَيَكُنِ
الْجَلُّ يَهُودِيًّا نَحْبَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبِرُوا وَأَسْلَمَ فَصَلِّاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات)

۵۳۱

حدیث (۱۲۲) اَلْقَدْرُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَحْرُثُ
طَاوُجًا جَدِيدًا إِلَّا ذَكَرَ لَنَا مَعَهُ عِلْمَاهُ
(مختصر تفسیر ص ۵۳۱ جلد ۲)

حدیث (۱۳۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اخْرُجْ يَا قُلَادِي فَإِنَّكَ
مَنَافِقُ اخْرُجْ يَا قُلَادِي فَإِنَّكَ مَنَافِقُ
فَاخْرُجْ مِنْ الْمَسْجِدِ فَاسْبَا فَتُصْحَبُكُمْ
(یعنی شرح بخاری ج ۲ ص ۲۲۱ و تاجزین ص ۱۱۵)

حدیث (۱۲۳) عَنْ عَبْدِ الْجَوْنِ بْنِ
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَسَاءَلُ عَنِ عَزْوِجِلِّ فِي
الْحَقِّ سَمِعْتُ قَالَ قِيمَ خِيَقَمِ الْمَلَأَ
الْعِلْمَ قُلْتُ اللَّهُتَ اعْلَمْ قَالَ فَوَضَعُ كَفَّهُ
وَجَدْتُ فَوَجِدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَلَاثِي
وَعَلَّتْ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ
(مشکوٰۃ شریف باب المساجد)
۴۹

حدیث (۱۵) مَالِحِي وَفِي بَيْلَةِ الْمَعْلُومِ
وَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ اجْبِيَهُ فَوَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ
أَتَمِّ بِلَا كَيْسِفٍ وَلَا تَحْدِيدِ أَيْ يَدَا
قَدْرًا لَا تَنْتَهِي مَبْنِيَّةً مَدَانِزَةً عَنْ
الْمَدَانِزَةِ فَوَجِدْتُ بَرْدَهَا فَادْرُجِي عِلْمُ
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعِلْمِي عِلْمُ مَا شَقِي
فَعِلْمُ اخْتِزَامِ عِلْمِ أَعْلَى كَمَدٍ وَهُوَ عِلْمُ لَا
يَعْلَمُ دَعْلَ احْمَلِ غَيْرِي وَعِلْمُ خَيْرِي فَيَدِ
وَعِلْمُ اسْرِي بِتَبْلِيغِ إِلَى الْخَاصِّ وَالْعَامِّ
۴۹

حضرت عبدالرحمن بن عائش سے مروی ہے کہ
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ میں اپنے رب عزوجل کو اپنی شان میں
دیکھا رہے فرمایا کہ ملا کہ کس بات میں جھگڑا کرتے
ہیں میں نے عرض کیا کہ تو ہی خوب جانتے ہے
فرمایا کہ میں نے اپنا دست قدرت میری دلوں
شاؤں کے درمیان رکھا میں نے اس کے دلوں
فیض کی مروی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان
پانی پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور
زمینوں میں ہے۔

حدیث (۱۵) شب معراج میرے لئے مجھ کو سوال
کیا تو میں اسکا جواب نہ دیکھا تو سب سے اپنا
دست قدرت میرے شاؤں کے درمیان رکھا
تو میں نے اس کے وصول فیض کی مروی محسوس
کی تو مجھ کو اولین و آخرین کے علوم عطا ہوئے
اور مختلف علوم سکھائے ایک وہ علم جو شیکے
پھیلنے کا مجھ سے عہد لیا اور اس کے تسلی ہونے
کا میرے سوا کوئی قادر نہیں اور ایک ایسا علم تھا
جسکی خاص و عام تک تبلیغ کا مجھ سے عہد

من امتی و علی الانس والجن والملك
(تفسیر روح البیان ج ۳) | لیکر میں اپنی امت انسان و جن اور فرشتہ کو بتاؤ۔

ثبوت علم غیب از اجماع واقوال سلف و خلف

علامہ قطانی مواہب میں اور علامہ زر قانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں
(۱) وقد استشهدوا بنشر امره عليه السلام
والسلامة بين امره بالاطلاع على
الغيوب (مست ۲ جلد ۱)
یعنی اس میں ہے۔

وقد تواترت الاخبار وانفقت
عنه الاطلاعه صلى الله عليه وسلم
الغيب كما قال عياض والديناني الايات
الالهية على انه لا يعلم الغيب الا الله
وقوله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت
من الخير لان المنفى علم من غيب
واسطة كما افاده المتن اما الاطلاعه
عليه باعلام الله فمحقق
(شرح مواہب ج ۱ ص ۱۹۹)

سے ثابت ہے۔

حضرت اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں

والعقد الجہاد علی ابن نبینا علی
علیہ السلام علم الخلق والاضل
حضرت علامہ علی قاری شرح شفاء میں اور قاضی امین شفا شریف میں فرماتے ہیں
ومن معجزاته الباهرة ما جمعه
الله له من العاوان ای الجانیة والعلو
العلیة والمددات الطبیعة والیقینیة
والاسرار الباطنیة والافان الظاہریة
وخصیة به ای بخصیة به من الاطلا
عہ جمیع مدد الخیر الدنیا والآخرۃ (ص ۱۹۹)

حضرت قطب الوقت سیدی عبدالعزیز دہلوی کتب ابریز میں فرماتے ہیں۔

والقوی الزیاد فی ذلک روحہ علی
الله علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنها
شیئ من العالم فہی مطلعہ علی غیبہ
وعلوہ وسفله ودنیا و آخرۃ و ناره
وجنۃ لان جمیع ذلک خلق الخلق
صلی الله علیہ وسلم فتمیزہ علیہ
السلامہ خارق لہذا العوالم باسرها
فعندہ تمیز فی اجزاء السموات من

سبب زیادہ قوی روح ہلکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے کہ اس روح پاک سے عالم کی کوئی
چیز پوشیدہ نہیں یہ روح ہلکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی دنیا و آخرت جنت و دوزخ
پر مطلع ہے۔ کیونکہ یہ سب اسی وقت پاک کے
سے پیدا کی گئی ہیں آپ کے جملہ اعمال کے
کے خارق ہے آپ کے پاس اجماع ہلکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہیں سے ہلکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

این خلقت و حتی خلقت و لم خلقت
والی این تعبیر فی جرد کلی سماء و عرش
تبیذ فی ملامتک کل سماء و این خلقت
و حتی خلقت و لم خلقت و الی این تعبیر
و تمیز اختلاف صراطیہم و مستہم
درجاتہم و عندنا علیہ السلام
تبیذ فی الجہب السبعین و فی ملامتک
کل حجاب علی الصفۃ السابقة و عندنا
علیہ السلام تبذیر فی الاجرام البیضاء
اللتی فی العالم العلوی یسکن الجنود
والشمس والقمر والادوار والقلم والبرق
والارواح اللتی فیہ علی الوصف
السابق و کذا عندنا علیہ السلام
تبیذ فی الارضین السبع و فی مخلوقات
کل ارض و ما فی الدروب و البحر و ذلک
فیہ جمیع ذلک علی الصفۃ السابقة
و کذا عندنا علیہ السلام تبذیر فی
الجنات و درجات و عدا و سکا و سکا
و مقاماتہم فیہا و کذا اسبقی من العوالم

ایں فی ہذا امر احسن للعلوم القدیم
اللتی فی الدنیا لانہا ہیہ معلومہ و
والہ لان ما فی العلوم القدیمہ
بتخصی فی ہذا العالم فسیحان من
اقدارہا علی ذلک و کرمہا و شرفہا
(البرزخی ج ۲) (مختار البرزخ)

بالجملہ ان آیات قرآنی و احادیث نبوی و اجماع امت و اقوال سلفا سے
علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنت کی صحت و حقانیت ثابت ہوگئی۔ اور
عقیدہ دہلیہ کا بطلان اور مخالفت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہوگئی
یہ اسلام کے تیوں و دلائل قرآن و حدیث اور اجماع کا محقق ذکر کیا گیا جس کو
اور زیادہ تفصیل و ذکر ہو تو وہ میرے استاد حضرت صدر الافاضل مولانا کھراج
محمد نعیم الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی کتاب الکلمۃ العلیا اور میرے پیر
شیخ الاسلام مجدداتہ جامعہ علیہ السلام مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب جن کے
رسائل الذیولۃ المکیۃ النبأ المصطفیٰ خالص الاعتقاد وغیرہ کا
مطالعہ کرے اور اپنے ایمان کو درست کرے۔ اور ان حوالوں کو خود دیکھ کر تسلی
ماہل کرے ورنہ میرے پاس آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

علم ما کان وما یكون

دلائل از آیات و تفاسیر

آیت اولی خالق الانسان عکمد
فیکان (رحمن پٹ رکوع ۱۰)
ایمان کو پیدا کیا اور ان کو
بیان سکھایا۔

(۱) علامہ نجفی تفسیر معالم التذیل میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

خالق الانسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم علیہ البیان یعنی بیان ما کان
و ما یكون لانه کان بیان و ما کان
الاولین والاخرین۔ (معاذ مہدی پٹہ)
بیان کرتے تھے۔

(۲) علامہ محمدی السنۃ علامہ الدین علی ابن محمد بغدادی تفسیر خازن میں تحت آیت کریمہ
فرماتے ہیں۔

اراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ البیان یعنی بیان ما یكون و ما
کان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی عن خبر الاولین والاخرین وعن
یوم الدین۔ (فانن مہدی پٹہ)

۱) علامہ احمدی کی تفسیر صمدی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً کہ ان کو انسان تو محمد صلی اللہ علیہ

لانہ الانسان الکامل و مراد بالبیان
علم ما کان و ما یكون و ما یكون
کان۔ (از تفسیر صمدی مہدی پٹہ ۱۲۹)
(۲) علامہ جمل تفسیر جمل میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل اراد بالانسان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم علیہ البیان یعنی بیان
ما یكون و ما کان لانہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی عن خبر الاولین والاخرین
وعن یوم الدین۔ (تفسیر جمل مہدی پٹہ)

(۳) علامہ حسین واعظ تفسیر حسینی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا موند نے بیان
آپ محمد پر دوست و ہمشیر چہ معنون
فعلمت علم الاولین والاخرین ایں محو
خبر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا قرآن و

آیت ثانیہ کو علمت مالہ متکون
انعامہ کان فضل اللہ علیہ عظیماً
(سورہ ناز پٹ رکوع ۱۰)

(۱) تفسیر عوالم البیان میں تحت آیت کریمہ ہے:

وعلمت مالہ لکن تعلمہ ای معلوم اور تفسیر سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے

عزائس البیان و ما یسکون
(عزائس البیان ۱۵۹ جلد ۱)
تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ ہے و
در بحر الحقائق میفرماید کہ اکل علم اکان
و ما یسکون است

(تفسیر حسینی بر عایشہ قرآن ۱۷۱)
آیت ثالثہ و نزلنا علیہ الكتاب
تبیانا لکل شیء

تفسیر عزائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے:
بجہر عما کان و ما یسکون من کل
حد و کل علم و محمد صلی اللہ علیہ
و سلم ہوا المبین لعیان الکتاب

(عزائس البیان ۵۳۶ جلد ۱)
آیت ذابعد و ما فرطنا فی الکتاب من
شیء (سورہ النعام پ ۱۰)
تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

فیقول الموح المحفوظ و علیہ ہذا فالعموم
ظاہر لان اللہ تعالیٰ اثبات ماکان
و ما یسکون فیہ (تفسیر حبل ۲۵ ج ۲)

کہا گیا کہ لوح محفوظ ہے اور اس بناء
پر عموم ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ماکان و
ما یسکون کو اس میں ثابت کیا ہے۔

تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔
اولی بالکتاب اللوح المحفوظ فالعموم
ظاہر فان فیہ تبیان کل شیء
ماکان و ما یسکون و ما ہو کائن

(تفسیر صادی ۱۳ جلد ۲)
آیت خایسکہ و علما الانسان ما
لو تعلمہ (سورہ اقرار پ ۱ رکوع ۱)
تفسیر معالم میں تحت آیہ کریمہ ہے:

قیل الانسان ھھنا محمد صلی اللہ
علیہ و سلم بیانہ و علماک عالم
تکن تعلمہ (تفسیر معالم ۲۲۵ جلد ۲)
کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ
علیہ و سلم ہیں اور بیان سے وہ جو آیت
علماک عالم تکن تعلمہ میں گزرا۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابوزید قال سئل ہذا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم الفی
وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت النضر
فانزل فخطب ثم صعد المنبر فخطبنا
حتى حضرت العصور ثم نزل فخطب ثم
صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس

ابوزید سے روای ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز پڑھ کر
پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے پھر خطبہ دیا
یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا پھر
منبر سے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف
لے گئے اور یہیں خطبہ دیا یہاں تک کہ صبح

فأخبر بها كان وبها هو كائن فاعلمنا
أخفنا

مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲

حدیث (۲) عن حذیفۃ قال
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما ترک شیئاً لیکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ
من حفظہ ونسیت من نسیت

مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲

حدیث (۳) عن عمر بن الخطاب قال
لنبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما
فأخبر فاعلمنا، الخلیفۃ حتی
اهل الجنتۃ منا زلهم واهل النار
منا زلهم حفظ ذلک من حفظہ و
نسیت من نسیت

بخاری شریف ص ۴۵ مشکوٰۃ شریف ص ۴۵

حدیث (۴) عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ قد رفع لی الدین اذ انظر الیہما

الی ما احراقت فیہما الخ یومہ القیمۃ
۲۰ انظر الی کفی ص ۵

از خواص کبریٰ ص ۱۹ جلد ۲

حدیث (۵) عن حذیفۃ بن یمان
عن فی الخلفاء بنی النضر بنی النضر
عن حذیفۃ بن یمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قد رفع لی الدین اذ انظر الیہما

مسلم شریف ص ۴۱ جلد ۲

حدیث (۶) عن حذیفۃ قال لقد
سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن الخلفاء بنی النضر بنی النضر
عن حذیفۃ بن یمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲

حدیث (۷) عن حذیفۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قد رفع لی الدین اذ انظر الیہما
عن حذیفۃ بن یمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

از خواص کبریٰ ص ۱۹ جلد ۲

حدیث (۸) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قد رفع لی الدین اذ انظر الیہما

يَقْلِبُ مَا رُجِحَ فِي السَّمَاءِ الْأَذْكُونَا
مِنْهُ عَلَامَاتُ الْوَحْيِ إِلَى
أَرْضَا نَسْ كَبْرَى مَشَا جِلْد ۲

حدیث (۹) عَنْ الْغُبَرِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَقَامًا فَخَيَّرْنَا بَيْنَ أَنْ يَكُونَ فِي أَمْتِهِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَعَاةٍ مَتَّ وَعَاةٍ
نَسِيَةٍ مِنْ نَسِيَةٍ
(طبرانی از خلاصہ کبریٰ مشا جلد ۲)

حدیث (۱۰) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَواتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا
بِصَوْتِهِ فَقَالَ لِمَا عَلَيَّ مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ
تَمُ الْفَضْلُ الْيَسَاءُ وَقَالَ أَمَا إِنِّي سَاحِدٌ بِكُمْ
مَا جِئْتُمْ عَنْكُمْ الْعَدَاةُ أَيْ قَمَتْ
مِنْ اللَّيْلِ قَتَوَاتٍ وَصِدِيَّتٍ مَآ
قَدَرِي فِي فَحَصْتِ فِي صَلَواتِي حَتَّى اسْتَقْلَمْتُ
فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ
صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَلَمْتُ لِي بِكَ سَب

نے ہیں اس مال میں جو بڑا کہ کوئی پرندہ
آسمان میں پر نہیں بدلتا مگر حضور نے اس کا
علم ہمارے سامنے ذکر فرمایا۔

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
انداز قیام فرمایا تو ہمیں اپنی امت میں... قیامت
تک جو ہوئے ان کا فخر دی اسکو محفوظ کر لیا
جس نے محفوظ کیا اور نبی دیا جس نے
تجلیا دیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار کیا جب سلام
پھر بلند آواز سے فرمایا تم جس طرح ہو اس طرح
اپنی جگہوں پر رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے
اور فرمایا میں تم سے محفروب ہوؤں گا کہ مجھے
نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا میں نے رات کو
قیام کیا تو وضو کیا اور ہر قدر میرے مقدر
حق نماز پڑھی پھر جب نماز میں آجھٹنے لگا
یہاں تک کہ بدن وزنی ہو گیا تو میں اپنی زبان

إِلَّا بِحِمِّ يَحْقِصِرُ الْمَلَاءُ الْأَعْلَى قَلَمْتُ
إِلَّا حِمِّي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَوَ أَيْدِي وَهْنٍ
كُنْهَ بَيْنَ كَتَفِي حَتَّى وَجِدْتُ بَرْدَ الْمَاءِ
بِإِنِّ مَدِي فَخَجَلْتُ لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَوَفْتُ
(مشکوٰۃ شریفہ مشا جلد ۲)

حدیث (۱۱) قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَيُّهَا الْمَعَاذِرُ قَطَرَتْ فِي حَلْقِي قَطْرَةٌ
فَعَلِمْتُ مَكَانَ وَمَا مَبِيبُكُمْ
(تفسیر روح البیان)

حدیث (۱۲) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي صَلَواتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا
بِصَوْتِهِ فَقَالَ لِمَا عَلَيَّ مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ
تَمُ الْفَضْلُ الْيَسَاءُ وَقَالَ أَمَا إِنِّي سَاحِدٌ بِكُمْ
مَا جِئْتُمْ عَنْكُمْ الْعَدَاةُ أَيْ قَمَتْ
مِنْ اللَّيْلِ قَتَوَاتٍ وَصِدِيَّتٍ مَآ
قَدَرِي فِي فَحَصْتِ فِي صَلَواتِي حَتَّى اسْتَقْلَمْتُ
فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ
صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَلَمْتُ لِي بِكَ سَب

تبارک و تعالیٰ کے حضور میں ہوں۔ وہ بہترین
شان میں ہو تو اس نے فرمایا اسے محمد! میں
نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے رب فرمایا کہ اے
اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں۔
میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا اسکو تین بار
فرمایا حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آپ نے
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان کھا
یہاں تک کہ میں نے اس کے وصول فیض کی شدت
اپنے سینہ میں محسوس کی تو مجھے ہر چیز روشن
ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
شب معراج میرے خلق میں ایک قطرہ
ڈال گیا تو میں نے جان لیا مکان و ما
ہوگون کو۔

دلائل از شرح حدیث و سایر اقوال مصنفین

(۱) اثنیۃ الممعات شرح مشکوٰۃ میں ہے حدیث معراج کے ذکر میں ہے:
فعلمت ما فی السموات والارض من شئ تم
ہرچہ آسمان و زمین بود عبارت
جو کچھ زمین میں تھا۔ اس کا حاصل یہ ہے

است از اصول ترائیہ علوم جزوی دلی و کرامت عام علوم جزوی دلی پر احاطہ
اعطاء آں (از اشعۃ المبعات کتبی ج ۱ ص ۳۳۳) حاصل ہو گیا۔

(۲) اشعۃ المبعات میں حدیث نمبر ۴ کی شرح میں ہے:

یعنی احوال مبداء و معاد اذ اول تا آخر ہمہ (یعنی مبداء و معاد کے حالات اول سے
تا بیان کرد) (اشعۃ ص ۲۴ ج ۲) آخر تک تمام بیان کر دیئے۔

(۳) اسی میں فاضل خیر نامہ اھو کاٹن الی یومہ الفیضۃ حدیث حذیفہ کی شرح میں ہے
پس خبر داد مارا بجز بیکر پیدا شونده است پس حضور نے ہم کو ہر اس چیز کی خبر دی جو
از حوادث و دقائق و عجائب و غرائب تا پیدا ہونے والی تھی۔ حوادث، دقائق
روز قیامت عجائب، غرائب اور روز قیامت کی۔

(از اشعۃ المبعات ص ۵۹ جلد ۲)

(۴) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

والطالعہ علیہ من علمہ ما یکون وما اور حضور علیہ السلام کو علم ماکان و ما یکون
تھان (شرح شفا ص ۲۳ ج ۱) پر مطلع کر دیا۔

علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

وکنہ الی الخبار عن العیوب وانباء اسی طرح آپ کا غیبوں کی خبریں دیشا اہ
بما یکون وکان اکان و ما یکون کا بیت اس معجزات سے

(از شرح شفا مصری ص ۵۴ جلد ۱) ہے۔

(۵) علامہ محقق کمال بن شریف مسند میں اور علامہ کمال بن ہمام اس کی شرح میں
فرماتے ہیں:

واللہ علی اللہ علیہ وسلم عن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہوئے
صیغہ ما ضیقہ وعن احوال مستقبلہ اور آنے والے غیبوں کی خبر دی تو
کہ معلوم کیا خبر (از مسند ص ۱۳)

۱۰ حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

لقد رآنا من الحوادث التي تكون حضور نے اُن ہونے والے واقعات کی
الحدوات بعد (از شرح شفا ص ۱۱) خبر دی جو اب تک نہیں ہوئے تھے۔

۱۱ حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ومن معجزاته الباهوتہ ما جمعه اور آپ کے روشن معجزات سے وہ ہیں جو
اللہ تعالیٰ من المعارف والعلوم اللہ تعالیٰ معلوم و معارف پر مطلع کر کے
من الاطلاع علی قصص الحوادث دنیا و دین و دنیا کی مصیبتیں آپ کے اذہ
الدین (از شرح شفا ص ۱۲) جمع فرمائیں۔

۱۲ علامہ شیخ محقق مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریفہ اور از جو حضور کے حالات ابتدائے انتہا
انتہا تا انتہا وہ جید کہ چہ تعلیم کردہ تک کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ان کو
است اور پروردگار و افغانہ کردہ است ان کے رب سے جو کچھ تعلیم کیا اور افغانہ
ہونے معلوم و اسرار ماکان و ما یکون (از ص ۲) کیا و معلوم و اسرار ماکان و ما یکون ہیں۔

(۱۱) یہی شیخ محقق اسی مدارج میں فرماتے ہیں:

دہر چہ در دنیا است از زبان آدم تا ازل اور جو کچھ دنیا میں ہے زمانہ آدم کی تائیدات
اولے بروئے منکشف ساقط تا ہمہ حضور پر منکشف ہونے تاکہ تمام حالات

احوال را از اول تا آخر معلوم گردد و در آن
ثواب و نیکوئی و عذاب و سزا
اولی سے آخر تک معلوم ہو گئے اور ان کے
بعض حالات کی صحابہ کو خبر ملی دی۔
(از مدارج مشرف ص ۱۹۵ ج ۱)

علوم خمس و علم قیامت

علوم خمس سے مراد ہے ۱۔ علم قیامت کب ہوگی ۲۔ بارش کب ہوگی ۳۔ ان کے
پیٹ میں کیا ہے ۴۔ کل کی کرگاہ ۵۔ کہاں مرگیا یہ علوم مراد ہیں جو علوم غیبیہ سے ہیں۔
وہابی عقیدہ کا۔ جب یہ علوم غیبیہ ہیں تو اس میں ان کا وہی عقیدہ ہے جو اہل
ذکر ہوا کہ حضرت انبیاء علیہم السلام کو ان پر مطلع فرماتا ہے۔

کسی انبیاء اور پیغمبر یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھتے کہ وہ غیب
کی باتیں جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں ہی یہ عقیدہ نہ رکھتے (تقویۃ الایمان ص ۱۰۰)
جو کوئی یہ بات کہہ کہ پیغمبر خدا و پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی غیب کی سب باتیں جانتے
تھے سو وہ بڑھوٹا ہے۔ بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۰۰)

عقیدہ اہل سنت۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پانچوں باتیں حضور صلی اللہ علیہ
و سلم کو عطا فرمادیں تو وہ خدا کی عطا سے ان پانچوں کو جانتے ہیں۔

آیت لا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور
اُترتا ہے مینہ اور جاتا ہے جو کچھ ماؤں کے
پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ
بِشَاۤءِ اللّٰهِ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
کہ کل کیا کمائیگی اور کوئی جان نہیں جانتی
کہ کس زمین پر مرے گی بیشک اللہ جاننے
والا ہلکے والا ہے۔
سورہ لقمان پارہ ۲۱

تفسیر احمدی میں علامہ احمد بیون تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں :
وَجَوَانٍ يَحْدِثُ مِنْ يَنْشَاءُ مِنْ
مَحَبَّةٍ وَّ اُولَیْہَا بَقَرِیْنَةُ قَوْلِهِ تَعَالٰی
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ عَلٰی اَنْ یَّکُوْنَ
الْحَبِیْرُ یَعْنِیَ الْخَبِیْرُ
اور جانتے ہیں کہ اللہ جاننے والا ہے
کہنے والے محبوبوں اور اولیاء میں سے سبب
قرینہ اس کے قول کہ اللہ جاننے والا خبرینے
والا ہے ہاں معنی کہ تفسیر یعنی خبر
تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص ۳۳ جلد ۲ کے ۲۰

تفسیر خازن البیان میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔
وَاللّٰہُ اِنَّہٗ اَعْلَمُ السَّاعَاتِ وَہُوَ عَلِیْمٌ غَیْبٍ وَہُوَ
عَلِیْمٌ غَیْبٍ عَلِیْمٌ غَیْبٍ عَلِیْمٌ غَیْبٍ عَلِیْمٌ غَیْبٍ
وَاللّٰہُ یَقُولُ مَا لَمْ یَقْضَ
عَلِیْمٌ غَیْبٍ اَحَدٌ اِلَّا اَمْرًا یَقْضٰی مِنْ
وَسُوْلٍ وَ تَفْسِیْرُ اَنْسِ الْبِیَانِ ص ۱۴۴
اور علم خاص علم مہرب ہے جو علم غیبی ہو جس
پر انبیاء اور اولیاء اور فرشتوں کو مطلع
کرتا ہے اپنے اس قول کی بنا پر کہ غیب
کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں
کرتا مگر پسندیدہ رسول کو۔

تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ ہے :-
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ مَنْ کَانَ اللّٰہُ یَطْلَعُ بَعْضُ
عِبَادِہُ الصّٰلِحِیْنَ عَلٰی بَعْضِ ہٰذِہِ الْغَیْبِ
فَسَکُوْنٌ مَّعْجَزَةٌ لِلْبَیِّنِ وَ کَرَامَةٌ
تو یہ ممنوع نہیں ہے کہ اللہ اپنے بعض
نیک بندوں کو ان غیبوں پر مطلع کر دے
تو وہ نبی کے لئے معجزہ اور وحی کے لئے کرامت

بَلَوِي، وَتَفْسِيرُ صَادِي (۱۵۴: ۳۷) کے بطور پر چھو جائے۔

آیت (۲) قَالَهُ الْغَيْبُ قَدْ لَظْهَرَ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدُ الْأَمْثَلِ أَوْ تَعْنِي مَنْ يَكُونُ

(سورہ جن ۲۹: ۲۴)

تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ ہے:-

فليس في الآية ما يدل على نفي كرامات الاولياء المتعلقة بالكشف ولكن اطلاع الاولياء على الغيب اقوى من اطلاع الاولياء

تفسیر صادی (۱۵۴: ۳۷)

تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:-

ای وقت وقوع القیامت من الغیب الذی لا یظہرہ اللہ لاحد فان قبل فاذا احملتم ذلک علی القیمة وکیف قال الامن امر تعقلی من رسول مع انه لا یظہرہذا الغیب لاحد قلنا بل یظہرہ عند قرب القیمة

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن انس قال النبی بعثت انا والساعة کما اتین (مشکوۃ ص ۲۸۱) (از جامع صغیر ص ۲۸۱)

حدیث (۲) عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یوسل اللہ مطو کا فہ الطل قیبت منہ اجساد الناس۔ (از مشکوۃ ص ۲۸۱)

حدیث (۳) عن أم الفضل بنت الحارث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فاطمة ان شاء اللہ غلاما یکون فی جحورک فولدت فاطمة المحسنین فکان فی جحوری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوۃ شریف ص ۵۴)

حدیث (۴) عن سہیل بن سعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت مثل ان دو شخص انگلیوں کے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلامات قیامت ذکر کر کے فرمایا پھر اللہ ایک بڑی اوس کی طرح نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم پیدا ہوں گے۔

حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ کے اثرا اللہ کا پیدا ہو گا جو تیری گود میں پرورش پائے گا تو حضرت فاطمہ کے فاطمہ المحسنین فکان فی جحوری حضرت حنین پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں پلے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یوم خیر الاعطین هذه الراية عند
سجلا يفتح الله على يد يحب
الله ورسوله ويحب الله ورسوله
(از مشکوٰۃ شریف ص ۵۹۳)

حدیث (۵) عن انس رضي الله
عنه قال عليه الصلوة والسلام هذا
مصرع فلاي ويضع يده على اذنيه
هاهنا وهاهنا قال فماذا احدهم
اي ما تخرج عن موضع يده عليه
الصلوة والسلام

(از مواهب البدنية صفحہ ۱۶۹)

اقوال سلف و خلف امت

(۱) تفسیر صاوی میں ہے۔

قال العلماء الحق انه لم يخرج نبينا
من الدنيا حتى اطلع على تلك الخس
ولكنه امر بكتفها۔

(ص ۲۱۵ جلد ۳)

(۲) علامہ ابراہیم بن جری شریح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

الله صلى الله عليه وسلم لم يخرج من
الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى
بذلك (الاحسن ص ۱۷۵)

(۳) علامہ زرقانی شریح مواہب میں فرماتے ہیں۔

وقد اعلمه الله تعالى ما عدا ما فاته
الحيث الخمسة وقيل حتى واحده
سكتها (ص ۱۶۷)

(۴) علامہ جمال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

انه صلى الله عليه وسلم اوتي علم
الحسن وايقنا وعلم وقت الساعة
والروح وانه امر بكتف ذلك (ص ۱۹۵)

(۵) بی علامہ سیوطی شریح الصدور میں فرماتے ہیں۔

قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم
وما يعلم الروح وقالت طائفة
من علماء اهل الطلعة عليها ولم يات
ان يعلم عليها. أمته وهو فطير الخلا
في علم الساعة (ص ۱۳)

قیامت کی طرح اختلاف ملتا ہے

(۶) سیدی عبدالعزیز دباغ ابو نزیہ میں فرماتے ہیں۔

وکیف یخفی امر الخس علیہ السلام حضور علیہ السلام پر علم خمس کیسے پوشیدہ
والسلام والواحد من اهل التقویٰ رہ سکتا ہے کہ آپ کی امت سے کسی
من امتہ الشریفة لا یمکنہ التعمق اہل تصرف کو تصرف ممکن نہیں مگر ان
الاب معرفۃ ہذا الخمس (ابریز مشہور) پانچوں علموں کے جاننے کے بعد۔
(۴) علامہ شنوانی اجماع النہایہ میں فرماتے ہیں۔

قد و مدان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی یشک وارہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ
ہر شی پر مطلع کر دیا۔

(۵) حافظ احمد ریش احمد سیدی احمد غوث الزماں سے راوی۔

هو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ آیت میں جو پانچ علم ہیں یہ انہیں سے کوئی
شیء من الخمس المدکورۃ فی الایۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہیں رہا
الشوریۃ یعامرہا وہو دون الغوث کہ ان کو قطب جلتے ہیں جو غوث سے کم
فکیف بالغوث فکیف سید الاولین ہیں تو غوث کا کیا کہنا ہے۔ تو حضور کے
والاخرین الذی ہو سبب کل شیئی لئے یہ کیسے غفی رہیں گے کہ وہ تو ہر شے
و منہ کل شیئی کا سبب ہیں اور ہر شے ان سے ہے۔

احاصل اس بحث علم غیب سے ظاہر ہو گیا کہ عقیدہ وہابیہ آیات و
احادیث و تصریحات سلف و خلف کے خلاف ہے تو یہ عقیدہ غلط و باطل ہے
اور عقیدہ اہل سنت موافق آیات و احادیث کے ہے تو یہ صحیح و حق ثابت ہوا۔
یہ نیز بھی ثابت ہو گیا کہ علوم ماکان و مایکون و علم خمس و علم قیامت بھی حضور

عزیر اسلام کو عطا فرمائیے گئے اور حضور نے ان علوم کو بیان بھی فرمایا۔ جیسا کہ
احادیث مذکورہ سے ظاہر ہے۔ تو اب ان علوم پر حضور کو مطلع نہ مانا کیسی بے ایمانی
اور گمراہی و ضلالت ہے۔ ہمیں چونکہ اعتقاد مد نظر ہے اس بنا پر اتنے حواجیات
کو کافی سمجھا گیا ورنہ کافی دلائل پیش کئے جاسکتے تھے۔ جس کو تفصیل و ذکر ہر کو
الکلمۃ العلیا۔ الذی و لہ المکیۃ۔ خالص الاعتقاد و غیر مسائل کا
مطالعہ کیے۔

مسئلہ شفاعت

عقیدہ لا وہابیت کہ۔ اس میں یہ ہے کہ کوئی نبی۔ ولی شفاعت نہیں کر
سکتا۔ جو انکو متفق اعتقاد کیے وہ ابوہل کی برابر مشک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں
کر سکتا۔ (تقویۃ الایمان مشہور) کوئی کسی کاکیل و حمایتی نہیں (تقویۃ مشہور) وہاں کسی کی
حمایت کی حاجت نہیں (تقویۃ مشہور) حضور فرماتے ہیں اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے
اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کاکیل نہیں بن سکتا۔
(تقویۃ مشہور) اسے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے اٹانے کے لئے مجھ سے جتنا چاہا
یہ مال نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ (تقویۃ مشہور) جو کسی نبی ولی سے
یہ معاملہ کرے اور سکوا پنا وکیل و سفارشا جائے تو وہ ابوہل کی برابر مشک ہے۔
پر شرک ثابت ہو جائے گا اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق سمجھو (تقویۃ الایمان مشہور)
عقیدہ اہل سنت اس باب میں یہ ہے کہ شفاعت ثابت و حق ہے حضرات انبیاء
راولیا حکم خداوندی روز قیامت شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شفاعت

کو مقبول فرمائے گا اور دوزخیوں کو رہا فرمائے گا۔ اسکے دلائل یہ ہیں۔

دلائل از آیات قرآنی

آیت (۱) اِنِّیْ بَعَثْتُكَ نَبًیًّا مِّنْ اَمَامِیْنِ مَحْمُوْدًا قَرِیْبٌ مِّنْكَ مَتَّحِدٌ بِاِیْهِ جَبَلٌ مَّکْرُہٌ کَرِیْمٌ جِبَالٌ سَابِقٌ لِّہٖ اَمْرٌ کَرِیْمٌ

(سورہ بنی اسرائیل چپ رکوع ۵)

آیت (۲) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰہُ (سورہ النحل چپ رکوع ۱)

آیت (۳) وَلَآ اَنۡتُمْ اِذۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ حَاۡوِیۡۤ اِلَیَّ وَاسْتَغْفِرُوۡا لِنَفۡسِکُمۡ وَاَلۡنَّاسُ غَافِلُوۡنَ لَہُمُ الرِّسَالُ لَوۡ حَبِطَ اَوۡ اَبَآءُ شَرِیۡمًا

(سورہ نسا چپ رکوع ۵)

آیت (۴) وَصَآ اِلَیَّکَ الْاٰمِرُۤیۡۃُ بِالۡعَٰدِلِیۡنَ (سورہ انبیاء چپ رکوع ۱)

آیت (۵) مَا مِنْ شَیۡءٍ اِلَّا اِنۡتَ بِہٖ عَلِیۡمٌ اِذِیۡہِ (سورہ یونس چپ رکوع ۱)

آیت (۶) یٰۤاٰمَنُۢمَ لَا تَسۡتَعۡجِلُوۡا الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنۡ اُذِنَ لَہٗ الرَّحْمٰنُ وَرَبِّہٖ لَہٗ

لَاۤ اِلَہَ اِلَّا ہُوَ یَعۡلَمُ سُوْرَةُ اٰلِیِّہِ رُکُوْعٌ ۱۶

آیت (۷) لَاۤ اِلَہَ اِلَّا ہُوَ الشَّفَاعَۃُ لَہٗ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ سَبَّحۡتَہٗ بِحَمْدِہٖ فَاَمَّا عَنِ النَّاسِ فَہُمۡ لَہٗ کَافِرُوْنَ

(سورہ مہریم چپ رکوع ۴)

آیت (۸) وَاسْتَغْفِرُ لِنَفۡسِہٖ وَاَلۡنَّاسُ غَافِلُوْنَ

(سورہ مہریم چپ رکوع ۲)

آیت (۹) لَقَدْ جَاۤءَکُمۡ رَسُوْلٌ مِّنۡ اِنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤْمِنِیۡنَ رَءُوْفٌ رَّحِیۡمٌ

(سورہ توبہ پارہ ۱۱ رکوع ۵)

آیت (۱۰) وَاِذۡ یٰۤاٰمَنُۢمَ تَعَالَوۡا فَاِستَغْفِرُوۡا لِنَفۡسِکُمۡ لَہٗ ثَلَاثُ رَسٰلٍ اِلَیَّکُمۡ

(سورہ منافقون چپ رکوع ۱)

آیت (۱۱) وَلَا یَذۡکُرُ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوْنَ مِنْ دُونِہٖ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنۡ اُذِنَ لَہٗ

(سورہ زخرف چپ رکوع ۸)

آیت (۱۲) یٰۤاٰمَنُۢمَ لَا یَغۡنِیٰ عَنِہٗ حَسَنُ عَمَلٍ

اس کی بات پسند فرمائی۔ لوگ شفاعت کے نامک نہیں مگر وہی جس نے رحمت کے پس اقرار کر رکھا ہے۔

اور اسے محبوب اپنے خاص اور عام مسلمان مزدوروں اور عورتوں کے گناہوں کی شفاعت کرے۔

اور اسے محبوب اپنے خاص اور عام مسلمان مزدوروں اور عورتوں کے گناہوں کی شفاعت کرے۔

حدیث (۲) قال سعد الناس يشقون
يوم القيمة من قال لا اله الا الله
من قلبه (رواه البخاری از مشکوٰۃ ۳۹۹)
حدیث (۳) يخرج قوم من الاربعاء
مفيد خلون الجنة يسعون لجمعهم
ابن خاری از مشکوٰۃ ۴۰۲

حدیث (۸۰) عن ابن عباس قال سئلت ابی
عمرہؓ عن ائمتہ علیہ وسلم ان یشفع لی
یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا
رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی
اول ما تطلب علی الصراط قلت وان
لہ القلت وعلی الصراط قال فاطلبنی
عند المیزان قلت فان لم القت وعند
المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی
لا اخطئ ہذا الثالث المواعظ
(رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۹۳)

حدیث (۹) عن عوف بن ملاح قال حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ صومروا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا ہے اس کے پاس آتا اور مجھے میری امت کے جنت میں نصف داخل ہوئے اور شفا عورت کے لئے دیکھ کر وہ بیان اختیار کیا تو میں نے توشیح کو اختیار کیا اور وہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو مشرک ہو کر نہ مرا ہو۔

(امداد الترمذی وابن ماجہ از مشکوٰۃ ص ۴۹)

حضرت عبداللہ بن جبر عارضی الشافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرستے ہوئے سنا کہ میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنی ہاشم سحر بڑا تبدیل ہے زائد لوگ داخل ہو گئے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض امتی بڑی بڑی جماعتوں کی۔ شفاعت کریں گے۔ اور بعض قبیلہ ہجر کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک گروہ کی یہاں تک کہ ساری امت جنت میں داخل ہو۔

حدیث (۱۲) عن النضر بن قائل قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «من قرأ القرآن من غير أن يفهمه، لم يزد من القرآن إلا غفلة»

انتم على الله عليه وسلم ان الله
عز وجل وعدني ان يدخل الجنة
مع ابي اربعة الف بلا حساب
فقال ابو بكر ذنبا يا رسول الله قال
وهكذا اخذنا بكفيه وجميعها فقال
ابو بكر ذنبا يا رسول الله قال وهكذا
فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر
وما عرفت ان يدخلنا الله الجنة
ارواه في شرح السنة از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۱) عن النبي قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصف اهل النار
فيهمهم الرجل من اهل الجنة فيقول
الرجل منهم يا فلان انا اخر فاني انا الذي
سقيت شربة وقال بعضهم انا الذي
وهبت لك ومنوب فيشفع له فيدخل
الجنة.

ارواه ابن ماجه از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۲) عن جابر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار

کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ عزوجل نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ میری
امت سے چار لاکھ کو بغیر حساب کے جنت میں
داخل کرے گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
عزم کیا کہ یا رسول اللہ ہماری تعداد اور
زیادہ کیجئے فرمایا اور اتنی مقدار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ لے ابو بکر میں
ہم کمال پر چھوڑ دو حضرت ابو بکر نے فرمایا پھر
کیا بات ہو کہ اللہ تمام امت کو داخل کرے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ایک ہستی آدمی دوزخوں کی صف پر گرے گا تو ان
میں سے ایک شخص اپنے گالے نکالتے کہ تو مجھے
پیچھا رہا ہے میں ہی ہوں کہ میں نے تجھے برابر
کیا تھا اور بعض انکے کہیں گے کہ میں وہ ہوں کہ
میں نے تجھے دھوکا پانی دیا تھا تو وہ اس کی
شفاعت کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

انتم على الله عليه وسلم ان الله
عز وجل وعدني ان يدخل الجنة
مع ابي اربعة الف بلا حساب
فقال ابو بكر ذنبا يا رسول الله قال
وهكذا اخذنا بكفيه وجميعها فقال
ابو بكر ذنبا يا رسول الله قال وهكذا
فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر
وما عرفت ان يدخلنا الله الجنة
ارواه في شرح السنة از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۱) عن النبي قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصف اهل النار
فيهمهم الرجل من اهل الجنة فيقول
الرجل منهم يا فلان انا اخر فاني انا الذي
سقيت شربة وقال بعضهم انا الذي
وهبت لك ومنوب فيشفع له فيدخل
الجنة.

ارواه ابن ماجه از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۲) عن جابر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار

دور حج سے ایک ایسی قوم شفاعت سے نیکی
گویا وہ تارہ کھیرے کی طرح سفید ہو گئے۔
حضرت علیہ السلام نے فرمایا میں اور نبی کے
قریب آپس میں گھا اور اس کے دروازے کو کھٹکاؤ
گھا تو وہ کھول دیا مجھے گھامیرے لئے تو میں
میں داخل ہونگا اور اللہ کی یہی حمد میں
کروں گا جس کی مش مجھ سے پہلے کسی نے نہ
کی ہوئی نہ میرے بعد کسی نے کی پھر میں اس
سے ہر سکون کا لونگا جس نے باخلاص کلمہ
طبیہ پڑھا۔

جب قیامت کا دن ہو گا میں انبیاء کا
امام ہو کر طبیب اور شفا دے کر میرے لایوں کا اور
یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔

مفسر کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا
شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کروں گا
اور میں جو خط مستقیم کے پتہ میں سب سے
پڑھ کر ہوں۔

مجھے وہ علم دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو

احد قبل (الحی قولہ) اعطیت الشفاعة۔
 (رداء بخاری مسلم۔ نسائی۔ احمد۔ ترمذی۔ ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ صغیر جلد ۱)

حدیث (۱۹) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم

القیمة۔ (رداء بخاری مسلم۔ احمد)

حدیث (۲۰) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و آخرت (الدعوة) الثالثة لیوم یزعم

الی فیہ المخلوق حتی ابراهیم

(رداء مسلم)

حدیث (۲۱) قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال یا حبیبی اذهب الی

محن و مرادک اعلیہ فامسک ہا بیکید

فاناک حبیبی علیہ السلام فسل اللہ

فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بما قال و هو اعلیہ فقال اللہ یا حبیبی

اذہب الی محمد فمن اناس منہم

فی امتک و راسخو ک و (مسلم)

عطا نہیں ہوا۔ مجھے شفاعت عطا فرمادی

گئی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی

دعا ٹھار لی ہے وہ میری امت کیلئے روز قیامت

شفاعت ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے

تیسری دعا اس روز کے لئے مونو کی گئی جس

میں مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرف فرمایا

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس عباد اور تیرا رب

خوب جانتا ہے ان سے سوال کرو تمہیں کس

چیز نے دلا۔ جبریل کے پاس گئے اور سوال کیا تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی بات

کی خبر دی اور وہ خوب جانتا ہی پھر اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے جبریل ان کے پاس آیا کہ کہو تم تمہاری

امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے اور

ننگین نہ ہونے دیں گے۔

حدیث (۲۲) ان الناس بصیرون

القیمة حتی امة یتبع بینہما یقولون

اللہ شفعا فلان استغفر حتی

تجس الشفاعة الی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم (رداء بخاری)

حدیث (۲۳) اول من استغفر لہ

احد منی ثم الاقرب فاقریب ثم سائر

العرب ثم الاخا احمد (طبرانی)

حدیث (۲۴) قال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم شفاعة یوم القیامة حق

للمن لہ من بہا لہ یکن من اهلہا

(جامع صغیر جلد ۲)

حدیث (۲۵) من کذب بالشفاعة

لا فییب لہ فیہا۔ (الشیخ بخاری جلد ۱)

حدیث (۲۶) عن ابن مسعود قال

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا یسوفی دبی حلة فالبسہا فاقوم عن

عین العرش مقامہ کا یقومہ احد

بخطی فیہ الاولون والآخرون۔

روز قیامت لوگ جمع ہوں گے یہاں تک

کہ ایک گروہ اپنے نبی کا اتباع کرے گا۔

اور کہیں گے اے فلان شفاعت کر۔ اے

فلان شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے پہلے

اہل بیت کی شفاعت کرے گا پھر جو قریب

تر ہوں گے پھر تمام عرب کی پھر عربوں کی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

روز قیامت میری شفاعت حق ہے تو

جو اس پر ایمان نہیں لایا تو وہ شفاعت

کا اہل نہیں ہوگا۔

جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کے لئے

اس میں کوئی حصہ نہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی

انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرا رب مجھے ایک حق پہنچائے گا تو میں اسکو

پہنوں گا اور عرش کے ذہبی درون بھڑکاؤں گا

کہ جہاں کوئی کھڑا نہ ہو سکے گا میں تمام

رازی فتح الباری ج ۱ ص ۱۹

حدیث (۲۸) عن بريدة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم في رافضهم يوم القيامة لا تكثر معكم وجبة الا برض من شجر وجر وصدما
اسد اجماع صغير ج ۱ ص ۱۹

حدیث (۲۸) عن ابن عباس قال ابني صلى الله عليه وسلم سيكون في امتي رجل يقال له اوس بن عيسى القولي وان شفاعته في امتي مثل ربيعة وحضر

رماء ابن عدي اجماع صغير ج ۱ ص ۱۹

حدیث (۲۹) عن ابن عباس قال ابني صلى الله عليه وسلم سلوا الله في الوسيلة فانك لا يسألها في عبد في الدنيا الا كنت له شهيدا او شفيعا يوم القيامة (رواه ابن ابی شیبہ و طبرانی اجماع صغير ج ۱ ص ۱۹)

حدیث (۳۰) عن عائشة قال ابني

والن واخرين رشك كبري ع

حضرت بريد رضى الله تعالى عنه سے مروی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بروز قیامت زمین پر جو کچھ درخت پتھر اور وحیہ وغیرہ ہیں ان کی مقدار سے زائد لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

حضرت ابن عباس سے مروی انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفر رب میری امت میں ایک شخص اوس بن عبد اللہ قرنی ہو گا اور وہ قبیلہ ربيعة اور عسکر کی برابر میری امت کی شفاعت کریگا۔

حضرت ابن عباس رضى الله تعالى عنه سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے وسیلہ طلب کرو کہ جو اسکو دنیا میں طلب کرے گا تو میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا بروز قیامت۔

حضرت عائشہ رضى الله تعالى عنه سے مروی ہے

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب من امتي فقال يا محمد قد عفوت لهما قلت فابناء الحسين من الى قد عفوت لهما قلت فابناء الحسين قال قد عفوت لهما قلت فابناء السبعين قال يا محمد اني

اسمعي من عبدی الت اعمرو سبعين سنة يعيد في الاشرار في شيئا ان اعذبه بالنداء (اجماع صغير ج ۱ ص ۱۹)

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب من امتي فقال يا محمد قد عفوت لهما قلت فابناء الحسين من الى قد عفوت لهما قلت فابناء الحسين قال قد عفوت لهما قلت فابناء السبعين قال يا محمد اني

اسمعي من عبدی الت اعمرو سبعين سنة يعيد في الاشرار في شيئا ان اعذبه بالنداء (اجماع صغير ج ۱ ص ۱۹)

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

ثبوت اجماع ائمة عظامہ وغیرہ

(۱) شرح حواقیق میں ہے :

المقصد التاسع في شفاعته محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم
الجماع الامم ثبوت اصل الشفاعه
المقبولة عليه الصلوة والسلام ولكن
علنا لك يا ائمة من الامة في امساق

تو اس مقصد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بیان میں ہے امت نے اجماع کیا ہے حضور کی اصل شفاعت کے ثابت اور قبول ہونے کا لیکن ہمارے نزدیک یہ شفاعت امت کے کبیر و گناہ کرنے

وامن حبان والحق كعون النش والتمل
وامن حاجه وابن حبان والحق كعون حاجه
والطبراني عن ابن عباس والخطيب
عن ابن عمر وعن كعب بن عجرة
رضي الله عنهم فهو حديث مشهور
في الحديث بل الاحاديث في باب الشفاعة
متواترة بالحق ومن الأدلة على تحقيق
الشفاعة قوله تعالى واستغفر لذنبك
والمؤمنين والمؤمنات ومنه قوله
تعالى فما شفعهم شفاعة الشافعين
او مفهوم انها شفيع المؤمنين
(از شرح فقه اكبر ص ۱۰۰)

ابن حجر احمد اور ابو داود اور امام ترمذی اور
ابن حبان اور عاکم نے حضرت انس سے
روایت کیا ہے اور ترمذی ابن ماجہ
ابن حبان عاکم نے حضرت جابر سے اور
طبرانی نے ابن عباس سے اور خطیب سے
ابن عمر اور کعب بن عجرہ سے رضی اللہ عنہم
اور یہ مشہور حدیث ہے جس میں بلکہ باب
شفاعت کی احادیث متواتر ملنے میں اور
شفاعت کی دلیلوں میں سے یہ آیت ہے
استغفر لذنبک والمؤمنین والمؤمنات
آیت نما شفعم شفاعة الشافعين ہے
کہ اسکا مفہوم یہ ہے کہ وہ شفاعت
مومنین کو نفع دے گی۔

(۴) مسابرة و مسابرة لا یس ہے
ویشفع الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام
والصالحین الشہداء وغیرہم
للاحادیث الصحیحہ الکثیرۃ المتواتر
المعنی (از سامرہ ص ۱۰۵)

(۵) حضرت شیخ محقق تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں۔

شفاعت حق و درخواستن رسل و انبیاء و
صالحین علیہم السلام کہ ایشاں را
ہذا لا عذر لہا کہ وہ اسے و راہ سخن باشد
اور اسکا حکم رسل و انبیاء و صالحین سے
حق است و اول کے کہ نفع باب شفاعت
نعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور فرمایا ہر شخص کہ اور اور درگاہ خداوندی
چہ قدر جاہ و عزت بودہ است روز روزا
است و جاہ جاہ او۔ (پیر فرماتے ہیں)
یا بھلے روز روز محمد است و جاہ سے جگے
اوست و مقام مقام او سخن سخن او
مہمان اوست دیگر ان یعنی اند و در قرآن
مجید خطاب میرود و سوف یعطیک
مراتبک و رضی عنہ ترا سے محمد سے محبت
لے محبوب میں و مطلوب میں لے بندہ غامی
من چنداں نعمت ہم در حمت کتم کہ
رامنی شوی از من تازہ چ آرزد دل تو نہ
شکر لے محمد ہم کس رضا سے من طلبند
و من رضا سے تو غاہ گفتن من رامنی نہ

شفاعت حق اور انبیاء و صالحین اور
صالحین علیہم السلام کہ بارگاہ عزت میں عزت و
وجاہت حاصل ہو اور ان میں سے ہر ایک کی
عزت ہوں کیلئے شفاعت کا ہے اور ان میں حق
حاصل ہو اور جسے پہلے شفاعت کا دروازہ
نکھو لیکن وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں کل پرورد قیامت ظاہر ہو جائیگا کہ انکو
درگاہ الہی میں کتنی جاہ و عزت ہو کہ وہ دن
انہیں کی وجاہت کا دن ہے اور عزت انہیں
کی عزت ہو حاصل ہو کہ وہ دن محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہی کا دن ہو اور مقام انہیں کا مقام
ہوگا اور بات انہیں کی جگہ کی وہ اسکا مہمان
ہونگے اور سب اہل محشر یعنی ہونگے قرآن مجید
میں وارد ہو کہ عنقریب تمہارا رب تمہیں آنا
عطا فرمائیگا کہ لے محبوب تم رامنی ہو جائیگا
یعنی لے محمد لے میرے محبت لے میرے محبوب
لے میرے مطلوب ام میرے غامی بندہ ہو
تمکو استغفر نعمت و درگاہ اور رحمت و درگاہ کہ
تم رامنی ہو جائیگا اور میں کئی آرزو سے

شوم تا ایک ایک از امت من نیا مرزی
 تہلکے و کوشکستہ ہونے دو گنا لے عہد تمام
 جہاں تو میری رضا طلب کرتا ہے اور میں
 تمہاری رضا پہنچاتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں
 کہ میں اس وقت تک راہی نہ ہوں گا جب تک
 تو میرے ایک ایک امتی کی مغفرت نہ فرمائیں گا

(ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

(۸) یہی حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :
 (انکار شفاعت بدعت و منکرات است) شفاعت کا انکار بدعت و مکرہی ہے جس
 چنانچہ کہ خواجہ و بعض معتزلہ براں رفتہ اندہ کی طرف خارجہ اور معتزلہ گئے ہیں۔
 (از اشعۃ اللمعات مشکوٰۃ ص ۱۳۸)

المحصل کثیر آیات و احادیث اور اجماع سے ثابت ہو گیا کہ عقیدہ اہل سنت و جمیع و
 حق و بارہ شفاعت ہے اور عقیدہ واپس آیات و احادیث اور اجماع سب کے خلاف
 ہے اور شفاعت کا انکار خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے جو بدعت اور مکرہی و منکرات
 پر اس مسئلہ میں اس قدر دلائل بہت کافی ہیں۔ انہیں سے منصف ہر دو عقائد میں
 فیصلہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ تَقَرُّفِ

عَقِيدَةُ وَهَابِيَّةٌ اس میں یہ ہے کہ معرفت اللہ تعالیٰ تَقَرُّفِ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ
 کسی نبی ولی کو تَقَرُّفِ کی طاقت نہیں دی۔ اور جو ان کو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے
 تَقَرُّفِ ماننے وہ مشرک ہے۔ دیکھو یہ ان کی عبادت میں۔

اللہ ہی کی مثال ہے اور کسی انبیاء اولیاء پر وہ شہید کی جوت و پیری کی یہ
 اللہ میں جو کوئی کسی کو ایسا تَقَرُّفِ ثابت کرے اور اس سے مراد ہی مانگے اور اس
 کو حق بخند و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے
 وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اللہ کی تَقَرُّفِ کہتے ہیں۔ (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۱)
 ہر خواہ یہ سمجھے کہ ان کا مولیٰ کی طاقت ان کو خود بخود ہے انہوہ لڑیں سمجھے
 اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان سب باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور
 بے اختیار (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۱۹)

ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے
 کی (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۱)

اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تَقَرُّفِ کی کئی قدرت نہیں دی (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۱)
 اور وہ ایک ایک میں آپ ہی تَقَرُّفِ کرتا ہے کسی کو کسی کے قابو میں نہیں
 دیتا۔ (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۹)

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تَقَرُّفِ ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اسکو
 ملے مواب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۳۴)

نفع اور نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا
 شرک ہے۔ (تَقْوِیۃُ الْاِیْمَانِ ص ۵۵)

عَقِيدَةُ اَهْلِ سُنَّتٍ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالذات تَقَرُّفِ کرتا ہے اور
 حضرات انبیاء اولیاء کو اللہ تعالیٰ تَقَرُّفِ کی قدرت دیتا ہے تو وہ اس خداوندی

کہتے ہیں نفع و فائدہ پہنچاتے ہیں، چنانچہ اس کے دلائل دیکھئے:

دلائل از آیات

آیت (۱) اِنَّا مَلَكْنَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآٰخِرَةِ
 جنت کی سبھی سببیا سورہ کہف پ ۱۶

آیت (۲) وَ سَخَّرْنَا هَمَّكَ وَ اَوْ اٰجِبَاتِ
 یسعی الطیور (سورہ انبیار پ ۱۶)

آیت (۳) وَ لَقَدْ اٰمَنَّا وَ اَوْثَقْنَا فَضْلًا
 یاجبال اِذْ یُنْزِلُ مَعَهُ الطُّیُورُ وَ اَلْتَالِئُ
 الْحَبَابِ

(سورہ سبأ پ ۷۷)

آیت (۴) وَ اِذْ تَخَلَّقَ مِنَ الطُّیُورِ
 كَهَيْئَةِ الطُّیْرِ بِاِذْنِ فَتَنَّهُ فَبِئْسَ
 فِتْنًا كَوْنُ طَائِرٍ بِاِذْنِ وَ تَبَرَّئِ الْاَكْمَدُ
 وَ الْاَبْرَصُ بِاِذْنِ وَ اِذْ تَخْتَلِمُ الْمَوْتٰی
 بِاِذْنِ (سورہ مائدہ پ ۵۸)

آیت (۵) وَ یَسْلُبُ مِنَ الرَّیْحِ عَاصِفَةً
 یجوزی یامرہ اِلٰی الْاَرْضِ الْاُمِّی الْاَرْضُ

کے اصل شئی عالم الہیاتی

(انبیاء پ ۱۶)

آیت (۶) قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِّیْ وَ لِعٰبِیْ

کالاعنقی الاحد من بعدی

آیت انت الوہاب فسخروا لہ الریح

سورہ باہرہ اِذَا خَافَ حَبِثَ اَصَابِ
 اَلْحَبِثِ کُلِّ بِنَاوٍ وَ عَوَاصِ وَ اَخْوِی
 قَرِیْبِیْنَ فِی الْاَرْضِ

(انف پ ۶۸)

آیت (۷) قُلْ یٰوَقُوْهُ جَلَّتْ
 اَعْدٰی وَ قُلْ یٰکُوْفُوْا (سورہ سجدہ پ ۲۶)

آیت (۸) فَاَلَمْ یَجْعَلْ اَعْمٰلًا
 (سورہ نازعات پ ۱۶)

آیت (۹) اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنْ
 الطِّیْنِ کَهَيْئَةِ الطُّیْرِ فَانْفَخْ فِیْہِ فِیْکُوْنُ

طیلا باذن اللہ و ابزی الاکمدہ
 و لا یجری و احیی الموتی باذن اللہ
 و انہب لکم بما تاكلون و ما تادخرون

فی یو تکلون ان فی ظلال لایۃ لک

برکت رکھی اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے

عزیز کی شے میرے سبب مجھے بخشنے اور
 مجھے نہیں صلحت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو

لائی نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑے دین والا
 تو ہم نے ہوا اس کے پس میں کر دی کہ اس کے حکم

سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دلو
 پس میں کر دیتے ہر جہاں اور غولہ غور اور

دوسرے اور بیڑیوں میں جھکے ہوئے

تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا
 فرشتہ جو تم پر مقرر ہے

پس کام کی تدبیر کرنے والوں فرشتوں
 کی قسم

طیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں پہلے نے
 پرندگی کی صورت بنانا ہوں پھر میں چوہ

بنانا ہوں تودہ نور آری نہ ہو جاتی ہے اللہ
 کے حکم سے اور مقیس شفا دیتا ہوں مار زار

اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مریض
 جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور مقیس بتاتا

انہ کشتہ ہو مینعت

(سورۃ آل عمران پ ۵)

آیت (۱۰) وما نقموا الا ان لقتنا

اللہ ورسولہ من فضلہ

(سورۃ توبہ پ ۱۰)

آیت (۱۱) اذ تقول للذی نعہ

اللہ علیہ او نعمت علیہ

(سورۃ احزاب پ ۳۳)

جو تم کہتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے

ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے

بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور انہیں کیا برا لگا۔ یہی ذکر اللہ ورسول

نے اپنے فضل سے معنی کر دیا۔

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے

اس سے جسے اللہ نے نعمت دی۔ اور

تمہارے لئے نعمت دی۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا مجھ پر میں

کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں

جو اجمع کلم کے ساتھ سہوت کیا گیا اور رب

کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سو فیہا انتفا

کریں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں

مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

حدیث (۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

معا یتخرجن ان

الارض (از بخاری مجتہبی ص ۵۴)

حدیث (۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم یشت بمجاہد انکلم و

نصرت بالوعب وینا انا ما تم لای مینی

آیت بمعافیتہم خزائن الارض من فوضت

فی یدہ (از مشکوٰۃ ص ۵۴)

حدیث (۴) عن علی اعطیت مالد

ع احمد بن الانبیاء قلی نصیرا بالرب

واعطیت مفا تیجہ الارض وسمیت احدی

احد لی القواب لہودا و جعلت

احدی خیر الامم

(مسند از جامع صغیر ص ۱۲)

حدیث (۵) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمعافیتہم خزائن الارض من فوضت

فی یدہ

حدیث (۶) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمعافیتہم خزائن الارض من فوضت

فی یدہ

حدیث (۷) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمعافیتہم خزائن الارض من فوضت

فی یدہ

حدیث (۸) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمعافیتہم خزائن الارض من فوضت

فی یدہ

حدیث (۹) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمعافیتہم خزائن الارض من فوضت

فی یدہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ عطا

کیا گیا جو چھتے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔

مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام

احمد رکھا گیا اور میرے لئے مٹی کو پاک کرنے

والا کیا گیا۔ اور میری امت بہترین امت ہے

بنائی گئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی

کنجیاں اہل بیت کے لئے عطا فرمادی گئیں

میں کو جب رسول میرے پاس لائے جس پر

ریشمی سندس کی چادر تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے

جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کیلئے

خاص کر دیا گیا ہے کہ لوگ ان کی طرف اپنی

حاجتوں میں فریاد کرتے ہیں۔

انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز کی

کنجیاں دیدی گئیں۔

یہی حدیث صحیح مسلم میں ہے

حدیث (۸) عن ابن مسعود قال
النبي صلى الله عليه وسلم ان الله
تعالى ملائكة سياحين في الارض
يلقبون من احسن التلاوة
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ
تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین کی سرکرتے
ہیں مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں

(مسند احمد ۱/۱۷۱ از جامع صغیر ص ۱۱۲)

حدیث (۹) عن عبد بن عباس قال النبي
صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى
ملك اعطاه سمع العباد فليس
من احد يصلي على الا ابلغتها
(طبرانی از جامع صغیر ص ۱۱۲)
حضرت عبد بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ
اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے
پہاڑے لے کر آؤں۔

حدیث (۱۰) عن ثوبان قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
واعطيت الكثرين الاخير والافضل
(از مشکوٰۃ ص ۵۱۲)
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مجھے دو خزانے سرخ و سفید عطا کر دیئے
گئے۔

از اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ علی قاری شریح شفا میں فرماتے ہیں۔

سبب مغایہ خزانہ الارض فوضعت
للبی اسی فی تصرفی و تصرف اسی
(از شرح شفا مفری ص ۱۶)
یعنی حضور نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی
کنجیاں دیدیئے تاکہ میں ان کا تصرف کر سکوں
یعنی میرے تصرف اور میری امت کے تصرف
میں کوئی کمی نہ ہو۔

(۲) حضرت شیخ متقی مدارج النبوة میں فرماتے ہیں۔

از آل جملہ آئنت کہ دادہ شدہ آنحضرت
صلى الله عليه وسلم مغایہ خزانہ الارض و غیر
شہر بوی و ظاہر شہر آئنت کہ خزانہ
ملوک فارس و روم ہمہ بدست صحابہ
افتاد باطنش آنکہ مرد و خزانہ اجناس
عالم است کہ رزق ہمہ در کف است
از حدیث سیر و وقوت تربیت ظاہر و باطن
ہمہ بوسے داد چنانکہ مغایہ خزانہ غیب در
دست عالم الہی و نمیداند آنرا مگر بے
مغایہ خزانہ رزق و قسمت آں در
دست این سید کریم نہادند۔
حضور کے قصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ کو
خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں اس کے ظاہر تو
یہ ہے کہ روم و فارس کے سلاطین کے
خزانے صحابہ کے قبضہ میں آئے اور باطن یہ ہے
کہ عالم کی جنسوں کے خزانے مردوں میں کہ سبکی
رزق آپ کے دست اقتدار میں دیدی گیا اور
ظاہر و باطن کی تربیت سبکی بچہ دیدی گئی تھی
غیب کی کنجیاں علم الہی میں ہیں ان کو سوا
اس کے کوئی نہیں جانتا مذاق کے خزانوں کی کنجیاں
اور ان کو تقسیم کرنا اس سید انبیاء کے
قبضہ میں رکھا۔

(۱۳۸) یہی مذاہب ہیں۔

وشارع دایرہ میں کہہ کر را شارع علیہ السلام کو جو حق مطلق ہے کہ وہ

تو وہ ہر چیز کو اپنے ہاں لے لے گا (۱۳۹) جسکو چاہیں غاص کریں۔

(۱۴۰) علامہ ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں :

رحمن تعالیٰ (الاولیاء) لخلق ان اولیائے مخلوق کو نفع پہنچانے سے یہ بھی ہے

یونہی تعالیٰ العباد ویدفعہم کما ان کی برکت سے لوگوں پر بارش ہوتی ہے

نفسا والافساد فی الارض اور فساد دفع ہوتا ہے ورنہ زمین فاسد ہو جاتی ہے

(از فتاویٰ مدنیہ ص ۲۷۱)

(۱۴۱) عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں :

لنفس تعالیٰ (النبی) کا خدا ان اس راہیہ پس جس نے گمان کیا کہ نبی اور لوگوں کی برابر

و شیا اصل ولا منفعة لا ظاہر ولا باطن ہے کسی چیز کے مالک نہیں ان سے نفع پہنچتا

یا لیس فیہ کافر خاسر الدنیا والآخرۃ ہے نہ ظاہر طور پر نہ باطن طور پر تو وہ کافر ہے

اور اسکی دنیا و آخرت برباد ہے۔ (از صاوی ص ۱۵۷ ج ۱)

احمل یہ آیات و احادیث و اقوال عقیدہ اہلسنت کے موافق ہیں اور عقیدہ

وہ ہیں اس سب کے خلاف ہے اور تعریف کی قدرت اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء

و انبیاء کو عطا فرمائی۔ اور وہ اس قدرت سے عالم میں تعریف کرتے ہیں اور جو ان کو ایسی

افتخار نہ ہائے اور ان سے نفع نہ سمجھے تو وہ کج علم صاوی کافر ہے۔

مسئلہ توسل

عقیدۃ وکھابیت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء کو وسیلہ نہ ہائے اور اگر

ان کو وسیلہ اور سفارش سمجھے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح

مغور نہیں کہ کوئی رعایتی بہتر از ہی ایسا کہے اس کی طرف مانع عزت کے خیال

نہیں کرتے اس لئے رعایتی لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ

دعوت دہتے ہیں تاکہ انھیں کی خاطر سے ایسا قبول ہو دے بلکہ وہ بڑا عظیم و کریم ہے

وہاں کسی کی وکھالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اسکو یاد رکھتا

ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے (تقویۃ الایمان ص ۲۷۱)

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی

نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہائے سفارش ہیں اللہ کے

پاس سر یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی (تقویۃ الایمان ص ۲۷۱)

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور

وہ شرک ہیں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۷۱)

عقیدۃ اھل سنت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء درمکان الہی میں وسیلہ

ہیں۔ اور ان کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اس کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

اذایات

(۱) آیتا۔ وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِيلَةَ اور خدا کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

(سورہ نازعہ پ ۱۶)

آیت (۲) ذَا لَئِنْ أَقَامْتُمْ صَلَاتَكُمْ لَتَلَذَّ طَعْمُ الْمَوْتِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
اور وہ اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلے سے
علیہ السلام کہہ رہا ہے (سورہ بقرہ پ ۱۶)
آیت (۳) وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَلَمُوا لَاسْتَفْتَحُوا
اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے
تَعَاوُذًا فَمَا اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ
محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے
لَهُمُ الْوَسْوَءُ الْوَحِيدُ وَاللَّهُ تَوَلَّاهُمْ حَتَّىٰ
معافی پھائیں اور رسول انکی سفارش فرمائے
(سورہ نازعہ پ ۱۶)
تو حضور اللہ کو بہت توبہ قبول کرے والا
مہربان پائیں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن انس بن مالك ان
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک
عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انما كان رسول
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محمد صلی
الله عليه وسلم
فما يقيننا وانما توسل اليه
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے تو
نبينا في سقته قال فيسقون
ہمیں سیراب کرتا اور ہم تیری طرف اپنے نبی کے
(از ترمذی شریف ص ۱۶)
چھا حضرت عباس کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں
سیراب کرتے کہنا ہادی نے تو وہ سیراب کر دیتے کہ
حدیث (۲) عن عثمان بن حنيف
حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی
ان رجلا من البصرى البصرى صلى الله عليه
کہ ایک مرد کو مدینہ لے گا نبی صلی اللہ علیہ

وسلم وقال ادع الله ان يعا
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ دعائیں کہ دو گئے ہیں پھر نبی
صلى الله عليه وسلم قال فله عذاب
محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے
والتوجه اليك نبينا في الرحمة
معافی پھائیں اور رسول انکی سفارش فرمائے
الى توجهت بك الى ربى في حاجتى
میں اللہ سے توجہ کر رہا ہوں اور تیری
هذه لتقتضى لى

(از ترمذی شریف ص ۱۶ ج ۲)

طرف تیرے نبی محمد کے وسیلے سے متوجہ
ہوتا ہوں اسے نبی میں تمہارے وسیلے سے اپنے
رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا
ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو جائے۔

حدیث (۳) عن عمر بن الخطاب قال
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی۔
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما
انفون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اقتوت اود الخطيئة قال يا رب اسئل
فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام خطا سے غلط ہوئے
فجنى محمد ما عفرتى فقال الله
تو انھوں نے عرض کی کہ اے میرے رب میں تجھ کو وسیلہ
يا آدم وككيف عرفت محمد اذ لم
محمد کے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت
اخلفك قال لا اذ يا رب لما خلفتني
میں نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ آدم کو تونے محمد
بهذا ونفخت في من روحك ففوت
کو کیسے پیدا کیا کہ میں نے انھیں پیدا ہی نہیں کیا ہے

عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ تو ایک اعرابی بدوی آیا۔ اور اس نے عرض کیلئے بہترین سرسین اسٹونے تم پر بھی کتاب نازل فرمائی اور اس میں یہ فرمایا اگر وہ اپنی مبالغہ پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور رسول ان کے لئے سفارش کرے تو اللہ کو بہت ضرور بہت توبہ قبول کرے والا ہر مان پائیں گے تو میں آپ کے حضور اپنے جتنے سے معفیت طلب کر نیکی لئے حاضر ہوا ہوں اور اپنے رب کی طرف آپ کے وسیلے سے سفارش چاہتا ہوں اور اس نے یہ شعر پڑھا۔ اے بہترین مسجے جو زیر زمین مدفون ہوں تو انی خوش ہوئے گورستانِ محطسہ جو جاگیر میری بنائیں قبر قربان جس میں آپ ہیں۔ آئیں جو وجود عطاں اور کرم لے جان پاک۔ پھر وہ اعرابی قبر شریف کے نزدیک حاضر ہوا اللہ اس کے لئے اللہ کو غلام آزاد کرے اللہ حکم دیا ہے اور یہ تیسرے حبیب ہیں اور میں تیسرا بندہ

ہم نے تجھے آزاد کر دیا (دشمن سے)

دلائل از اجتماع اقوال سلف و خلف

۱) امام احمد رضاوی تفسیر صاوی میں ذرا تے ہیں ۔

حضرات انبیاء اپنی امتوں کیلئے مسالک اور
 وسیلے میں ہر شی میں اور ان کو فاسلہ اور وسیلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ہو واسطۃ تکل واسطۃ حتی اود۔
(از صادی ص ۱۶)

شیخ الاسلام علامہ محمد ہودی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں،

عبدالغنی بن عبدالمطلب فی القہیم عند الزمان
محمولون نواب وپوسیدہ فاحمہ بن
واستہد اء والساحین وکان قناص
خاذا لئاس یتجرون القیوس العمام
ہمیشہ سے لوگ علماء اور شہداء رہا لیکن کی
قبول سے تبرک حاصل کرتے ہے اور سیدنا
عمرہ بن مطلب کی قبر کی مٹی چھپے زمانہ
سے اٹھاتے ہے ۔

(۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱۳) یہی عقلا اسی میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے فرمایا وہ سب کننا اور سفارش کرنا انکے

سچے اور برکت سے درگاہ الہی میں

حضرات انبیاء و مرسلین اور سلف

صالحین کے فعل اور عادت سے ثابت

ہو اور ہر حال میں قبل وجود پاک اور بعد

وجود شریفین زمانہ حیات اور بعد

وفات واقع ہے۔ اور عمر قیامت

میں ہوگا۔

انت الاستغاثۃ والتشفع بالجنو

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بچاؤ و برکت

الوحید تعالیٰ من فعل الانبیاء

و المرسلین و سایر السلف الصالحین

واقعہ فی کل حال قبل خلقہ و بعد

خلقہ فی حیاۃ الدنیویۃ و مدۃ

البروز و عرصۃ القیامۃ

(۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱۵) شیخ الاسلام صاحب میرۃ ابنی علامہ احمد بن محمد الدردر سنیہ میں فرماتے ہیں

التوسل بمعہ عند اهل السنۃ

و اهل الدردر سنیہ صریحاً فرماتے ہیں

ہو چکا ہے۔

(۱۶) شیخ محقق دہلوی جناب القلوب میں فرماتے ہیں۔

و توسل واستمداد بدین حضرت منقبت قیام

صلی اللہ علیہ وسلم زیارت حضرت مہدی عجل

صلی اللہ علیہ وسلم باجماع علماء دین قولاً

و فعلاً از افضل من فائدہ مستغنیہ است۔

از غیب القلوب ص ۱۲۹

وسیلہ چاہنا اور مدد طلب کرنا حضور

مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے باجماع

علماء دین قولاً اور فعلاً افضل سنت

اور مؤکد مستحب ہے۔

یہاں اسی میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی اسلام سے توسل حاجت دہی

حاجت و سبب نجاح مراد است ہونے کا سبب اور مراد حاصل ہر جہلے

الغیب القلوب ص ۱۵۱

حاصل عقیدہ اہل سنت کثیر آیات و اعاذیت و اقوال کے موافق ہے اور عقیدہ

انسان سب کے خلاف ہے اور اسلام کے ہر رسول و ناس قرآن و حدیث سے خارج

ہے کہ مخالف ہے۔ تو اس کے غلط و باطل ہونے کی یہی بات بہت کافی ہے

مسئلہ نمبر ۱

عقیدہ کفر و کھار سیک یہ ہے کہ کسی غیر خدا نبی دلی ملک کو یا کبھر بکا یا شرک ہے

یا فی تفریقہ الامیان میں ہے۔ کسی انبیاء اور اولیاء کی پرورش شہید کی بھوت

پر کی پریشان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے اور اس سے

ادب مانگے اور اس توقع پر نذر دنیا کرے اور اس کی منیت مانے اور اسکو مصیبت

کے وقت پکارتے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے (تفریقہ الامیان ص ۱)

یہاں شیخ عبد القادر کا بندہ اچھا نہیں جاننا اگر یہ شرک نہیں لیکن مشاہیر شرک ہے

ان کے رشیدیہ ص ۲۹ و ۳۰ جلد ۱

یہ رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دوسرے سنت ہیں

سبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳ ج ۲)

عقیدہ کا اہل سنت یہ ہے کہ ندائے غیر اللہ صحیح و جائز ہے اور اس پر اہمیت

سماں ہے اور اس کو شرک کہنا غلط ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) یا اَدْرُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ
(سورہ بقرہ پارہ ۱۷)

آیت (۲) یا اَدْرُ اَسْمَاءُ نُنْتُ وَ
رُؤُوسُكَ الْحَمْدُ (سورہ بقرہ پارہ ۱۷)

آیت (۳) یا نُوحُ اَهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ
بَرَكَاتٍ عَلَیْكَ (ہود۔ پ ۶۸)

آیت (۴) یا نُوحُ سَلِّ بِآیَاتِنَا اِنَّا لَنَدُبُّ
الْعَالَمِیْنَ (قصص۔ پ ۶۸)

آیت (۵) یا اِبْرٰهیمُ اِکْرِمْ عِزَّیْ هٰذَا
(ہود۔ پ ۶۸)

آیت (۶) یٰیْسٰی اِنِّیْ جَعَلْتُکَ نَذٰرًا
اِلٰی اَیَّامِ عَمْرٰنَ (پ ۶۸)

آیت (۷) یا اِیْمَا الرُّسُلِ بَلِّغُوا مَا اُنْزِلَ
اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ (انمہ۔ پ ۶۸)

آیت (۸) یا اِیْمَا الْبَنٰی اِنَّا لَنُرٰکُمْ شَاہِدًا
آیت (۹) یا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَسَلَامًا

آیت (۱۰) یا اِیْمَا اَبِلٰہِیْ عَلٰوْلَکَ (ہود۔ پ ۶۸)

آیت (۱۱) یا اِیْمَا اَقْلٰہِیْ (ہود۔ پ ۶۸)

آیت (۱۲) یا اِیْمَا اَوَّلٰہِیْ وَفَا
الْعَلٰہِیْ (سبا۔ پ ۶۸)

آیت (۱۳) یا اِیْمَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَتَجِدُوْ
ہَا صٰبِرًا وَفٰعِلًا (بقرہ۔ پ ۶۸)

آیت (۱۴) یا اِیْمَا النَّاسِ اَتَقُوْا لَکُمْ
لَا تَزَلْہُ اَنْتُمْ اَشْیَءٌ عَظِیْمٌ

(سورہ حجر۔ پ ۶۸)

حدیث (۱) یا اَبَا بکرؓ اِنَّا لَنُرٰکُمْ شَاہِدًا
وَالصِّدِّیْقِ (رداء الربی من ذفر ورس از

کنوز الحقائق ص ۲۰۲ جلد ۲)

حدیث (۲) یا اَبَا بکرؓ اِنَّا لَنُرٰکُمْ شَاہِدًا
مِنْ اَنْبِیَآءِ (رداء الحاکم فی المستدرک

از کنوز الحقائق ص ۲۰۲ ج ۲)

حدیث (۳) یا اَبَا بکرؓ عَلٰی الصِّدِّیْقِ الْحَمْدُ
رَسُوْلُ فِرْعَوْنَ اَزْکَرُ (کنوز الحقائق ص ۲۰۲ ج ۲)

آیت (۱۵) یا اِیْمَا اَبِلٰہِیْ عَلٰوْلَکَ (ہود۔ پ ۶۸)

آیت (۱۶) یا اِیْمَا اَقْلٰہِیْ (ہود۔ پ ۶۸)

آیت (۱۷) یا اِیْمَا اَوَّلٰہِیْ وَفَا
الْعَلٰہِیْ (سبا۔ پ ۶۸)

آیت (۱۸) یا اِیْمَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَتَجِدُوْ
ہَا صٰبِرًا وَفٰعِلًا (بقرہ۔ پ ۶۸)

آیت (۱۹) یا اِیْمَا النَّاسِ اَتَقُوْا لَکُمْ
لَا تَزَلْہُ اَنْتُمْ اَشْیَءٌ عَظِیْمٌ

(سورہ حجر۔ پ ۶۸)

حدیث (۱) یا اَبَا بکرؓ اِنَّا لَنُرٰکُمْ شَاہِدًا
وَالصِّدِّیْقِ (رداء الربی من ذفر ورس از

کنوز الحقائق ص ۲۰۲ جلد ۲)

حدیث (۲) یا اَبَا بکرؓ اِنَّا لَنُرٰکُمْ شَاہِدًا
مِنْ اَنْبِیَآءِ (رداء الحاکم فی المستدرک

از کنوز الحقائق ص ۲۰۲ ج ۲)

حدیث (۳) یا اَبَا بکرؓ عَلٰی الصِّدِّیْقِ الْحَمْدُ
رَسُوْلُ فِرْعَوْنَ اَزْکَرُ (کنوز الحقائق ص ۲۰۲ ج ۲)

حدیث (۳۳) یا ابوبکر ما ظنک بشیئا
لے ابو بکر تیرا کیا خیال ہے ان دو کیساتھ
اللہ تبارک و تعالیٰ (رواہ ابن ماجہ و ترمذی و
حسن کا تفسیر اللہ ہے۔

متفقین ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۵۱) یا ابوبکر هذا جبریل
یقول من اللہ السلام
لے ابو بکر یہ جبریل میں تجھے اللہ کی
طرف سے سلام کہتے ہیں۔

رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۶۱) یا ابوالدرداء لا تنقص
لیلة الجمعة بقیامہ
لے ابو الدرداء شب جمعہ کو قیام لیل
کے ساتھ خاص مت کر۔

حدیث (۷۱) یا ابودوس ایاک و
مشاورۃ النساء
لے ابو دوس تو اپنے آپ کو خورقوں
کے مشورہ سے بچا۔

رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۸۱) یا ابودرداء لا یغفر
من الدنیا ما کان الاخرۃ
لے ابو ردیہ بات یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز
آخرت کے لیے معفر نہ ہو۔

رواہ الدیلمی فی مستدرک فرودس از

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۹۱) یا ابیہاض جدد السقیفة
قال النجوع عسق (رواہ الدیلمی فی
مستدرک فرودس از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۱۰۱) یا ابیہاض علی صلاۃ
لے ابو ذر نماز اس کے وقت پر ادا کر

رواہ احمد فی مسندہ۔ از

متفقین ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۱۱) یا ابیہاض اقل کلک
لے ابو ہریرہ عسینہ کے ہر گتے کو قتل
کر دے۔

حدیث (۱۲۱) یا ابیہاض لا یاکل
لے ابو ہریرہ عسینہ لایاکل
السلک الا نفع۔ (رواہ حاکم الترمذی
بہک کھائے۔

ابن ماجہ از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۳۱) یا ابیہاض ما فعل
لے ابو ہریرہ کیا ہوا غیر یہ نما۔

الغیر۔ (رواہ الطبرانی و احمد و راز

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۱۴۱) یا ابیہاض ان اردت
لے ابو ہریرہ اگر تو مجھ سے ملاقات کرنا
چاہتی ہے تو مسجد سے بکثرت کر۔

مسندہ از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۵۱) یا ابیہاض یروۃ اذا قوضت
لے ابو ہریرہ جب یہ عیب تو دھو کرے تو
فعل بسم اللہ (رواہ الطبرانی از

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۱۶۱) یا ابیہاض جدد السقیفة
لے ابو ہریرہ کلمہ شہادت بکثرت پڑھ
اور تجدید اسلام کیا کر۔

مسند الفرودس از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۷) یا ایہی یا علی یا علی یا علی یا علی
دعا ہے۔ (رواہ احمد فی مسندہ۔ از
دعائے۔)

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۸) یا ابن عباس اذ اقرأت
قرآن۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس
توڑیں کرنا۔)

از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۹) یا سعد ارفدک
ابی و امی (رواہ البخاری۔ از کنوز
باب ماں خدا ہوں۔)

الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۲۰) یا عائشہ اعطی و لا
یجھض فیخصی اللہ علیک (رواہ احمد
شمارہ کرے گا تجھ پر۔)

فی مسندہ از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۲۱) عن عثمان بن حنیف
ان احمہ قال یا رسول اللہ اوم اللہ
ان یکشف لی عن بصری قال

انطلق فتوضأ ثم غسل وکعتین ثم قل
اللہم انی استلک واتوجه الیک
بنی محمد بنی الرحمة یا محمد انی اتوجه

یا رب ان یکشف لی عن بصری
ہوں یا رسول اللہ میں تمہارے رب کی طرف

(شرح شفاء ص ۴۵۳ ج ۱)
لکچہ وسیلہ سے متوجہ ہو کر یہ بات کہ
میری آنکھیں کھل جائیں۔

حدیث (۲۲) عن عبد اللہ بن عباس
عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لما استشهد کما یعلیٰ السورۃ من
ہیں تشہد میں طرح سکھاتے تھے جس
طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور تشہد

میں یہ ہے کہ سلام ہو تمہارے نبی۔

از اقوال سلف و خلف

امام غنیمت اپنے سند میں حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے

قرأ یا یسنت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر تہنید کی طرف اور اپنی پشت

تسبیح کی طرف کرے اور قبر شریف
کی طرف منہ کرے پھر کہے سلام ہو تم

پر اسے نبی کریم۔

لے سرداروں کے سردار میں آپ کے پاس
یہ قصد کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں آپ کی رضا

(۲) قصیدہ امام غنیمت میں ہے:

یا حسین السادۃ جہتک قاصدا

ارجو منک واجتہی جمعاک

واللہ یا خیر المخلوق ان لی
قلبا مستورا لا یجوزہ صلاک
کا طالب ہوں اور آپ کی حمایت کو تلاش
کرتا ہوں خدا کی قسم بے بہترین خلق میری پیر
شوقی قلب جو خواب کے بر کسی کا ارادہ
نہیں کرتا۔

(۱) نظم تقدسی میں ہے

بخیرو من دشت بلقاع اعظمہ
قداب من طیبہ من القاع والاکم
لے بہتران کے جو زمین میں مدفن ہوئے
تو ان کی خوشبو سے گورستان کی خاک
مبھڑ ہو جائے۔

(۲) مراقی الفلاح میں بوقت مافری روضہ طاہرہ یہ الفاظ سلام تعلیم کئے۔

السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
السلام علیک یا نبی القامہ السلام
دیکھتے ہیں یا حبیب اللہ السلام علیک
یا نبی الرحمة السلام علیک یا شفیع
الامۃ السلام علیک یا سید المرسلین
تم پر سلام ہو اے میرے سرور یا رسول
اللہ تم پر سلام ہو یا نبی اللہ تم پر
سلام ہو یا حبیب اللہ تم پر سلام ہو اے
نبی رحمت تم پر سلام ہو اے شفیع امت
تم پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار۔

(۵) فتاویٰ علمگیری میں ہے

السلام علیک یا رسول اللہ من فلان
من فلان یتشفع بک الی ربک
ناستقم لہ ولجميع المسلمين
(از علمگیری ص ۱۳۷ ج ۱)
تم پر سلام ہو یا رسول اللہ فلان بن فلان
کی طرف سے وہ آپ کی رکنے طرف آپ کے
وسیلے سے سفارش چاہتا ہے تو اسکے لئے
اور تمام مسلمانوں کیلئے سفارش کیجئے۔

اللہ یا خیر الدین رلی استاذ صاحب درمختار فتاویٰ خیر میں لکھتے ہیں
سبح عبد القادر فہو ذی اواضیف لے شیخ عبد القادر تو یہ نادر ہے ادیب
اللہ شیخی لکھتا فہو طلب شیخی الکلیا اسکے ساتھ شیخ اللہ اور لایا جائے تو
سما فی الموجب المحمۃ یہ کسی شے کا غلبہ کرتا ہے اللہ کے کرام

(از فتاویٰ خیرہ مصری ص ۱۸۲)
کھلے لہذا اسکے حرام ہونے کا کیا سبب
اللہ علامہ سکھو دی وقار الوفا میں زائر مدینہ کیلئے یہ الفاظ تعلیم کرتے ہیں:

اعوذ بک یاربنا یا رسول اللہ بوقت زیارت کہے یا رسول اللہ ہم آپ کے
دعاؤں کے جتنا کہ نقصان حقائق پاس دہد ہو کر حاضر ہوئے اور زیارت کر لے
واللہ اور ہم آپ کی خدمت میں آپ کا حق ادا کرنے
کیلئے آئے ہیں اور آپ کی زیارت سے تبرک
جامل کر شیکے ہو اور آپ کے رب کی طرف آپ کو
وسیلہ بن کر سفارش چاہئے حاضر ہوئے ہیں

(از وقار الوفا ص ۲۳۹ ج ۲)

(۸) حضرت مولانا جاتی فرماتے ہیں:

توحکم یا نبی اللہ توحکم
اے نبی اللہ رحمہ کیجئے رحمہ کیجئے۔

(۹) حضرت شمس الدین تبریزی فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ حبیب خاقن میکا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک ہے ہوتا توئی
یا رسول اللہ آپ ہی اپنے خالق کے خاص
حبیب ہیں آپ خدا کے برگزیدہ
میش ہیں۔

(۱۰) حضرت شیخ محقق اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔

خواہم در علم و جہالت یا رسول اللہ
جہالت خود نمازے بجای زلزلت یدکن
بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرا
بلطف خود و سر و سامان جمع بے سر و پاکن
(از اخبار الاخیار ص ۳۲۳)
یا رسول اللہ آپ کے جمال کے غم بھر میں ہیں
بر باد ہو گیا۔ اپنا جمال دکھائیے اس جان
زاد پر غم کیجئے بہر صورت یا رسول اللہ
کرم کیجئے اس بے سر و سامان پر اپنا
بلطف فرمائیے۔

ای میل اگر غیر خدا کو یا سے ندا کر کے پکارنا شرک یا حرام و ناجائز ہوتا تو
قرآن و حدیث میں وارد نہ ہوتا۔ اور اللہ و رسول جل جلالہ وسلم اللہ علیہ وسلم
کا خود یہ فعل نہیں ہوتا اور صحابہ کرام و سلف صالحین کے کلاموں میں یہ ہرگز
ہرگز وارد نہ ہوتا۔ تو ان آیات و احادیث اور اقوال صحابہ و سلف صالحین
سے یہ ثابت کر دیا کہ ندائے غیر اللہ ناجائز و صحیح ہے اور یہ معمول بھی ہے۔ اس کو
شرک کہنا باطل ہے ورنہ سب کو بلکہ اللہ و رسول پر بھی امان اللہ و ہابیوں کو
شرک کا فتویٰ لگانا پڑیگا اور سب کو مشرک کہنا پڑے گا۔

مسئلہ استعانت

عقیدہ و ہادیہ :- ہے کہ اللہ کے سوا انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنی
اور ان سے نفع اور نقصان کی امید رکھنی شرک ہے۔
عالم میں ایسا وہ جسے تعین کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا
اور سنانا۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا۔
تجسس و شکست دینی۔ اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی۔ حاجتیں بر لانی بلاتنی

اسی شکل میں دستگیری کرنی۔ بڑے وقت میں پہنچنا۔ یہ سب اللہ ہی کی شان
ہے۔ اور کسی انبیاء و اولیاء کی پر و شہید کی بھوت و پری کی ہ شان نہیں
ہے کوئی کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس
کو فتح پر نذر و نیاز کرے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارتے ہوئے مشرک
ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے
خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت
ہو سکتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۳) ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور مشکل میں
اسی کی مدد چاہے (تقویۃ الایمان ص ۳) ان باتوں میں سب بندے بڑے
ادر چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار (ص ۲۹) نفع اور نقصان کی امید
رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ کسی سے کرنا شرک ہے (تقویۃ ص ۳)
عقیدہ کا اہلسنت :- یہ ہے کہ بالذات نفع اور نقصان کا پہنچانے
والا اور مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور حضرات انبیاء اور اولیاء خدا داد قوت
سے مدد کرتے ہیں مشکلیں ٹالتے ہیں۔ مرادیں بر لاتے ہیں۔ ان سے مخلوق کو
نفع اور نقصان پہنچتا ہے۔ یہ دستگیری کرتے ہیں۔ اس کے دلائل یہ ہیں :-

دلائل از آیات

آیت (۱) واستعینوا بالصبر والقلوب صبر و نماز سے مدد چاہو۔

رسولہ بقرہ ۱۷۷ (۲)

آیت (۲) وتعاونوا علی البر والتقویٰ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

(سورہ مائدہ - ۹ رکوع ۱) مدد کرو۔

آیت (۳) فان من انصارى الى الله
قال الجوادون نحن انصار الله
(سورہ آل عمران ۱۶ رکوع ۱۲)
آیت (۴) ثم ادعهم يا نبی

سعیاً (بقبرہ - ۳ رکوع ۳)
آیت (۵) فاعيدوني بقوة اجعل

بینکم وبينهم ردماً
(الکہف - ۱۱ رکوع ۱۱)
مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط
آڑ بنا دوں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن معاذ بن جبل
استعينوا على اتباع الحق بالكمائن
فان كل ذي نعمة محسود (طبرانی)
علیہ ابن عدی وغیرہ از جامع صغیر ۳۳

حدیث (۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
بطعاه السحر علی صیام النهار وبالقیو
علی قیام اللیل (رواہ مستدرک طبرانی
از جامع صغیر ۳۳ ج ۱)

حدیث (۳) عن انس استعينوا
بالعزى فان احد همت
لا كثر ثيابها راحت ذینتها
الحجہ الخروج - رواہ ابن عدی
از جامع صغیر ۳۳

حدیث (۴) عن ابی ہریرۃ
استعن بيمينك
رواہ الترمذی از جامع صغیر ۳۳

حدیث (۵) عن شریح بن عبید
قال ذكروا اهل الشام عند علي وقيل
العنههم يا امير المؤمنين قال لا
اني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول الا بدال يكوون
بالشام وهم اربعون رجلاً
مات رجل ابدال الله مكانه
رجلاً يسقه بجمع الخيث وينتقى
بهم على الاعداء ويصرون عن
اهل الشام بهمة العذاب
(از مشکوٰۃ شریف ۸۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
حضور نے فرمایا عورتوں کی طائفہ نشینی پر
انہیں کم کپڑے دیکر مدد چاہو کہ جب کسی
کے پاس زیادہ کپڑے ہونے لگے وہ سست لگا
کر کے باہر نکلے کو پسند کرے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ حضور نے فرمایا اپنے دہنے (انف سے
مدد طلب کرو۔

حضرت شریح بن عبید سے مروی انہوں
نے کہا کہ اہل شام کا حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے پاس ذکر ہوا تو ان سے کہا گیا کہ
اپنی رحمت کیلئے امیر المؤمنین کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
فرماتے ہیں کہ شام میں چالیس مرد ابدال
ہونگے جیسا کہ ایک فوت ہو جائیگا تو اللہ کی
جگہ دوسرا بدل دیگا ان کے توسل
سے بادشہ کی سیرانی ہوتی ہے۔ دشمنوں
پر فوج مائل ہوتی ہے۔ اہل شام سے
عذاب دفع ہوتا ہے۔

حدیث (۸) وان اذعونا قلوبا
يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني
يا عباد الله اعينوني

رواه الطبرانی (معجم حسن ص ۱۲)

حدیث (۹) اذا انفلتت ولية احدكم
بارض فلاة فليناد يا عباد الله اجسوا
علي دابتي

رواه ابو يعلى والطبرانی (معجم ص ۱۲)

حدیث (۱۰) عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
اولادکم علی البعوض شاء استخرج
اعقوب من ولده

الطبرانی (معجم ص ۱۲)

حدیث (۱۱) عن عباد بن صامت رضی اللہ عنہ
الایمال فی هذه الزمعة ثلاثون
رجلا قلوبهم علی قلب ابراهيم خليل

الرحمن کلما مات رجل ابدل الله

مکانہ رجلا (رواه احمد فی مسنده)

از جامع صغیر ص ۱۲

حدیث (۱۲) عنہ الایمال فی حق

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
مدد چاہو تو یہ کہو اے اللہ کے بندو
میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد
کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

جب تم میں سے کسی کی سواری دین جنگ میں
گم ہو جائے یا بھین جائے یا چھوٹ جائے تو
وہ یوں پکارتے کہ اے اللہ کے بندو
میری سواری روکو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ حضور نے فرمایا کسی پر اپنی اولاد کی
مدد کرو جو یہ چاہتا ہے کہ شیچھے
نافرمانی نکل جائے۔

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ
سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ ابدال اس
امت میں تیس آدمی ہیں ان کے دل

قلب ابراہیم خلیل اللہ کے پر تو ہوں گے
جب ایک فوت ہو جائیگا اور اسکی جگہ
میں دوسرے شخص کو بدل دیگا۔

انہیں حضرت عباد سے مروی کہ حضور

مروی کہ حضور اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت
میں تیس ابدال ہونگے انہیں کی وجہ سے
زمین قائم رہے گی تیرا بارش کیجا جائیگی تمہاری
مدد کی جائیگی۔

(رواہ الطبرانی)

از جامع صغیر ص ۱۲

حدیث (۱۳) عن عوف بن مالک
الایمال فی اهل الشام وھم یصوتون
بھم برزقون۔

رواہ الطبرانی (معجم ص ۱۲)

حدیث (۱۴) عن علی الایمال
الشام وھم اذ یعون رجلا کما مات
رجل ابدال الله مکانہ رجلا یسقط

بھم الغیث ویسقط بھم علی الاعمال

ویصوت عن اهل الشام بھم

العذاب (رواہ احمد)

(از جامع صغیر ص ۱۲ جلد ۱)

حدیث (۱۵) عن ابن عمر بن الخطاب
تقل عبادوا اختصھم بحوائج الناس
یتقرع الناس الیھم فی حوائجھم

اولئک الایمونی من عذاب الله۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
مروی۔ اہل شام میں ابدال ہونگے انہیں کی
وجہ سے وہ مدد کے جائیں گے اور رزق
دیتے جائیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا
آدمی ابدال ہی جلیں گا ایک فوت ہوگا
اللہ کی جگہ میں دوسرے آدمی کو بدل دیگا
انہیں کی وجہ سے وہ بارش سے سیراب
ہوں گے اور انکی مدد ہوگی دشمنوں پر اور
عذاب دفع ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے پیسے
ہیں جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے
لئے مخصوص کر دیا ہے تو گنہگاروں میں

انہیں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

رواہ بطریق انوار جامع صفحہ ۴۷۱
انکی طرف فرمایا کرے۔ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

حدیث (۱۵) عن دبیعة بن کعب
قال كنت ابیت مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم فابتنه فوه فوكله
وقال لي سل فقلت اسئلك
فقلت في الجنة قال او غير ذلك
قلت هو ذلك قال فاعني على نفسك
الكرامة السجود۔
حضرت ربیع بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی
افعال سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس رات گزاری تو میں وضو
اور عبادت کیلئے پانی لایا حضور نے مجھ سے
فرمایا انگ میں سے غرض کیا جنت میں
حضور کی رفاقت انگہا ہوں فرمایا بھلا
اور کچھ غرض کیا میری مراد تو بس یہی ہے
فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر کثرت
سجود سے۔

دلائل از اقوال سلف و خلف

رواہ المتحریرین علامہ ابن عابد بن نے افادہ فرمایا:
الاعتقاد اذا ضاع له شيء واذا دان
الله سبحانه عليه فليقف
في مكان عال مستقبل القبلة و
يقرأ الفاتحة ويهدي ثوبها للنبي
صلى الله عليه وسلم ثم يهدى ثوب
حسب انسان کی کوئی چیز نگم ہو جائے اور
وہ چاہے کہ خدا اسکو واپس دلائے۔ تو
ایک بلند جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر فاتحہ
پڑھے اور اس کا ثواب حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو دے کہ اسے سید احمد علان

ابن سیدی احمد بن علوان و
ابن سیدی احمد بن علوان اگر تم نے میری بی بی کو چھو
تو تمہارے والدین کو خیر دے میں تمہارا نام دفتر
میں دیوان الاولیاء فان انما تعلق
دو علی من قال ذلك فبالله ببرکتہ
(از شامی مصری ص ۳۲۳ ج ۳)
یعنی اللہ سے کوئی بچائے اور کہہ دے یہ
ابن سیدی احمد بن علوان اگر تم نے میری بی بی کو چھو
تو تمہارے والدین کو خیر دے میں تمہارا نام دفتر
میں دیوان الاولیاء فان انما تعلق
دو علی من قال ذلك فبالله ببرکتہ
(از شامی مصری ص ۳۲۳ ج ۳)
واپس دلا دے گا۔

(۳) بی علامہ شامی اسی رد المتحریرین استقامت امام شافعی کو تحریر فرماتے ہیں:
وحدیثی من قادح لاهل الشافعی
عند انه قال انی لا بکرم بائی حنیفة
واجبی الی قبورہ فاذا اغترست لیس
صیبت وکفایتی وسألت الله تعلق
عند قبورہ فستفقه سر دیا
امام عظیم کے ساتھ امام شافعی کے ادب کا یہ
واقعہ مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا میں
امام عظیم کیساتھ ترکہ میں کرتا ہوں اور ان
کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں جب تک جو کوئی
عاجت پیش آتی ہے تو وہ رکعت متنازل
پڑھ کر اللہ تعلق سے ان کے مزار کے قریب
دعا کرتا ہوں تو بہت جلد میری دعا پوری
ہو جاتی ہے۔

(از شامی مصری ص ۳۹۹ ج ۱)

(۳) بی علامہ اسی شامی میں نقل فرمایا:
وقوله ومعلوم انکرمی بن فیر ویر من
المشائخ الکبار بحجاب الدعوات
یستقیم بقبورہ (از شامی ص ۱۶ ج ۱)
معروف کرخی بن فیر ویر من
ہیں۔ وہ بحجاب الدعوات ہیں ان کی قبر
سے سیرابی طلب کی جاتی ہے۔

دانی ففتخا له فاذا اجمع غداً
 حبرک واحد زبیل فیہ شبی کثیر
 لجلسا واکفنا وطفنا ان الباقی یاخذ
 العلام قوی وترف عندنا الباقی فلما
 خرجنا من الطعام قال العلو ی یا قوم
 انکم کونتم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فانی رأیت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی المناظرنا صوفی
 ان احمل بشی الیک

(ازوفار الوفا ص ۳۴)

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال ابن الجلاء دخلت
 مدینة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فی واقعة فتقدمت الی القای وقت
 سبقت فغفوت فرأیت النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فاعطانی عقیقا
 الکات نصفه واشبهت وبعیدی
 منست الآخر

(ازوفار الوفا ص ۳۴)

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال ابو النجاء الاقطع

دخلت مدینة النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم وانا یفاقة فاقمتا خمسة
 ايام ما ذقت ذواقا فقد صلت الی
 القبر وسلمت علی النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم وعلی ابی بکر و عمر وقتا
 تریعت یا رسول اللہ و تسبیحت
 و صلت خلف القبور است فی المنام
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی بکر
 عن یحییہ و عن عن شمالہ و علی ابن
 ابی طالب بن یزید فحس کفی علی
 وقال قد قد جاء رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فتمت السیة و
 قبلت بین عینیتہ قلما فاع الی
 رخیفا فاکلت نصفه و انصبت
 فاذا فی یدای نصف و عقیق

(ازوفار الوفا ص ۳۴)

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال احمد بن محمد صوفی نے کہا کہ میں یمن ماہ
 تک جنگل میں گھومتا رہا تو میرا بدن نہایت

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال احمد بن محمد

الصوفی تحت فی البایة ثلاثة اشهر

استخرج جلدی قد خلت المدينة و
 حلت الى النبي صلى الله عليه وسلم
 سلمت عليه وعلى صاحبيه ثم نمت
 فانيه صلى الله عليه وسلم في النوم
 فقال لي يا احمد جئت قلت نعم وانا
 جالعم وانا في دنيا فقلت قال فخرجك
 فخرجت بها فملاها ذرهم فانبهت واما
 ثم رأتك وقلت فاشتريت خبزاً
 حاراً وقالوا ذجوا اكلمت وقلت
 الوقت ودخلت البادية -

راؤوفار الوفا رم ۲۶۷ (۲۶)

۱۰۰) اسی میں ہے : ذکر الحافظ بن عیسیٰ
 فی تاریخہ یسندہ الی ابی القاسم
 یوسف بن احمد البغدادی قال اذ
 آئی رجلاً ہمدانی بنی علی اللہ
 ولید وسلم اذن للصحیح عند دبرانی
 علی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ العتلا
 حرمون النور فجاء و خلص من خدم
 المسجد فخلط حین سمع ذلك فلیکی

۱) و قال یارسول اللہ فی حقہ وکذا
 لی هذا الفعل فقل الخادم و حمل
 لیسہ فمکث ثلاثہ ایام ومات
 (راؤوفار الوفا رم ۲۶۷)

۱۱) یقول ابو اسحاق ابراہیم بن سعید
 یسندہ الی بنی علی اللہ علیہ
 وسلم وروی ثلاثہ من الفقراء
 انہما لیتنا فاقا فاجتہد الی بنی علی
 علیہ وسلم فقلت یارسول
 اللہ لیس لنا شیء ویکفینا ثلاثہ
 امداد من اخی شیئ کان فتلقانی
 قبل فدا فاع الی ثلاثہ امداد من

التمہ الطیب - راؤوفار الوفا رم ۲۶۷ (۲۷)

۱۲) یقول البشیر ابو عبد اللہ محمد بن علی
 یسندہ الی بنی علی اللہ علیہ وسلم
 خلف بنو اب فاطمہ وکان فی ذاقہ
 فخرجت من بیوتی فی بیت بیت فاطمہ
 وفی اللہ عنہا فاستغثت بالنبی علیہ

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی کہ میں مدینہ
 پاک میں محراب فاطمہ کے شیخ تھان۔ اور
 میں فاطمہ سے تھا تو میں اپنے گھر سے نکلا اور
 بیت فاطمہ کے قریب پہنچا۔ درنی علی اللہ
 علیہ وسلم سے فریاد کی اور کہہ کر میں مجھ کو ہوا

اللہ علیہ وسلم وقت الی جا فشم
فلم یفرأیت البقی علی اللہ علیہ وسلم
فما علی فی ۳ لہن فتوبت حتی روتیا
وہذا ہو قبضت اللہ من فیہ فی
کئی (از دواہر الوفا و ص ۱۳ ج ۲)
۱۳۱ حضرت غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بھجوت
الاسو اما میں ہے۔

اور سالتہم انما حاجتہ فاما آؤنی (۱)
ہجرت الی مدینہ من استغاثت بی
فی کربۃ کشف عیونہ من لانا فی ہامی
فی مشائخہ فوجت عنہ ومن توسل
بی الی اللہ فی حاجتہ ففیستلذ
ادرس نے کسی حاجت میں اللہ کی حجت کیا
وسیلہ پڑا تو میں اسکو پورا کر دوں گا۔
(از ہجرت الی مدینہ من)

۱۳۲ شیخ عبد العزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بہستان المحمدین میں نقل ہیں کہ شیخ احمد
ذوق فرستے ہیں
انہی میں جامعہ ششکانہ
از اصفا جود الی مان منکبتہ
وان کنت فی حقیق و کرب و حشر

سلا بیاد ذوق انت بسوۃ
(بستان المحمدین ص ۱۳)
میں ہو تو یاد ذوق کہہ کر پکار۔

۱۳۳ حضرت علامہ ابن حجر کے فتاویٰ مدنیہ میں ہے:
من نعم الاولیاء ان یوکلک تغیث
و یذفع بہا الفساد و النفس
لہن (از فتاویٰ مدنیہ ص ۲۲)
جانتا ہے درہ زمین فاسد ہو جائے۔
حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

۱۳۴ استدراک باب حاجات جناب سید
صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعت
قد وصل اولاد و نزل مطر و کبکبش
مثل ان بیار است (چند مطر بوز فرماتے
ہیں) تو سبوی صلی اللہ علیہ وسلم موجب
اعتناء ہے حاجت و سبب فلاح مرام بہت
چھڑائی و گفت آنحضرت بخوبی نہیں لکھت
والانبیاء الذین من قبلی و ربی حدیث
دلیل است بر توسل و ہر دو حالت ثابت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حاجات
و نسبت بہ انبیاء علیہم السلام بعد از وفا
و چون توسل با بنیاد رجحان صلوات اللہ

۱۳۵ اہل عبادت کا جناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرتا تو اس کو ہر چیز سے زیادہ

طہر بعد از وفات جائز است یا نہیں؟ حضرت سید انبیاء علیہ السلام بطریق اولیٰ جائز باشد بلکہ اگر باسی حدیث توکل بادینا رخدائیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نیست ان کی وفات جائز ہے۔ اسی پر قیاس کریں۔

(از عقوبت القلوب صفحہ ۱۵)

(۱۴) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

اگر اتفاقات محض بجا نبی حق است و اگر اتفاقات خاص حق تعالیٰ کی طرف ہو اور ایک از مظاہر علم و دانستہ و نظر بکار فنا و سبب حکمت اوتعالیٰ و اس نمودہ بعینہ استعانت ظاہری نماید و در از عرفان خود او بود و در شرع نیز جائز و روا است و انبیاء و اولیا ایس نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت ایس نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است از غیر۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۱۵)

اصل اگر استعانت بغیر اللہ ہر طرح شرک ہوتی تو ان آیات و احادیث اور اقوال میں وارد نہ ہوتی۔ تو ان آیات و احادیث و اقوال نے مذہب اہل سنت کی عقائست اور مذہب سجدہ و پایہ کی فطری اور بطلان ثابت کر دیا تو مذہب اہل سنت آیات و احادیث کے موافق اور مذہب و پایہ مخالفت ثابت ہوا۔ وما علیہ الا الیہ الاغز۔

مسئلہ شریف

حلیلہ و کھاییدہ۔ میں میلاد شریف ناجائز و نادرست اور حرام و مستحباب ہونہ و کھیلنے کے جسم کی طرح ہے۔ ان کی عبارات یہ ہیں:

معد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تدائی آئینہ می موجود ہے ہذا اس زمانہ میں درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰ ج ۱)

انقاد مجلس مولود بدین قیام پر روایت صحیحہ ہر حال ناجائز ہے۔ تدائی امر منسوب کے واسطے منع ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹ ج ۲)

محض میلاد جس میں روایات صحیحہ پریمی جائیں اور لاوت و کزات اور روایات موقوفہ کا ذکر نہ ہوں شرک کا ہونا کیسا ہے؟

الجواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے (از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱ ج ۱) کسی عرس اور مولود میں شرک کا ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود بھی درست نہیں۔

از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱ ج ۲) پس ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہونہ کے سانگ کھنیا کی ولادت کا ہر سال کہتے ہیں یا مثل روانف کے نقل شہادت الہیت ہر سال بتاتے ہیں۔ معاذا اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹیٹرا اور خود حرکت قیچہ قابل موم و حرام

مست ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوتے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرغی بتاتے ہیں اور اس امر کی شرع میں کہیں نظیر نہیں (از جواہرین قاطعہ صفحہ ۱۲)

اور بعض رسائل میں اسکو بدعت و کفر۔ شرک تک لکھ مارا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت تورتیا
 میں کس طرح پاتے ہو کعبہ کے کہا کہ تم تورت
 میں یہ پاتے ہو کہ محمد بن عبد اللہ جو مکہ میں
 پیدا ہوئے گئے اور طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے
 اور ان کا ملک شام ہوگا وہ محشر ذوال ہجرت
 ہوں گے نہ بانادوں میں مشورہ کیا تو اسے
 بیشک میں اولاد آئیں سے ایک نبی مبعوث
 کہنے والا ہوں۔ جن کا نام احمد ہوگا
 جو ان پر ایمان لے آئے اس نے ہدایت پائی
 اور جو ایمان نہیں لایا تو وہ ملعون ہے۔
 عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ سے
 سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہاری طرف ایک
 دوسرا رسول مبعوث کیے جو اب تک تمہارے
 ساتھ ہے اور وہ تمہیں ہدایت سکھائے گا
 اور تمہارے لئے پوشیدہ اور غیب بیان کریگا
 اور وہ میری شہادت دے گا جیسا کہ میں ان کی
 شہادت دیتا ہوں اور وہ خاتم النبیین ہوں گے۔
 بیشک اللہ نے زبور میں وحی بھی لے داؤں
 بیشک انہیں تمہارے بعد ایک نبی آئے گا

اور تو رات میں ہے۔ انی یاعیسیٰ من
 دون اسمعیل نبیا احمد احد من
 ان من بعد فقل احسنکما وروشد ومن لم
 یؤمن بحد فہو ملعون۔ (تورہ و تفسیر ص ۱۰۹)
 (۱) العجیل میں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام
 (۲) انی اسأل اللہ ان یبعث الیک
 فی قریب اخریکون معکم الی الابد و
 علمکم کل شیء و یفسرکم الاسرار و هو
 شہد لی کہ شہدت لہ و یدعون
 خاتم النبیین۔

(میر قادیانی ص ۲۵۲ ج ۱)

(۳) ربوب میں ہے۔ ان اللہما وحی الی
 ان فی النور یا داؤد اندسیاتی من

بعثت فی اسمہ احمد و محمد نبیا
 صادق الاغضب علیہما اولایعینی
 ابتدا افت عذرت لہ (از خضاع ص ۱۱۳)
 (۵) صحیفہ ابراہیم میں ہے۔ امانہ کاٹن
 من ولدت شعوب و شعوب حتی
 یاتی ابنی الامی اللذی یحکون خاتم
 الانبیاء۔
 (۶) صحیفہ یعقوب میں ہے۔ اوحی الی
 یعقوب انی البعث من ذریعتک
 ملوکا و انبیاء حتی یبعث نبی الحری
 الذی یتقی امتہ ھیکل بیت المقدس
 و هو خاتم الانبیاء واسمہ احمد۔
 (از خضاع ص ۱۱۳)

اللہ نے یعقوب کی طرف وحی کی کہ میں
 تیری ذریت سے بادشاہ اور انبیاء مبعوث
 کروں گا یہاں تک کہ نبی حری کہ نبی امت
 بیت المقدس بنائے گی جو مقام الانبیا
 ہوں گے۔ جن کا نام احمد ہوگا مبعوث
 کروں گا۔

(۷) صحیفہ شعیا میں ہے۔ انی یاعیسیٰ
 امیا الفخر یہ اذنا انا و قلوبا غلفا و
 اعینا عینا مولدا کہ مکہ و صحاحوہ
 یطیبت و ملک بالشام و مدی المتوکل
 المصلط الحسیب المختار
 (از خضاع ص ۱۱۳)

بہتر خواص ہندی متوکل مصطفیٰ حبیب مختار ہوئے

و یقیناً قوت فی لیا لیبہ یا نواخذہ اللہ قاتلاً
و یقیناً دون السور و یقیناً و یقیناً
للمرات و یقیناً بقراءة مولانا الکرم
و یقیناً علیہم من مولا علی فضل عظیم
و یقیناً حب من خواصہ اللہ لعلہ فی
الکرام و یقیناً عجلتہ منیل البغیۃ
و یقیناً من جہاد اللہ الامراء الحق لیا لیبہ
مستور حول المبارک انبیاء و

راہروہب لدریہ مدنی (۲۱)

میرزا علی شہید

۱۱۲ علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب نفعۃ الکبریٰ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
قول نقل فرماتے ہیں :

اللہ ابصر الصدیق باقی القادحہ
من الفقی و من عجلتہ قراءۃ مولانا
عجلتہ فی اللہ علیہ و سلمہ کانت ذیقہ
فی الجنة (از نفعۃ الکبریٰ مدنی)

۱۱۳ اسی میں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :
من عظمہ مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

۱۱۵ اقداحی الاسلام (از نفعۃ الکبریٰ مدنی) کی تو اس نے اسلام کو زندہ رکھا۔

۱۱۶ اسی میں حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :
من افق و را عجلتہ قراءۃ مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت
و یقیناً علیہم من مولا علی فضل عظیم
و یقیناً حب من خواصہ اللہ لعلہ فی
الکرام و یقیناً عجلتہ منیل البغیۃ
و یقیناً من جہاد اللہ الامراء الحق لیا لیبہ
مستور حول المبارک انبیاء و

(۱۱۷) اسی میں حضرت مولانا علی کریم اللہ وہب کا قول منقول ہے :

من عظمہ مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و کانت سبباً لقراءۃ لا یخرج من الدنیا
الابالایمان و یقیناً لجنۃ بعبہ حساب
از نفعۃ الکبریٰ مدنی (۱۱۸)

(۱۱۹) اسی میں حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول منقول ہے :

و کانت لکان فی مثل جبل احد کعبا
فانفقہ علی قراءۃ مولانا صلی اللہ علیہ
وسلمہ (از نفعۃ الکبریٰ مدنی)

(۱۲۰) اسی میں حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :

من عظمہ مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و عظمہ قدرہ فذلک ما زبانا لایمان
عظمت کی تو گویا وہ ایمان میں کامیاب
ہو گیا۔

(۱۲۱) اسی میں حضرت معروف کرقی قدس سرہ کا قول منقول ہے :

جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لئے
 اللہ علیہ وسلم و جمع اخوانا و اولادہ
 ساجد و لبس جدید او تخر و تعطر
 تعظیما لوللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 شہدا اللہ یوم القیمۃ مع رفیقہ الا
 سن النبیین و کان فی اعدائین
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۹)

(۱۰) اسی میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :

جس نے میلاد شریف پڑھوایا تو اس پانی کو
 علیہ صاء من شرب من ذلک الماء
 رخیلہ قلبہ اللہ لولہ و رحمتہ و رحمۃ
 منہ غل و علقہ و لا یموت ذلک القلب
 یومہ موت القلوب۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۰)

(۱۱) اسی میں حضرت سمری متقی کا قول منقول ہے :

جس نے میلاد شریف پڑھا تو اس نے جنت کے باغوں
 میں سے ایک باغ کا قصد کیا۔
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۱)

جس شخص قرأ حول النبی صلی اللہ علیہ
 سلم علی سلمہ او براوشی اخو من
 المکولات الاظہرت فیہ البرکۃ و فی
 الیشی۔ وصل الیہ من ذلک الماکول
 وانہ یسطرہ و لا یتقرحہ یغفر اللہ
 لاسکھ۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۱)

(۱۲) اسی میں انیس امام رازی کا دوسرا قول منقول ہے :

ان قرأ حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 علی صاء من شرب من ذلک الماء
 رخیلہ قلبہ اللہ لولہ و رحمتہ و رحمۃ
 منہ غل و علقہ و لا یموت ذلک القلب
 یومہ موت القلوب۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۱)

(۱۳) اسی میں انیس امام رازی کا تیسرا قول منقول ہے :

جس نے سکہ دارپ مذی سورے کے سکوں پر میلاد
 پڑھوایا اور ان سکوں کو دوسرے سکوں میں
 دخلط تلک الدارہم بغیرہا وقعت
 فیہا البرکۃ و لا یتقرحہ صاحبہا۔
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۱)

(۱۴) اسی میں حضرت خاتم المحدثین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا قول و اس کی شرح
 شامی سے نقل کیا ہے :

ہیں شکر کیلئے حضور نے فرمایا کہ ہم باعتبار تہا

زیادہ اہلے ہیں۔

(از سیرت نبوی ص ۱۶)

(۱۸) سیرت نبوی میں علامہ علی بن برہان الدین صلی تحریر فرماتے ہیں،

عمل المولى واجتماع ان من كذا كذا اى اور ميلا دكا کرنا اور لوگوں کا آپس میں جمع کرنا
بلغة حسنة ومن ثم قال الامام ابو بخت حسنہ ہے اسی بنا پر امام ابو شامر
تہتم شیعہ الامام النبوی من احسن استاذ امام نبوی نے فرمایا کہ ہمارے زمانے
میں ہر سال بارہ ربیع الاول میں جو میلاد
ہوتا ہے اور صدقات دیتے ہیں۔ اور
نیک کام کہتے ہیں اور تربیت و سرور
کا اظہار کرتے ہیں تو بجا شک اس میں
سمادہ اس کے کہ فقیر پر احسان
ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و
تغییم کا پتہ دیتا ہے اور اس امر کا
شکر ہے کہ حضور رحمۃ عالم بنکر پیدا
ہوئے یہ ان کا کلام ہے۔

(از سیرت صلی ص ۱۶)

(۱۹) سیدی احمد عثمانی سیرت نبوی میں فرماتے ہیں،

اعمل المولى احدث بعد القرون بیشک میلاد کا کرنا قرون ثلثہ کے بعد
السلامۃ تتم لان ال اصل الاسلام میں پیدا ہوا۔ پھر ہمیشہ سے اہل اسلام تمام اظہار

سال الاقطار والحدن الکبار یعملون اور شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور انکی اولاد

المولى ویتقد قون فی بیایہ بانواع میں سادے دیتے ہیں اور میلاد کے پھولنے

الصدقات ویتقدون لقرآۃ مولانا کلیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ (از سیرت نبوی ص ۱۶)

(۲۰) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی مایح النبوة میں فرماتے ہیں،

ابوہب یولاد استحضرت صلی اللہ علیہ ابوہب کی حضور کے میلاد کی خوشی کے
وسلم کرد در عذاب ای تخفیف کرد و در عذاب میں عذاب سے تخفیف ہوئی کہ پھر
و شنبہ از سے عذاب برداشت چنانکہ کے دن اس سے عذاب اٹھایا جاتا ہے
ور حدیث آمدہ ست و در بخاندست جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ تو اسی جگہ سے
مایل مولید را کہ در شب میلاد استحضرت میلاد کرنے والوں کے لئے سند میلاد کی
صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل احوال ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں اور اپنے
نمائند۔ (از مایح النبوة ص ۱۶)

الحاصل اس قدر آیات و احادیث و اجماع و قبلاں ہر چہ اولیٰ مشرع سے
اور اقوال سلف و خلف سے میلاد شریف کا مستحب ہونا ثابت ہو گیا تو اہل سنت کا
عقیدہ و عمل ان کے موافق التزام اور وہابیہ کا اسکو حرام بدعت کفر و شرک کہنا
سب کے خلاف ثابت ہوا۔ تو وہابیہ کی اس مسئلہ میں یہ کمزور حقیقت ہے۔ اور
اس پر اچھلنے کودتے ہیں اور مناظرے کے بیچ دیا کرتے ہیں اور خود اپنے دعوے پر
ایک کمزور سی دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔ ناظرین اس کو بغیر انصاف موازنہ کر کے
حق و باطل کا فیصلہ کریں۔

الحاصل جب میلاد شریف کے استحباب کے لئے اس قدر آیات و احادیث

اقوال سنت و خلافت موجود ہیں۔ ان سے عقیدہ اہلسنت کی حقانیت و صداقت ثابت ہوئی اور عقیدہ واپس کی غلطی اور بطلان ثابت ہو گیا کہ وہ ان سب کے خلاف ہیں اور اہل سنت ان سب پر عامل ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک

مسئلہ قیام میلاد

حقیقت وہابیہ میں قیام میلاد مکروہ ناجائز بہرعت بلکہ کفر و شرک تک ہے۔ قیام میلاد میں جو خصوصیت کے باعث ہے مجہذا مشابہ بعض ہنود ہے۔ اور تشبیہ غیر قوم ہوتا ہے (نفاذی رشیدیہ ص ۳۹) قیام میلاد جو امور محدثہ ممنوعہ کو شش ہر امان بہرعت ہے (نفاذی رشیدیہ ص ۳۹) وقت و ذکر ولادت کے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس میں بعض کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لائے ہیں یہ تو بالکل شرک ہے۔ (انفاذی اعدایہ ص ۵۵ جلد ۲) اور تذکیر الاخوان اس کو محفلات میں شمار کیا ہے۔ ربیع الاول میں مولود کی معقوب ترتیب دینا اور محفل ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آؤسے تو کھڑے ہو جانا (انفاذی الاخوان ص ۵۵) اہلسنت کے نزدیک قیام میلاد نہ فقط ناجائز بلکہ مستحب و مستحسن ہے۔ اور سنت کا معمول ہے قرآن اور حدیث سے ملنے اصل ثابت ہے تحقیق یہ ہے کہ قیام میلاد کا ہونا ہے قیام مسرت۔ قیام محبت۔ قیام عظمت۔ قیام مسرت و ہے جس کو نوبی و مسرت کے اظہار کیلئے کیا جاتا ہے۔ یہ بھی فعل صحابہ سے ثابت ہے اور اہل سنت و جماعت میں موجود ہے۔ مسند امام احمد میں یہ حدیث ہے:

حدیث شریف عن عثمان رضی اللہ عنہ عن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی کہ

حدثنا عثمان بن عفان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان من افضل الاعمال ان یولد عن عباۃ هذا الخصال فی علی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی اور ہم اس امر کی بھارت آپ کے دریافت نہ کر کے حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے حضور

از مشکوٰۃ شریف ص ۴۹

اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بات کے سننے اور شوق میں قیام کیا تو یہی قیام مسرت ہوا۔ تو قیام مسرت سنت صحابہ و سنت خلفاء راشدین ثابت ہوا۔ اسی طرح قیام محبت بھی ہے وہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث۔ عن عائشہ کا ذات راۃ عن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اذا دخلت علیہ فامر الہا فاخذ بیدہا مروی کہ جب حضرت فاطمہ حضور کی خدمت میں مقبلہ و اجلسہا فی مجلسہ حاضر ہوئیں تو حضور انکے لئے قیام فرماتے اور انکا ہاتھ پکڑتے اور اسکو بوسہ دیتے اور انکو

از مشکوٰۃ شریف ص ۴۹

اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ حضور نے قیام سے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت فاطمہ کے لئے قیام کیا یہ قیام محبت ہی تھا جس میں محبت کا اظہار مقصود تھا تو قیام محبت بھی سنت ثابت ہوا۔ قیام میلاد میں اگرچہ یہ دلائل ممکن ہیں کہ لوگ بوقت ذکر ولادت اظہار مسرت و محبت کیلئے قیام کریں اس میں کوئی مفسد شرعی لازم نہیں آتا۔ لیکن اہمیت سے اس قیام کو قیام عظمت قرار دیا ہے۔ اسی بنا پر اسکو قیام تقیسی کہا جاتا ہے تو یہ

قیام کبریت والے سے ثابت ہے

دلائل از آیات

آیت (۱) وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورہ حج پٹا ۲۷)
 آیت (۲) وَمَنْ يُعْظِمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَلَهُ عَاقِبَةُ خَيْرٌ وَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورہ حج پٹا ۲۸)
 آیت (۳) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاحِدًا وَأَنْتَ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (سورہ حج پٹا ۲۹)
 ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر ضروری ہے اور اللہ ان کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۳۱) عن ابی سعید الخدری قال
 لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن جث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ
 قال ان قریظۃ بنو حارثہ فلما ذکا
 من المسحوق قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا تضار قریظۃ الی مسیلم
 بن مخرمہ قال سلم از شکوۃ شریف ص ۳۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی
 جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم قریظ
 کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
 پاس اطلاع بھیجی اور وہ غریب ہی تھے تو وہ
 براؤ گوش پر سوار ہو کر حاضر ہوئے جب ریار
 لٹکا کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سر راہ کیلئے قیام کرو

حدیث (۳۲) عن ابی ہریرۃ قال

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یجلس معانی المسجد یجد ثناء فاذا

قام تمنا ثناء ما حجت نزلہ قد دخل

یعنی بیروت از واجہ

(از شکوۃ شریف ص ۳۲)

حدیث (۳۳) عن عائشہ کان (النبی

علیہ السلام اذا دخل علیہا (اللہ علیہ

السلام) ایہ فاضل بن عبد اللہ قریظ

واجلسہ فی مجلسہا

(از شکوۃ شریف ص ۳۲)

حدیث (۳۴) ما راہ المسلمون بحسنا

فہو عند اللہ حسن (از دارالحدیث ص ۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
 انور کبھار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
 میں ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور گفتگو فرماتے
 اور جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے
 ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے کہ آپ کو
 کسی ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہوتا
 دیکھتے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 مروی کہ جب حضور نبی کریم حضرت فاطمہ کے
 پاس تشریف لاتے تو وہ حضور کیلئے قیام کرتی
 اور آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور کوسہ دیتیں
 اور آپ کو اپنی حلقہ غاس میں بٹھائیں۔

مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں وہ اللہ کے
 نزدیک بھی اچھی ہے۔

وَقَدْ وَجَدَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ سَمْعٍ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم من عالم الامت و

دلائل از اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ علی بن برہان الدین صلی سیرت حلبی میں فرماتے ہیں۔

وقد وجد القیام عند ذکر سماع صلی

اللہ علیہ وسلم من عالم الامت و

اور آپ کے ذکر کے وقت قیام کا جو ہوا

ہست کے زیر دست عالم اماموں کے پیشوا

اولیٰ ولم یزل علیہ المواقیة من العلیا
اس قیام میلاد پر عمل کرنا ہم دشمنین خدا
نے ہمیشگی کی۔ (ازخوار السنیہ مصری ص ۱۲۲)

(۱۱) حضرت امام سید جعفر بن حسن پر بھی اپنے مولد میں فرماتے ہیں :
قد استحسن القیام عند ذکر مولده
حضرت کے ذکر میلاد کے وقت قیام مستحسن کیا
الشریف ائمۃ زور وایۃ ورویۃ قطیعی
ان امور کے جو صحیحان روایت درستی
میں تو اس کے لئے خوشخبری ہے جسکی بنیاد ملو
عاریہ من ائمۃ ورمضاء (ازخوار السنیہ مصری ص ۱۲۲)
مقصود تعظیم مصطفیٰ ہے

امام علامہ ابن حجر المولدا بکبر میں فرماتے ہیں :
ان قال تعظیم ذلک فی القیام عند ذکر
اور اسکی تفسیر قیام بوقت ذکر ولادت
والد صلی اللہ علیہ وسلم وایضا
ہے کہ اہل سنت وجماعت کا اس کے
قال اجتمعت الامۃ المحمدیۃ من
سنتن ہونے پر اجماع ہو چکا۔
اہل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام
اذا لکوب الازہر
واللہ اعلم بالصواب (۱۲۳)

رحمہ فی حق اہل سید جعفر بن اسماعیل مدنی نے لکوکب الازہر میں فرمایا۔
قیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین
قیام بوقت ذکر ولادت سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وسلم ایسا امر ہے جس کے
اللہ علیہ وسلم ایسا امر ہے جس کے
مستحب اور مستحسن ہونے میں شک
نہیں۔ اس کے کرنے والے کو پورا پورا ثواب
حاصل ہوگا۔
(ازخوار السنیہ مصری ص ۱۲۲)

حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

یوم کرمہ اندک جماعہ علیہ ارباب حدیث
اس حدیث کی بنا پر تمام علماء نے اجماع
الاسام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف
کیا ہے کہ علماء۔ فضلا۔ صلحا کی تعظیم کے لئے
قیام۔ (ازاشعۃ اللمعات ص ۱۲۶) قیام کیا جائے۔

(۱۱) علامہ سید احمد دھلان اپنی کتاب الدر السنیہ میں فرماتے ہیں :
من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرح
اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں
امیۃ ولادۃ وولادۃ المولود والقیام
سے شب ولادت فرحت و خوشی کرنا۔ اور
من ذکر ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم
بوقت ذکر ولادت کے قیام کرنا ہے۔ اور
والطعام والطعام وغیر ذلک مما یجوز
کھانا کھانا وغیرہ ہے جسکے کرنے کی لوگوں
الناس فخلع من انواع البر فان ذلک
میں عادت جاری ہوگئی تو یہ امور خیر سے
کلہ من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک امر خیر ہے اور یہ سب حضور کی تعظیم
(ازخوار السنیہ مصری ص ۱۲۲) میں سے ہے۔

اب رہا بوقت ذکر ولادت قیام کرنا تو یہ اس بنیاد پر ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذکر پاک کی تعظیم شل ذات پاک کے ہے اور تعظیم ذات سے ایک صورت
قیام بھی ہے جو بوقت قدیم معظم کے بجایا جاتا ہے اور ذکر ولادت حضور کے دنیا
میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔ تو یہ قیام اس ذکر کے ساتھ مناسب ہوا۔ تو اسی
بنیاد پر یہ قیام بوقت ذکر ولادت کیا جاتا ہے۔ اہل سنت ان کے دعویدار نہیں ہیں کہ
اس وقت خود حضور پر نفس نفیس مجلس میں تشریف لائے ہیں اس بنا پر قیام ہوتا جو
نہ کسی ذمہ دار شخص نے تحریر کیا ہے نہ عوام کا یہ خیال ہونا چاہیے اگرچہ کہیں ایسا

جہاں جو اور یہ آپ کی قدرت تعریف سے بے حدی نہیں ہے چہر دلائل قیام میں۔
الحاصل اس مسئلہ قیام میلاد میں اہل سنت کا قول ان آیات واعادہ پرست اور
اہل ائمہ کے موافق ہے اور عقیدہ وہابیہ مساب کے خلاف ہے تو اس کا غلط اور باطل
ہونا اور قول اہل سنت کا صحیح و حق ہونا آقا سے زیادہ ظاہر ہے۔ اس میں اور
مزید تفصیل ہو سکتی تھی مگر اسی کو کافی منظور کیا گیا۔

مسئلہ فاتحہ

عقیدہ کثرت و عبادت میں فاتحہ بوقت حرام اور ناجائز اور مشابہ ہنوس ہے۔
فاتحہ ہر وجہ سے بدعت ہے معہذا مشابہ ہر فعل ہنوس ہے اور تشبہ غیر قوم کیساتھ
ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۱) فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضالہ ہے
نہ کرنا چاہیئے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۱) و آنکہ طعام رویہ و نہادہ چیزے می خوانند
بہ ہم طریق ہنوس ترک چہیں رسوم واجب است (از فتاویٰ امدادیہ ص ۳۲)
نور کا طریقہ ایسی رسوم کا ترک کرنا واجب ہے۔

اہل سنت کے نزدیک فاتحہ جائز و مباح ہے اور اہمیت کا معمول یہ ہے اور
احوال ثواب کی ایک قسم ہے جس پر بکثرت دلائل قائم ہیں۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اور ان کے حق میں دوامائے خیر کرد بیشک
مبارک و عبادان کے دلوں کا چین ہے اور
اللہ مستجاب ہے۔
(سورہ توبہ ص ۲۵)

آیت (۲) اَسْتَغْفِرُكَ يَا مُحَمَّدٌ وَلِلَّهِ
الْبُيُوتَاتِ (سورہ محمد ص ۶)
آیت (۳) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَالْمُؤْمِنِينَ (سورہ توبہ ص ۶)
آیت (۴) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ
(سورہ ابراہیم ص ۶)

آیت (۵) الَّذِينَ يَخْلُقُونَ الْعَرُشَ
وَالَّذِينَ يَسْتَحْيُونَ مُحَمَّدًا وَيُقِيمُونَ
لَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا
وَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ
لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْحَجِيمِ
(سورہ مؤمن ص ۶)

آیت (۶) وَاللَّهُ لَئِنْ شَهِدْتَ
مَعَ يَوْمِهِمْ يَسْتَغْفِرُونَ لِيَوْمَ نَزَلَ
الْآخِرُ
(سورہ شوریہ ص ۲۵)

آیت (۷) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ

اور اے محبوب اپنے ماضی اور عاصم مسلمانی
مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی فرما
اے میرے رب مجھ کو بخش دے اور میرے
کو اور اے جو ایمان کیا تھے میرے گھر میں ہر
اور مسکین مال مردوں اور عورتوں کو۔
اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے
اے میرے رب اور مسکین مالوں کو جس دن
حساب قائم ہوگا۔

وہ جو عرض اٹھاتے ہیں اور جو اسکے گرد میں اپنی
رب کی تعریف کے ساتھ انکی پاکی بولتے ہیں
اور سپر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی
معفرت مانگتے ہیں اے رب ہر چیز کے
علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انھیں بخش دے
جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور
انھیں روزِ فتح کے عذاب سے بچائے۔

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کیا تھے اس کی
پاکی بولتے ہیں۔ اور زمین والوں کے لئے
معافی مانگتے ہیں۔

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں

عَوْنُكَ رَبِّهَا اتَّبَعْنَاهُ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ
 سَعَوْا بِآيَاتِنَا (سورہ محشر ۲۱)
 آیت (۲۸) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
 ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
 (سورہ طہ ۶)

آیت (۲۹) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
 ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
 (سورہ طہ ۶)

دلائل از تفاسیر

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور فرماتے ہیں۔

میں سے غیر اہل بیت، وہی اکل ام
 من اللہ عز وجل لهذا الأمة حیث
 لہ توفیق سے اللہ علیہ وسلم ان
 استغفر لہم وہو السقیم الخیاب
 وقیل ایمن قیل الخطاب لہ والمادید
 الامۃ وعلى هذا الفعل لوجب الأدبۃ
 استغفار الانسان بحجم المومنین
 راعا لم وقازن مہم
 وصادی مہم
 مومنین کیلئے استغفار کرے۔

(۷) تفسیر خازن و تفسیر جمل و تفسیر صادی میں تحت آیت ۷ فرماتے ہیں:
 هذا دعاء للمومنین بالمغفرة والعترة
 قلے لا یرود دعا خلیلہ ابراہیم فقیہ
 شادۃ عظیمة لجبیم المومنین
 بالمغفرة (صادی مہم ۲) (خازن مہم ۲)
 (۸) تفسیر خازن و تفسیر جمل و تفسیر صادی میں تحت آیت ۸ فرماتے ہیں:

یشلون اللہ قلے المغفرة لہم
 (تیسرے ایضاً) اذا دخل المؤمن الجنة
 قال ابن ابی واین ابی واین ذو جنت
 قال انہم لہ یعلموا عملک فیقول ابی
 اور اللہ قلے سے مسلمانوں کیلئے مغفرت
 مانگیں جب مسلمان جنت میں پہنچیں تو کہیں گے
 کہ میرا باپ کہاں پر میری ماں کہاں پر اور
 میری بیوی کہاں ہے تو ان سے کہا جائیگا

لنست اعلیٰ ولہم فیقال ادخلوہم
 الجنة فاذا جتمع باہل فی الجنة ہلنا
 اکل السورۃ ولذاتہ
 (از صاوی ص ۴۲)
 توجہ و جنت میں مع اپنے اپنے اہل کے جمع ہو
 جائیں گے تو اسکی سرست کال ترین ہو جائیگی۔

(۹) تفسیر صاوی میں تحت آیت ۹ فرماتے ہیں:
 اخرج لہما بالرحمة ولونی کل یوم ولیتہ
 ان دولی ما ناب کیلئے دعا رحمت کر کہ
 خمس مرقۃ (تفسیر صادی مہم ۲)
 اگرچہ ہر روز شب میں پانچ بار ہو۔
 (۱۰) تفسیر جمل میں تحت آیت ۱۰ فرماتے ہیں:

قوله (الذین سبقوا بالایمان) ای
 بالہوت علیہ فینبی بکل واحد من
 القائلین لہل الفعل ان یقصد بہن
 کہنے والے کیلئے فالقہ کہ اس سے پہلے جو
 سبقہ من انتقل قبلہ من زمند الی
 عمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تک گزر چکے
 فیلخل جمیع من تغتہ من
 مسلمانوں کو دعا میں داخل کرے۔ مذ کہ
 المسلمین (الخصوص المهاجرین
 خاص مہاجرین و انصار کو۔

والانحصار
 (۱۱) تفسیر دارک میں تحت آیت ۱۱ فرماتے ہیں:
 الحقنا بہم درمہ تقسیم اسی تلمیخ الاولاد
 ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی یعنی اولاد

بما تهم واعمالهم ورجا الایام وان
 مصرات اعمال الذریعة من اعمال
 الایام (تفسیر مد لک صفحہ ۱۲۶ ج ۲)
 (۱۰) تفسیر عبادی میں تحت آیت ۹ فرماتے ہیں :

والجنة ان المؤمن اذ كان عمله اكثر
 الحق بل من دونه في العمل بئرا كان
 او ابا وليت بالذرية من النسب
 الذرية بالسبب وهو المحبة فان
 حصل مع المحبة تعليم علم او عمل كان
 احسن بالحق كالسلامة فانهم
 المحقون بالشيء خضر واشياخ الاشياخ
 المحقون بالاشياخ ان كانوا ودهم
 في العمل والاصل في ذلك قوله صلى
 الله اذ دخل اهل الجنة الجنة سال
 احد هم عن ابويه وعن زوجته
 وقال فيقال انهم لم يردوا كواها
 اذ كنت فيقول يارب اني عملت
 في اولهم فعمروا بالحق ادهم به
 (تفسیر عبادی ص ۱۲۶ ج ۲)

ساتھ لائق ہو کر حکم کر دیا جائے گا دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابن عباس قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لميت
 في قبوره الانسب الغريق المتغوث
 ينظر راحة من اب وامر او اخر او ولد
 او صديق ثقة فاذا الحقت كان صاحب
 اليه من الدنيا وما فيها ولان الله
 تعالى ايدى دخل على اهل القبور من
 دعاء اهل الارض امثال الجبال وان
 هدية الاحياء الى الموات الاستغفار
 لهم
 (رواه البيهقي (مشکوٰۃ ص ۲۰۹)

حدیث (۲) عن سعد بن عبادہ قال
 يا رسول الله ان ام سعد ماتت فاي
 الصدقة افضل قال المدام وخمير بوا
 قال هذا لام سعد
 (رواه ابو داود والنسائي (مشکوٰۃ ص ۲۰۹)

حدیث (۳) عن عائشة رضي الله عنها
 عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لميت
 في قبوره الانسب الغريق المتغوث
 ينظر راحة من اب وامر او اخر او ولد
 او صديق ثقة فاذا الحقت كان صاحب
 اليه من الدنيا وما فيها ولان الله
 تعالى ايدى دخل على اهل القبور من
 دعاء اهل الارض امثال الجبال وان
 هدية الاحياء الى الموات الاستغفار
 لهم
 (رواه البيهقي (مشکوٰۃ ص ۲۰۹)

عن ابي عبد الله عليه السلام ان
انما كانت لنفسها وانما كانت
تساقط فقل لها اجرات تصدقات
وما قال نعم. رواه البخاري
المسلم از شكاوة شريف ۱۵۴

حدیث (۳۴) عن ابی حمزہ اذ اعلمت
الامانة القطع عند الامن ثلث امة
سارية اذ علم يتفق به او ولد صالح
معه له. رواه البخاري ولسلم والوداود
الازعاج صغير ۲۹ ۱۶۰

حدیث (۵) عن انس بن ابی صلف
الله عليه وسلم اعني من مودة بن علي
صروها بآل نونها وتخو من قورعالا
الوفع عليه ما يحسن عنها باستغفار الموبنا
الاول اشرح الصدور ۳۰

حدیث (۴) عن عهدة بن عامر قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
العلاقة تطلع عن اهلها احل القبور

(الازعاج صغير ۲۹)

حدیث (۷) عن ابن عمر قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذ اصدق
احداكم بعد امة فلو عا فليجعلها عن
البوينة فيكون لهما اجرها ولا يتفق
من اجره شيئا (طرائف الزمخجيري ۹۵)

حدیث (۸) عن انس سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ما
من اهل هيت يموت منهم ميت
فليصدقون عنه بعد موت الاحدا

الاحد جابر بن عبد الله بن
عليه شغير القبور فيقول يا صاحب القبور
العميق هل اهديك اهدا اليك
اهلك فاقبلها فتدخل عليه فيفزع
بها ويستبشر ويحزن جيلوا الله الذي
لا يهدى اليهم شيئا (رواه الطبراني)

از شرح الصدور از مخيم پهباري ۹۵
حدیث (۹) عن انس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال يا رسول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احب
کوئی نفعی صدقہ کرنا ہے تو اپنے مال باپ کی
لار سے دے کر وہ ان کے لئے اجر ہو گا اور
انکے اجر سے کچھ کم ہو گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا جس قوم کا آدمی مر جائے
اور وہ اسکی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبرئیل

اسکو نور کے طبق میں پھیر لیکر قبر کے کنارے
پر پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر والے
یہ ہم پر ہر جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے
تو وہ متوجہ ہو جائے ہے پھر وہ اسپر داخل ہوتا
ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور شادیت

داخل کرتا ہے اور اسکے پڑوسی وہ دیکھتے ہوئے
ہیں جنکی طرف کوئی چیز نہ دے دی گئی۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ شیک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

ان اللہ عزوجل قد غفر لاهل المقابر
 الناجات بعد موت من البعد وهو
 قال ولما لك بن دينا هذه هدية
 الحسين الى اخواتهم من اهل
 القبر قلت بالذي انطلق الا اخبرني
 ما هو قال رجل من المؤمنين قام
 في هذه الليلة فاسبغ الوضوء وصلى
 ركعتين وقرا فيهما فاتحة الكتاب
 واليها اهل الكافرون وقل هو الله
 احد وقال اللهم اني قد ذهبت
 الى اهل المقابر من المؤمنين
 والى اهل النار والى النور والجنة
 والسرور في المشرق والمغرب قال
 الله فلي ازل اقربوهما في كل ليلة
 حمدة فرائد النبي صلى الله عليه وسلم
 في دعائهم يقول يا ابا عبد الله بن دينا
 ما غفر الله لك بعد والنبي الذي
 اسديته الى ابي ابي ولت ثواب ذلك
 ثم قال لي وبي الله لك بيتا في الجنة

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل قبور کی
 مغفرت کر دی تو دیکھ ایک ہاتھ لگا دیتا ہے کہ
 لے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کو اپنے بھائیوں
 کی طرف بھیجے کہ میں نے کہا تھا جس نعت کی
 قسم جس نے تجھے گویائی دی مجھ کو نہیں
 خبردار کرتا کہ اگلی کیا حقیقت ہو تو اس نے کہا
 کہ ایک مرد میں اس رات کھڑا ہوا اور اس
 نے کمال وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور
 انیس سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون اور اخلاص
 پڑھی اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں نے انکا
 ثواب مومنین اہل قبرستان کے لئے بھیج دیا تو
 اللہ نے پھر یہ نذر و نصیاریہ وسعت و سرور
 مشرق و مغرب میں داخل کیا حضرت مالک
 بن دینار نے کہا کہ میں اس شب مبعوث ہوا
 دو رکعت اسپر طرح پڑھتا رہا تو میں نے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھے فرماتے
 ہیں لے مالک بن دینار اللہ تیری مغفرت
 کرے بہتدار اس نذر کے جو تو نے میری امت
 کی طرف بھیج دیا اور تجھے اسکا ثواب ملے اور

فی تصویر قال لہا الشیخ قلت ما المیض
 قال انظر علی اهل الجنة
 از شرح الصدور ص ۱۲۳

مذکور ہے لئے جنت میں ایک گھر بنا ہے جسکو
 جنت کہا جائے گی میں نے عرض کیا کہ میض
 کیا ہے

الاجل ان دس آیات اور میں امانیت سے یہ ثابت ہو گیا کہ ایک نا ابر عمل دگر
 کو پہنچتا ہے تو میت کیلئے استغفار اور دعا اور ایصال ثواب بیکار نہیں بلکہ مانع ہے
 اور میت اس کا محتاج ہے اور وہ اس سے سرور و خوش ہو گئے اور عروہ و اجاب
 پر میت کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے لئے حتی الامکان استغفار اور دعا و صدقات
 کریں اور اسکی امداد کریں۔

دلائل از اقوال سلف و خلف و کتب کلام و فقہ

شرح فقہ اکبر میں ہے عند اهل السنة
 ان من ان یجعل ثوابه عند یغفر
 صلوٰۃ او صوما او حج او صدقۃ او غیرھا
 از شرح فقہ اکبر ص ۱۱۱

اہل سنت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا
 ثواب اپنے عزیز کو پہنچا سکتا ہے نماز یا روزہ
 یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے سوا ہو۔

(۱۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں :

انہ کانت یقیم بکشتین احدیہما عن
 الشی علی اللہ علیہ وسلم والاخر
 عن نفسه فقیل لہ فقال امرنی بہ
 یعنی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
 رداء التردی ص ۱۲۳

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو بکریاں ذبح کرتے
 اور قرآنی کیا کرتے تھے ایک نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی جانب اور ایک اپنی طرف تو ان سے
 دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے اسکا حضور نے
 حکم دیا ہے۔

۱۲۱ حضرات حسین کریمین کا فعل منقول ہے :

۱۲۱) ابی جعفران بحسن و بحسین رضی
حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
عنہما کانایضا عن علی رضی
حضرات حسین کریمین رضی اللہ عنہما حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کی وفات
کے بعد غلام آزاد کرتے تھے۔
(از شرح الصدور ص ۱۲۹)

۱۲۲) عن سفیان قال کان یقال
حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی وہ
الاصوات اخرج الی الداعین الاحیاء
فرماتے تھے کہ مردوں کو دعا کی حاجت
الطعام والشراب
زندوں کو کھانے پینے کی حاجت سے
(از شرح الصدور ص ۱۳۰)

۱۲۳) وقد نقل غیر واحد الاخبار
بہت سے لوگوں سے منقول ہے کہ اس پر اجماع
ان الدعاء ینفع المیت
ہرگز بیشک دعائیت کو نفع دیتی ہے۔
(از شرح الصدور ص ۱۳۱)

۱۲۴) عن بعض سلف قال رأیت الخالی
بعض سلف سے مروی ہے کہ میں نے اپنے صحابی
فی اللہ بعد موتہ فقلت ایصل
کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا
الرحیم دعاه الاحیاء قال ای وادعاه
کہ کیا تمہاری طرف زندوں کی دعا پہنچتی ہے
الرحیم مقل النور ثم تلبسہ
اسے کہا کہ ہاں خدا کی قسم تو کی طرح چمکتا ہوا
(از شرح الصدور ص ۱۳۲)

۱۲۵) عن احمد بن حنبل قال داخعتہ
حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی
الغیر فاقوہ ایضا تحتہ الکتاب المعوقہ
فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ

۱۲۶) قل هو اللہ احد واجعلوا ذلک
ذکر اور اللہ کا ثواب قبرستان
لاہل المقابر فادعہ یصل الیہم
کہ بیشک وہ انہیں پہنچا سکتے ہے۔
(از شرح الصدور ص ۱۳۳)

۱۲۷) ان الانسان لئلا یجعل ثواب
بیشک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو
عملہ لغيرہ صلوة او صوما او صدقة
اہل سنت و جماعت کے نزدیک پہنچا سکتا ہے
او غیرہا عند اهل السنۃ والجماعۃ
اس وہ عمل نماز یا روزہ یا صدقہ یا ان
(از تہذیب مجتبیٰ ص ۲۷۹)

۱۲۸) مرآۃ العقول میں مسلمان زمینی سے ناقل ہیں :

۱۲۹) فلا انسان ان یجعل ثواب عملہ لغيرہ
مسلک انسان کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز یا روزہ یا
عند اهل السنۃ والجماعۃ صلوة
سکون او صوما او حجا او صدقة او
سکون او صوما او حجا او صدقة او
قرآنہ لقراۃ اولاد کبار او غیر ذلک
پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے سوا اور کوئی۔
من الواعی البر ویصل ذلک الی
نیک عمل ہوں تو یہ میت کو پہنچے گا اور
المیت و ینفعہ (از لمحاوی ص ۳۷۳)

۱۳۰) در مختار میں ہے : انزل ان کل من
قادر یہ ہو کہ جو اپنے ان کا صدقہ کہے تو اس
اتی بعد اذ مالہ جعل ثوابہا لغيرہ
کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے اگرچہ اس
وان لواحہ عند الفعل بالنفس لظاہر
کے کہتے وقت اپنے لئے نیت کی ہو کہ اسکی
الادلة (از شامی ص ۲۳۳ ج ۲)

۱۳۱) تہذیب میں ہے : عن حماد بن
جس نے میری طرف سے حج کیا بغیر اسکے مکہ

عس (شعبان) وجعل ثوابه لافضل کے اور اس کا ثواب اس کے لئے کیا تو اس
 کتاب الی ذخیرۃ الخیر (ص ۱۹۷) غیر کو یہ ثواب پہنچے گا۔

۱۰۰۔ امام ربی علی مرتضیٰ علیہ السلام میں ہے :
 ان من ان یجعل ثوابه لافضل انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عمل کا
 ثواب اپنے غیر کو پہنچائے اہل سنت و جماعت کے نزدیک وہ غیر زندہ ہو یا مردہ بغیر
 حصول لرحیم او میاں وغیرہ بتغیر کے (مخطوطی ص ۳۹) جسے کہاجیسے کچھ کہہ کر۔

۱۰۱۔ عقائد کی مشہور کتاب شامی رحمہ اللہ میں ہے :

۱۔ عاۃ الاحیاء والاموات وصل قہم مردوں کیلئے زندوں کی دعا اور صدقہ کرنے
 میں ان کو نفع ہے۔

۲۔ لفع لہم اجر ای الاموات (ص ۲۳)

۳۔ یہی شرح کفر اللہ قائل میں ہے :

ان الاشیاء ان یجعل ثوابہ لافضل بیشک آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو

صلوۃ یا ن او صوما یا سجا وصل قدہ جمع سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ ہو سچ

اور قائل القرآن او ذکر غیر ذلک میں ہو یا صدقہ یا نماز یا قرآن ہو یا کوئی اور

عمل یا ن یا ن یا ن فیصل کل ثواب الی ذکر ہو یا بیگیوں سے کوئی نیکی ہو مردہ کے

لئے اس کو نفع دیکھنا اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہے۔

۱۰۲۔ (عینی ص ۱۲)

۱۰۳۔ عقائد کی مشہور کتاب تہذیب الایمان میں ہے :

وفی عاۃ الاحیاء والاموات وصل قہم مردوں کے لئے زندوں کے دعا کرنے

عنہم نفع لہم۔ در نماز یا زندگان مر اور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے

مردہ یا ما وصلہ دلائل برہیت ثواب ایشان اور بہت بڑا نفع ہے۔ اس کے لئے

نافع عظیم است مر مردہ یا ما و اعدادیت و حدیثیں بہت سی وارد ہیں۔ خود

آثار دریں باب بسیار است و نماز جنازہ نماز جنازہ بھی تو دعا ہی ہے۔

نیز ازیں باب است۔ (از تہذیب الایمان ص ۱۷۵)

(۱۲) مائین کے استاد اعلیٰ حضرت شاء عبد العزیز صاحب محدث دہلوی گنہگار و فاسق

کیلئے فاتحہ کو لازم ٹھہراتے ہیں۔ تفسیر عزیزی میں ہے :

بعد از مردن او فاسق را باین مردے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے

مسلمان غسل باید داد یا استغفار و فاتحہ طریقے پر غسل دینا اور استغفار اور فاتحہ

و درود و صدقات و خیرات لازم باید شمر و درود اور صدقات و خیرات اس کے لئے

لازم تصور کریں۔ (از تفسیر عزیزی ص ۱۸۲)

(۱۴) سرد المختار شامی میں فرماتے ہیں :

الافضل من یتصدق بفلان بنوی جو صدقہ نفل دے تو اس کے لئے افضل یہ ہے

لجميع المومنین والمومنات لانہما افضل کو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی نیت

الیہم ولا ینقص منہ (بخاری شریف) کنافی کرے کہ وہ انھیں پہنچے گا اور اس کے اجر سے

تماسر حاجبہ وال محیط۔ (ص ۳۶۰) کچھ کم نہ ہوگا اس طرح تارخانہ اور محیط میں

(۱۵) زندہ گامہ میں ہے : اجتمعوا علیہ ان علما نے اس پر جماع کیا ہے کہ استغفار اور

الاستغفار والذماء والصلوۃ والحدیج دعا اور صدقہ اور حج اور آزار و گناہیت

مسئلہ سوم

اے وہابیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسوم بدعت و مکروہ ہے مثلاً یہ ہنود
سے ملکہ کفر تک ہے۔

سوم و دہم و چہلم وغیرہ ہمدیات مانو و از کفار ہنود مست (از فائدہ ای ادا ہے
۱۶) سویم دہم و چہلم جملہ رسوم ہنود کی ہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۷) ۱۶
سبحانہ عزیز و اقرب و غیر ہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع
کر روز و نیت میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے ہذا
۱۶) رشیدیہ ص ۱۳۷) اور تلوۃ الایمان و تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں
شمار کیا ہے۔

احسنیت کے نزدیک ہم جائز و مباح اور امر خیر ہے۔ اور ایصال ثواب کے
تمام میں داخل ہے جو مستحسن ہے۔ دناک اس کے یہ ہیں ۱

دلائل از آیات

آیت (۱) قرأوا حضر الفہم اولو
عربی و الشیعی و المذنبین فلا توفہم
سکین آجائیں تو اس میں سے انھیں بھی کچھ
دراور انھیں بھی بات کہو۔

(از لہ روایت ۱۶)

تیسرے مذاک میں تحت آیت فرماتے ہیں ۱

واذحضر الفہم ای قسمۃ السلوات
اور جب ترکہ کی تقسیم کے وقت وہ رشتہ دار

و اولو العربی انھیں ان لوگ (والایمانی و المذنبین) جو وارث نہ ہوں اور انھیں یتیم و مسکین
من الاعداء (فلا توفہم) فلا توفہم (اعداء) آجائیں تو انھیں کچھ دواؤں ترکہ سے
ماترک اولوں ات دلاؤ و توفہم و ہو اور یہ امر مستحباً ہی ہے۔ جو باقی ہے مندرج
امر نہ بد و ہو باقی لغوی نسخہ نہیں ہوا۔ (از عالمک مکتبہ ۱۶)

یہ مسئلہ فقہ میں موجود ہے کہ تعزیت کے لئے تین دن ہیں اور تیسرا دن تعزیت
کا آخری دن ہے تو میت کا ترکہ اسی دن تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور وہ رسوم کی تخصیص
اس بنا پر بھی تھی کہ اعزہ اقرباء و دربارہ مقاموں پر پہنچتے ہیں تو روز سوم تک خبر موت
سنا کر آجاتے ہیں۔ تو روز سوم کا تقسیم کے لئے مقرر کرنا اس بنا پر بھی مناسب ہوا۔ تو
وقت تقسیم داروں کو تو ان کا شرعی حصہ ملے گا اور جو اعزہ ہیں وارث نہ ہوں۔ یا
ایسی یتیم و مسکین ہوں یہ آیت انھیں مال متروکہ میں سے کچھ دینے کا حکم کرتی ہے
اور یہی امر ہے کہ جب ان سب کا اجتماع ہوگا تو ان میں افضل ذکر قرآن کو ہم کی تلاوت
و کلمہ طیبہ کا و روز اور میت کے لئے وعاد استغفار اور صدقات و ایصال ثواب کرنا
حق میت ہے جو ان کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام انصار قبر پر جمع ہو کر
قرآن مجید اپنے میت کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی نے اس کی روایت کی۔
الحدود الخلال فی الجہاد عن الشیعی قال غلال نے روایت شعی تحریج حدیث کی اور کہا
کانت الانصار اذا مات لہا میت کہ انصار میں جب کوئی فوت ہو جاتا تو وہ
اختلفوا لی قبرہ یقرؤن لہ القرآن وک جمع ہو کر اسکی قبر کی طرف پہنچتے اور اس
(از مشرح الصدور ص ۱۳) کے لئے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔
پھر ہر زمانہ میں مسلمان اپنے میت کے لئے ایسا اجتماع کرتے سب تو اس پر اجماع

ہو گیا چنانچہ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں :

المسلمین بماذا لو انی کل عصر یحییون
یہ شک مسلمان ہمیشہ سے ہر زمانہ میں جمع ہوتے
اجودون موتاہم من غیر فیکون
ہیں اور اپنے اموات کے لئے بلا انکار قرآن
الک اجماعاً (از شرح الصدور ص ۱۲)

اگرچہ پر امت کا اجماع ہو گیا اسکو بدعت کہنا کس قدر جہالت اور دلیری ہے
الغیر کے استاد اہل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے خاندان میں سووم ہوتا تھا
الطوائف میں ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا سووم ہوا اور ایسا زبردست ہوا

در سووم کثرت اجماع مردم کل قدر
تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر ہجوم تھا
کہ کہ بیرون از حساب است ہشتاد
کہ حساب سے باہر ہے کیا کسی ختم کلام اللہ
تو شمار میں آئے اور اس سے زیادہ ہی ہوئے
ہوئے اور کلمہ شریف کی تو کوئی شمار ہی نہیں

الموقوفات عزیزی ص ۱۲

اب اسنگو بی صاحب اور صاحب اکابر و اصاغرو باہر دیکھیں کہ اس میں دن کا
تین بھی ہے۔ اجماع بھی ایسا ہے کہ شمار سے باہر ہے اور قرآن خوانی بھی ایسی ہے کہ
ایسی تو شمار میں آئے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھا گیا اور وہ بھی لاکھ یا سو لاکھ نہیں بلکہ
سہار دیکھ حساب ہے۔ قرآن کی قرات تو ایسی نہیں جس کے لئے دلائل کی حاجت
ہو لیکن پھر بھی ایک حدیث پیش کی کہ درج ہے۔

حدیث ۱۲۰۱ عن ابن مندہ عن عبد بن
المنہل عن حضرت عمر بن مرمہ سے تحریر کی
سواء قال اذ دخل الانسان قبره فجی

ملك من شاله فجی القرآن فیمنعه

یعنی قول مالی ولک فواللہ ما کان یصل
پھر قرآن مجید آتا ہے اور اسکو منع کرتا ہے
بلکہ فیقول اولیس کنت فی جودہ فلا
اور کہتا ہے کہ مجھے اور تجھے کیلئے کیا میں
بزال حتی یجی صاحبہ۔

(از شرح الصدور ص ۱۲)

حدیث ۱۲۰۲ عن ابی امامۃ البہلی قال قولا
حضرت ابو امامہ باہی رضی اللہ عنہ سے مروی
القرآن فادۃ یا فی یوم القیمۃ شفیعا
کہا قرآن پڑھا کرو کہ وہ اپنے پڑھنے والوں
لاصحابہ کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

اب کلمہ طیبہ کے متعلق بھی چند اہل پیش کردوں۔

حدیث ۱۲۰۳ عن ابی ہریرۃ قال سمی صلی
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
اللہ علیہ وسلم اکثر ما من شہادۃ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ شہادت
ان لا الہ الا اللہ قبل ان یحالی بینکم
کثرت پڑھا کرو پہلے اس سے کہ تمہارے اور
دینہا و لغتہا موتا کما ردواہ ابو علی
اسکے درمیان جدا ہو جائیگا جو ماورائے مردود کو
وابن عدی از جامع صغیر ص ۱۱۰

حدیث ۱۲۰۴ عن انس قال انہی صلی اللہ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی
علیہ وسلم اکثر ما من شہادۃ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہانہ میں کلمہ
لا الہ الا اللہ ردواہ الدہلی فی سند

الفرود ص ۱۱۰ (از جامع صغیر ص ۱۱۰)

حدیث ۱۲۰۵ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

قَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْبِرْنِي
 حَبِيبُ اللهِ اِنَّ لَآلِہِ الْاَقْبَامِ اَسْمَیَ الْمَسْلُومِ
 عِنْدَ مَوْتِهِ وَفِي قَبْرِهِ وَحُورٌ یَخْرُجُ
 مِنْ قَبْرِهِ (از شرح الصدور در معری عشق)
 حدیث ۴۲. قَالَ ابْنُ مَسْلُومٍ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ قَالِکَ الْاَلَاءُ الْاَلَاءُ سَبْعُونَ اَلْفَ
 سُوْرَةُ غُفْرَةِ (از شرح شفا علی قادری ص ۳۹)

بالجملہ ان امارت سے ثابت ہو گیا کہ ثواب کھر طیبہ میت کے لئے باعث امن
 اور سبب مغفرت ہے تو قرآن کریم اور کھر طیبہ ہی سوم میں پڑھا جاتا ہے اسی کو
 اور ہی سوم اور تیج کہتے ہیں اور یہ ایسے سبب مغفرت ہیں کہ حضرت علامہ علی قادری
 ذیلک واقع نقل فرمایا ہے۔ اسی شرح شفا میں ہے :

عَنْ عَنِ الْعَارِضِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الدَّيْنَانِ
 اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيًّا قَالَ يَغْنَى عَنْ
 الْاَبْنَى عَلَى اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْعُو
 مِنْ قَالِ الْاَلَاءُ الْاَلَاءُ سَبْعُونَ اَلْفَ
 حُرَّةً مُطَهَّرَةً وَكَثْرَتُ ذِكْرِ هَذِهِ الْعِدَّةِ
 وَمَا عِشَّةً اَوْ حَتَّى اجْتَمَعَتْ فِي
 مَنَافِقِهِ مَعَ شِدَادٍ مُشْتَهَرٍ بِالْكَاشِفَةِ
 لِكُلِّ اَنْتَاءٍ اَحْصَاهُ مَالُ الْعَالَمِ

حَالَهُ فَقَالَ اَدْرِي اَمِي وَابِي هَذِهِ بَابُ فَتَحَتْ
 فِي خُصْمِي وَهَبْتَ تَوَادُّهُ بِتَقْدِيرِ الْجَلِيلِ
 لَمِيتَ هَذَا الرَّجُلُ الْجَمِيلِ فَخُذْ فَتَحَتْ
 فَقَالَ اِنْ تَقَعُ عَنْهُمَا الْعَذَابُ فَعَرَفْتَ
 صِحَّةَ الْحَدِيثِ بِكَشْفِهِ وَصِحَّةَ كُشْفِهِ
 بِثَبُوتِ الْحَدِيثِ

(از شرح شفا معری علی قادری ص ۳۹ ج ۱)
 خود مختار فیض کے استاد اعلیٰ مولوی قاسم ہانوی نے بھی تذکرہ الناس میں ایسا ہی
 لیکر واقعہ یوں نقل کیا ہے :

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کسی مرید کا نام نکا کہے بغیر ہو گیا۔ آپ
 نے سبب پوچھا تو برہنہ کر کے شہدہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دروغ میں
 دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کھر پڑھا تھا یوں سمجھ
 کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کھر کے ثواب پر مدد مغفرت ہے۔ اپنے جی
 ہی میں اس مرید کی ماں کو بخشید اور اس کو اطلاع دی مگر بخشے ہی کیا
 دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے
 عرض کیا کہ اب اپنی دادہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر فرمایا
 کہ اس جوان کے دکا شہد کی صحت تو مجھ کو حدیث معلوم سے معلوم ہوئی۔ اور
 حدیث کی تصحیح جو اس کے مرکا شہد سے ہو گئی۔ (از تذکرہ الناس ص ۱۳)

ان واقعات سے ثابت ہو گیا کہ کھر طیبہ کے ثواب سے میت کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ثواب

انہیں کا موسم کو منع کرنا یا روکنا گویا میت کے ساتھ عداوت ہے۔ اسی میں یہ دلائل مسلک اہل سنت کی تائید کرتے ہیں۔ اور دایمہ کا عقیدہ ان دلائل کے خلاف ہے تو حق دلائل کا فیصلہ ہو گیا۔ اور مسلک اہل سنت کی صحت و حقانیت اور عقیدہ دایمہ کی غلطی اور بطلان آفتاب کی طرح روشن ہو گیا۔

مسئلہ عرس

عقیدہ کا وہابیہ

طریقہ سنیہ عرس کا طریقہ سنت کی خلاف ورزی ہے لہذا بدعت ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳)۔
الحوادث کسی عرس و ولولہ میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعس و ولولہ درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳)۔

اھلسنت کے نزدیک عرس جائز و مباح ہے اور عیارات و اموات کے لئے فائدہ مند ہے اور انکی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) و سئلہ علیہ یوم ولدہ ویوم موتہ ویوم یبعث حیاً۔ اور سوائی ہے بھئی پر جس دن پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (سورہ مريم، پلہ ۲۱)

آیت (۲) و سئلہ علیہ یوم ولدت و یوم اموت و یوم البعث حیاً۔ چنانچہ ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (سورہ مريم، پلہ ۲۱)

ان آیات میں بوقت وفات کو سوائی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وفات کی سوائی حضرات انبیاء و اولیاء کی امت کے اور بعد موت کے وقت یہ ایسا بخار ہے تو اسی یوم وفات کی یادگار کا نام عرس ہے۔ تو عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہوئی اسی طرح حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) ان ابنی علی اللہ علیہ وسلم بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہدا سے امد کان یا قی قبروں میں ہر سال کے کئی بار تشریف لایا۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)۔

حدیث (۲) کان ابنی علی اللہ علیہ وسلم یخبر عن الشہداء ما یحدث فی کل حول و اذا بلغ الشعب من فجع صوته فیقول سلام علیکم بما عبوتہم فنعہم عقبہ الداس شہد ابو بکر رضی اللہ عنہ کل حول یفعل مثل ذلک ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان قیام کا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہر سال اسی طرح کرتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عمار بن قیس رضی اللہ عنہم۔ (رواہ ابی یحییٰ از شرح الصدور ص ۱۱۳)

ان احادیث میں یہ توصیف موجود ہے کہ حضور ہر سال امد میں تشریف لاتے اور قبر شہداء کی زیارت فرماتے اور سال سے مراد ان کا وہی جنگ امد کا واقعہ

یعنی جو کچھ جنگ اور کاموں میں دن یعنی شہداء کا یوم وفات و شہادت آتا اس میں
 شریعت نے تو یوم وفات پر زیارت کے لئے مزار پر حاضر ہونے اور ایصال ثواب کرنے
 کے کسب ثواب کا حکم دیا ہے تو گویا عرس کی اصل فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
 اس کے مقتدی راشدین سے ثابت ہوئی۔ لہذا یہ دیوبند کے عقائد ۱۲ میں بھی مندرجہ
 ہے کہ سالانہ حاجتوں کو مستحب قرار دیا۔ تو عرس کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہوئی
 اور مفتی شاری علیہ السلام وصفت خلفائے راشدین ثابت ہوا۔

دلائل از اقوال سلف و خلف

عرس کی اصل تو تاریخ علیہ السلام و فعل خلفائے راشدین سے ثابت ہو چکی لیکن
 متاخرین نے اپنے زمانے میں اس پر اعتراض کر دیا تو اسی وجہ سے یہ متاخرین کی طرف
 مستحب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ متقی دینی مبدعین محدث دہلوی نے اپنی کتاب
 اثبات من السنہ میں فرمایا :

۱۔ ذکر بعض المتأخرین من علماء المذہب
 ان الیوم الفی وصلوا الی جانب الجنۃ
 وخطوا للقدس ایضاً من الجنۃ
 والبرکۃ والنورانیۃ الکرۃ او فومن
 سائر الانیاء (پھر بعد طرک کے دروازوں اور ان
 ہومن جہنم کے متاخرین سے قرار پایا۔

(اثبات من السنہ ص ۱۶۴)

۲۔ یاقین کے استاد اہل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اشاعرہ میں فرماتے ہیں

حضرت امیر و ذہب علیہ السلام اور تمام امت
 بر مثال پیران و مرشدان میں پرستند و مومن
 تکیوینہ رابایشان وابستہ می دانند و فاتح
 دور و وحدت ذات و عقد و نیاز و منت بنام
 ایشان رائج و محمول گردیدہ چنانچہ باجمیع
 اولیاء اللہ میں معاملہ امت و نام شیخین
 را در میں مقدمات کسی بر زبان نمی آرد و
 فاتحہ و درود و نذر و منت و عرس و مجلس
 کے شریک نمی کنند۔
 (از تحفہ اشاعرہ ص ۲۸۵)

(۳) مخالفین کے مسلم پیشوا امام مولوی اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں لکھتے ہیں۔
 پس در جوابی اینقدر امر از امور بد و
 فاجہ و اعراض و نیاز اموات شکر
 کی خوبی میں شک و شبہ نہیں ہے
 (از صراطِ مستقیم ص ۵۵)

(۴) خود مخالفین کے مسلم فقیہ دیوبند میں ہے۔
 "کوئی شخص کسی کے مزار پر یاقین تا سرخ و بلا اہتمام فاس کے اگر ہمیشہ سالانہ بھی
 بلا کرتے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے (از فتاویٰ دیوبند ص ۱۶۷)

امام اہل عرس کے جائز بلکہ مستحب و محسن ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں۔ جن
 سے اہل سنت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اور مخالفین کے پیشواؤں نے بھی

کے جو ازواج و اصحاب و اہل بیت و اولاد ہوں تو وہ ہم پر کما حقہ واجب ہوگا۔ اگر نہ ہو تو بدعت کہنا غلط و باطل قرار پایا۔

مسئلہ گیارہویں شریف

یہ کوئی نئی چیز نہیں جس پر دلائل پیش کئے جائیں جو دلائل عرس کے ہیں وہی دلائل گیارہویں کے ہیں کہ نامہ کے بدلے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ بلکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا نام گیارہویں شریف صرف عوام میں مشہور ہو گیا ہے۔ اس کی اصل اس طرح ہے کہ حضرت محقق شیخ عبدالرحمن دہلوی نے اثبات من السنہ میں تحریر فرمایا۔

قلت فیہذا الروایۃ یکون عرس قاسم
ربیع الآخر و ہذا احوال من ادراکنا
علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف
الکامل الشیخ عبد الوہاب القادر
المنکی فانہ قد اسس سواک ان یحافظ
فی یوم عرسہ ہذا ان ینام
اعتمادا علی ہذا الروایۃ و علی ما راہی
من شیخہ علی المتقن و من حدیثہ
من المثنی و قد اشتهر فی و ما راہنا
ہذا الیوم الحدادی عشر و ہذا

عند مشائخنا من اعلیٰ الہدایت
الاولادہ و انما ثبت من السنۃ

اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور غوث اعظم کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ ۱۱ رجب المرجب ۷۸۱ھ و بعض فرماتے ہیں کہ ۱۱ رجب المرجب ۷۸۲ھ۔ اس کو
تایید بھی ضروری نہیں تو پھر اس میں مخالفت کو بھی انکار نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ماضی کے مسلم پیشوا مولوی رشید احمد کے فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔
ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں تو شہ کرنا درست ہے اور وقت اسے رشیدیہ مسئلہ ج ۱)

تو حسب گیارہویں شریف کو امام ابوہامیر درست لکھ رہے ہیں تو پھر اس پر کسی
دہائی کو اعتراض کا کوئی حق باقی نہیں رہا۔

لہذا مسلک اہلسنت کی تائید کتابوں سے کیا خود مخالفین کے پیشواؤں سے
ثابت ہو گئی۔ فی الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ

خاتمہ الكتاب

ان مسائل مختلفہ فیہا پر ہم نے اسلام کے ہر مسئلہ
قرآن و حدیث اور اجماع و اقوال سلف و خلف سے

کافی دلائل پیش کر دیے جو ایک منصف مزاج و طالب تحقیق کے لئے بہت کافی ہیں۔
اگرچہ شرعاً مدعی جواز و باہوت کے لئے دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ دلائل
کا پیش کرنا جو دم جواز یا مکروہ و حرام کا مدعی ہو پھر ہوتا ہو فقہ کی مشہور کتاب دالمختار

شامی میں ہے۔

لَيْسَ لِاحْتِيَاظِي بِالْعَقْلِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
بِأَشْرَافِ الْحُكْمَةِ أَوْ الْعِلْمِ الَّذِي لَا
يَدْرِيهِمْ مَنْ دَلَّ عَلَى تَعْقُلِهَا الْإِنْسَانُ
الْفَقِيهِ الْأَصْلُ (دشامی معری ص ۳۴)
جو اصل ہے اسکے قول میں اعتبار ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ دلیل کا مطالبہ اس پر ہے جو کسی چیز کو مکروہ یا
حرام کہے اور جو جائز یا مباح کہتا ہے اس پر دلیل کا مطالبہ نہیں کہ اصل ہشیار میں
یہ ثابت ہے تو ان مسائل مختلفہ میں ما کو دبا یہ ناجائز و حرام کہتے ہیں جیسا کہ ان
کے فتاویٰ کی کتابا سے ثابت ہو گیا۔ تو دلائل اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا
واجب پر لازم ہے لیکن وہ اپنا بار اس طرح ادا دیتے ہیں کہ ہمارے علوم اہل سنت سے
مطابق کرتے ہیں اور یہ پناہ اقولی سے دلیل کا پیش کرنا اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ باوجودیکہ
ہمارے لئے یہی نزدیک و دور ہے کہ جب دبا یہ اپنے دعوے حرمت و عدم جواز پر کوئی
دلیل پیش نہ کر سکے تو ان کا دلیل پیش نہ کرنا اسکے جواز و مباح ہونے کی دلیل ہے۔ کہ

جو کسی کی حرمت یا حرمت اصل سے ثابت نہ ہوئی تو وہ اپنی اصل اباحت و جواز پر
توہم ہے اپنے دعوے کے مطالبہ اور تکنیک خاطر کے لئے ہر مسکن پر کافی دلائل پیش کر دیتے
بلکہ اس سے نامد اور بھی پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن اصل ہشیار میں مباح ہونا جیسا کہ
اصل زبردست دلیل ہے چنانچہ اس دعوے کو دلائل سے ثابت کر دیا جائے تو میں اپنے
طریقہ پر پہلے آیات سے پھر اقوال سلف و خلف سے ثبوت پیش کرتا ہوں
آیت (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

عَنْ أَشْيَاءٍ إِنَّهُمْ قَبِلُوا لَكُمْ تَسْوِكَةً وَإِنْ
تَسَلَّوْا عَنْهَا جُنُودًا يَفْرُقُ الْقُرْآنُ بَيْنَهُ
فَقَالُوا اللَّهُمَّ عَسَوْهَا فَإِنَّهُمْ هَفُوتُوا مِنْ جَحِيمٍ
دوسرہ المائدہ ص ۴۴

آیت (۱۰) كَلَّا وَاسْتَغْوُوا وَلَا تَسْرِفُوا
بِأَنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
(سورہ اعراف ص ۴۲)

تفسیر روح البیان میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں۔

فِي الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ الْمَطْعُومَاتِ
وَالْمَشْرُوبَاتِ حَلَالٌ إِلَّا مَا خَصَّهُ الشَّرْعُ
بِدَلِيلٍ فِي التَّحْرِيمِ لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي جَمِيعِ
الْأَشْيَاءِ الْإِبَاحَةُ إِلَّا مَا خَصَّهُ الشَّرْعُ
بِالرَّهْنِ بِتَحْرِيمِهِ بِدَلِيلٍ مُفَصَّلٍ

راوند تفسیر فائز معری ص ۱۲۲
آیت (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
طَبَّعَتْ لَهُمْ دَفْعُ الْإِثْمِ عَنْ أَعْيُنِهِمْ فَذُكِّرُوا
بِآيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورہ بقرہ ص ۲۰)

تفسیر احسنی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں۔

جَوَازُكَ بِمَنْشَ هَذِهِ الْآيَاتِ عَلَى أَنَّ
مَنْ مِثْلِي آيَاتٍ مِنْهُ اس بات پر تمسک کیا

پر کھل دیا جائے تو ہمیں بڑے اور اگر قرآن
اتنے وقت پر چھوگے تو پھر ظاہر کر دی جائے
گی اللہ نے اس سے معافی فرمائی ہے۔ اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔

کھاؤ اور پیو اور جس سے آگے نہ بڑھو مگر
اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

آیت میں اس پر دلیل ہے کہ تمام کھانے اور
پینے کی چیزیں حلال ہیں مگر وہ چیز جس کو
شرعیہ نے حرمت کی دلیل کے ساتھ خاص
کیا ہو اس لئے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح
ہونا ہے مگر وہ کہ شرعیہ نے جسکی حرمت کی ہو
اور اسکی حرمت بعد ازیں سے ثابت ہو چکی ہو۔

لئے ایمان والو کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں جو
جیسے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر
تم اسکی عبادت کرو گے جو۔

الاحول فی الاستیفاء الاباحۃ والریقہ
دلیل المحرمۃ (از تفسیر حموی ص ۳۳۳)
نکد دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

ان آیات اور ان کی تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ اصل اشیا میں اباحت ہے ہاں
جب اس پر کراہت یا حرمت کی خاص منفصل دلیل قائم ہو جائے تو وہ مکروہ یا حرام
ہو سکتی ہے تو یہ دعویٰ جس طرح آیات سے ثابت ہے اسی طرح احادیث سے بھی ثابت
ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے :

حدیث عن سالم بن ذاکل بنی رسول اللہ علیہ
وسلم الخلال ما احل اللہ فی کتابہ و
الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما حکمت
عنه فهو مباح عندہ
(از ترمذی ص ۱۶۲)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ جو جسکو
اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ
جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور
جس پر سکوت کیا تو وہ ان سے ہے جن کی
معافی دیدی گئی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح اشعۃ المعانی میں لکھتے ہیں
یہ حدیث اسکی دلیل ہے کہ اصل اشیا میں
مباح ہوتا ہے۔
حدیث عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ من شئ
تلقوا من انبیاء اللہ من قبلہ واولی الامر
واصل حلالہ وحرم حرامہ فما احل

فہو حلال وما حرم فہو حرام وما حکمت
عنه فہو محفو
(رداء البوادی از مشکوٰۃ ص ۳۶۳)
اور اپنے کتاب میں فرمایا اور حلال کو حلال کیا اور
حرام کو حرام کیا تو جسکو حلال کیا تو وہ حلال ہے
اور جسکو حرام کیا تو وہ حرام ہے اور جس پر سکوت
کیا تو وہ معاف ہے۔

شیخ محقق اس حدیث کی شرح اشعۃ المعانی میں فرماتے ہیں :
ان میں باطل میں شود کہ اصل در اشیا راجح است
است۔ (از اشعۃ المعانی ص ۳۶۳)
مباح ہوتا ہے۔
بالجملہ ان آیات و احادیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ اصل میں مباح اور جائز ہوتا
ہے اس بات پر اجماع و سلف ملاحظہ کیجئے۔

(۱) فقہ کی مشہور کتاب دس مسختات میں ہے :
ان الفقہاء کثیرا یدھبون (ای سیلفون)
کثیرا بان الاصل الاباحۃ۔ (از رد المحتار ص ۱۲۸)
یہ شک فقہاء بکثرت کہتے ہیں کہ اصل مباح
ہوتا ہے۔

(۲) حموی شرح الاستیفاء والنفائز میں ہے :
ان الخفاء ان الاصل الاباحۃ عند
جھوس اصحابنا۔ (از حموی ص ۱)
کہ اصل مباح ہوتا ہے۔
(۳) رد المحتار میں تحریر سے نقل ہیں :
بان الخفاء ان الاصل الاباحۃ عند
الجھوس من الخنفیۃ والشافعیۃ۔ (از رد المحتار ص ۱۰۷)
تمام حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک معتبر ہے
نہ مباح ہے کہ اصل مباح ہوتا ہے۔

۱۹۶
 (۱) لایزال و من تکرر المستحب ثبوت
 اور محبت کیلئے ترک سے کراہت کا ثبوت
 ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کراہت کیلئے دلیل
 قائل ضروری ہے۔

(۲) از مزیان معری ص ۱۱۰
 (۱) اسیدی عبد الوہاب شرفی میزان الشریعہ الکبریٰ میں فرماتے ہیں،

حکم مناسکت الشریعۃ ولہو بقرض تمام وہ چیزیں جن سے شریعت نے سکوت کیا ہو
 وہ لایزال و لا منہ فہر عاریۃ و توسعۃ اور نکلے کوئے اور نہ کرنے کے دیچے نہیں ہوئی
 علی الامۃ فلیس (الصلوات) بخیرہ و خلیہر تودہ است کیلئے معاف ہو اور کھائش ہے کسی
 (۲) مزیان معری ص ۱۱۰
 کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کو اس سے روکے۔

الاحکام ان آیات و احادیث و اقوال فقہاء کرام سے یہ ثابت ہو گیا کہ اصل اشیا میں
 با است ہے جب تک اس پر کوئی خاص دلیل حرمت قائم نہ ہو۔ تو ان مسائل مختلفہ پر
 اس پر صرف مشورہ شریعہ ہے جس کو ہر حرام و ناجائز نہیں اور ابھی تک کوئی خاص منفصل
 اس میں حرمت پیش نہ کر سکے ہیں تو خاص دلیل حرمت کے یہ امور ناجائز نہ ہو گئے
 کہ اگر ان مسائل کے دلائل سے قطع نظر بھی کرن چاہئے تو ان کے جواز کے لیے یہی دلیل
 بہت کافی ہے کہ یہ مباح ہیں ان پر کوئی دلیل خاص حرمت کی قائم نہیں ہو سکی
 پھر جب وہ ایسے آخر میں مجبور ہو جاتے ہیں تو عوام کے مفاد کے لئے یہ کہہ دیا کرتے ہیں
 کہ اگر یہ امور جائز ہوتے تو ان کو شارع علیہ اسلام کرتے قرون طائر کرتے تو انہوں نے
 عدم فعل کو دلیل عدم جواز کی قرار دیا حالانکہ یہ قطعاً باطل ہے کہ فعل تو جواز کی دلیل ہوتا
 ہے اور عدم فعل کسی چیز کے منوع ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ علامہ
 سلطان فی مواہب لدینی میں فرماتے ہیں

۱۹۷
 الفعل یدل علی الجواز و عنہ ما انفصل
 کہ تا جو جائز ہوئے پر دلالت کرتا ہے اور نہ
 کہ تا فعل علی المنہ

(۱) مواہب لدینی معری ص ۱۱۰

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ فعل تو دلیل جواز ہے اور عدم فعل دلیل مخالفت نہیں
 کہ اس استدلال کو زمانہ صحابہ کرام میں خلفاء راشدین نے مسترد کر دیا ہے کہ عدم فعل
 دلیل مخالفت نہیں، چنانچہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے

حدیث ابن زبیر بن ثابت قال حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی
 اصل الی ابو بکر و عقل اهل البیۃ فاذا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو کھو طلب کیا تو ان کے
 عمر بن الخطاب عنہ قال ابو بکر ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے
 حمزہ وانی فقال ان عقل قد استحوہ یوم البیۃ لغزو القرآن وانی اخشی
 ان استحوہ العقل بالعز و الاموال و فیہ کثیر من القرات وانی اری ان قاصر
 بجمع القرآن قلت لعمریہ فعل شیئا لم یفعلہ رسولہ و اللہ علیہ وسلم
 قال عمر ہذا وادعنا خیر فلم یزل عمر یراجع حتى حتمہ شرح اللہ صدی
 لک و ثابت فی ذلک الذی راہی عمر قال ذیل ابو بکر و اللہ و اللہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو

اولاً لا یتحدک وقد کنت تکتب لعلی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتبتم
 انما اذنی جمعہ فو دثہ لکھو فی نقل
 جملہ میں الجہاں حکا کانت اقل علی صبا
 اس کے بعد میں جمع القرآن قال قلت
 کتبہ لکھو لکھو شیئاً لم یفعلہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال ہوا لکھو
 لکھو لکھو ابوبکر یا جعنی جعہ شرح القرآن
 صدری اللہ فی شرح لکھو لکھو لکھو
 جعہ لکھو القرآن اجمعہ میں
 جعہ لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو
 حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ امر غریب ہے پھر
 عمر ابوبکر سے باز رہا یہ کہتے تھے یہاں تک
 کہ اللہ نے میرا شرح صدر کیا اور میں نے بھی
 عمر کی رائے کو پسند کیا اور اسے زید تو ایک
 جوان آدمی کا قتل ہے تو کسی ہمت سے متہم
 نہیں ہے کہ تو زمانہ رسالت میں وہی لکھتا تھا
 تو تو آیات قرآن کو تلاش کر کے جمع کر میں
 کہا کہ اگر تم مجھ کو پہاڑوں سے کسی پہاڑ کے
 اٹھانے کی تحفیت دیتے تو وہ مجھے اتنی تھائی
 نہ معلوم ہوتی جو قرآن کے جمع کرنے کا حکم ہو
 پھر کہا تم وہ کام کیسے کرتے ہو جو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے ابوبکر نے
 فرمایا کہ یہ خدا کی قسم امر غریب ہے پھر وہ مجھ کو باز رہا
 حکم دیتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے میرے
 سینے کو اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے میرا ابوبکر
 کو کھولا تھا تو میں نے قرآن جمع کرنا شروع کر دیا
 کھجور کی لکڑیوں اور سفید پتھروں اور لوگوں
 کے سنانوں سے ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضرات خلفاء راشدین میں سے حضرت عثمان

نے عدم فعل شائع علیہ السلام کو دلیل نہیں بنایا اور اس طریقہ استدلال کا رد وازہ یہ فرما کر مرنے
 کر دیا ہوا تھا خیار اور یہ طریقہ تعلیم فرمایا کہ وہ فعل اگر ابوبکر سے ہو تو اس کو کیا جائے
 تو اب ہلکے مسائل متعلقہ کو دیکھ لیجئے کہ یہ سب ابوبکر سے ہیں تو ان کے جواب کے لئے
 ان کا خیر ہونا خود مزید دست دلیل ہے ۔ باوجود عدم فعل کو دلیل منع قرار دینا وہابیہ کی سخت
 غلطی ثابت ہوئی اور ابوبکر غیر محض اس بنا پر ممنوع یا ناجائز نہیں ہو سکتے ۔ لہذا اگر یہ
 اصول ملحوظ رکھے جائیں تو مسائل متعلقہ کا فیصلہ ہو جائے گا ۔ و اشہد عینی ان الحمد
 للہ علیہ وسلم علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ اس کتاب کو صیغہ ہدایت کر دے اور اختلافات
 کے فیصلہ کا ذریعہ بنائے

مصنف کتاب ہذا کی مختصر سوانح

سینعل میں مشہور و معروف ولی کاں جناب عاقلہ الحاج محمد اکمل شاہ صاحب
 قدس سرہ خاندان بزرگ اور شہر دہشتا کامر جمع تھے آپ نے در شاہیاں کیں لیکن کوئی اولاد
 نرینہ پید نہ ہوئی تب حضرت شاہ قاسم علیہ الرحمۃ نے یہ تذرا لئی کہ لے رہے ہیں اگر تو مجھ
 کو کوئی فرزند عطا فرمائے تو میں اسکو خدمت دیں کیلئے ستین کروں گا اللہ تعالیٰ نے آپ
 کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور دس ہجری ۱۱۳۵ھ کو اس سرزمین سینعل پر جسے
 حضرت فارسی الہند میدراں مسجد غازی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ہند خواجہ خواجگان ولی بنی
 حضرت یحییٰ الدین شہنا امیری رضی اللہ عنہ نے دو مہینہ کے عرصہ سے سر فرما فرمایا تھا
 ایک لونہاں عطا فرمایا اس کو نہاں کا نام محمد اکمل رکھا گیا یہ کہن جانا تھا کہ آپ کسی

نور و ہدایت کے چمکنے آفتاب ہوں گے۔ آپ حضرت قبلہ شاہ صاحب والد
غلامی و عاقلی فرمایا کرتے تھے جسکی وجہ سے آپ کے اندر چھپن ہی سے
یہی روشن بل کے آثار نمایاں تھے۔ سات برس کی عمر ہی سے نہانے کے لیے پابند ہوئے
تھیں کوئی نماز تھنا نہ کی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم خود حضرت قبلہ شاہ صاحب اور ان کے بڑے بھائی جناب
مولانا مولوی محمد افضل شاہ صاحب مرحوم نے دی۔ عربی کی ابتدائی تعلیم آپ نے
مولانا دھانی مشہور مدرس جامع مقبول و منقول حضرت مولانا مولوی محمد عمر الدین
صاحب مازلہ عالی سے حاصل فرمائی۔ پھر شرح بحالی تک پہنچے تو حضرت قبلہ شاہ صاحب
نے اپنے ہمراہ لیکر مراد آباد استاد اعلیٰ و صدر الانا منل امام المناظرین حضرت مولانا
علی علیہ السلام آغا فاضل الہدیٰ صاحب قدس سرہ کی خدمت اندس میں
جائے۔ حضرت صدر الانا منل قدس سرہ نے آپ پر خاص شفقت یہ فرمائی کہ دولت گدہ
کی خصوصیت پر تعلیم دیا کرتے تھے۔ شرف حضرت کی بارگاہ عالی میں چند مخصوص طلبہ ہی
اعمال رہتے۔ آپ نے بعد سال ۱۲۱۵ھ میں جامعہ بغیر مراد آباد سے علوم دینیہ
اصول و مقدمات کی سند امتیازی طور سے حاصل فرمائی۔ بعد فراغت درسی کتب کے
حاصل کامل حضرت مولانا منل قدس سرہ نے اپنی خدمت میں اور باقاعدہ و عقلی
ادب و تقویٰ نویسی کی تعلیم دی۔ یہاں تک کہ حضرت نے اپنے اخیر زمانہ حیات میں دعائے
مہم موصوف اور زکریا دست منظر میں اپنی فکر آپ کو متغیر کر کے بیجا کامیابی
و کام و اکرام اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ اور حضرت صدر الانا منل قدس سرہ نے
لکھ مراد مریدی شریفینا لکھ مراد مریدی شریفینا امام اہل سنت و جمودین و ملت مولینا

مولوی امجد الشاہ محمد احمد رحمہما خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر لیا اور
حضرت حقیقت آمنا و عارف باللہ سید الحقیقین مولانا مولوی امجد الشاہ صاحب رحمہما خاں
صاحب رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ المشائخ امام العزیز مرصع العلما
قطب عالم مولانا مولوی امجد الشاہ السید علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھو رحمۃ
اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ کی اجازت خلافت عطا فرمائی۔

حضرت صدر الانا منل قدس سرہ کی ایمان سے آپ نے اپنے وطن مالون میں
۱۲۲۴ھ میں ایک مدرسہ کھلی کی شہر اور تاریخی مسجد جہان فانی میں قائم کیا۔
جس کا نام عل منل امجد الشاہ حنفیہ رکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ جہاں پر
ہر چار طرف خلعت کی گھنٹ گھنٹا میں چھائی ہوئی تھیں مذہب اہل سنت کا کوئی
مدرسہ نہ تھا۔ آپ نے محلہ محلہ تقریباً گیس۔ مذہب ہر ماہ سے خوبی بیٹریوں کی طرح
آپ کی طرف لپکے ٹکڑے ٹکڑے اللہ رب العزت کے نام پر اور دین حق کی خاطر فرمایا
وہیں اور ان سے مقابلہ کر کے اپنا حق اتر قائم کیا۔ ۱۲۲۹ھ میں حضرت صدر الانا منل
قدس سرہ نے اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہل سنت اجماع العلوم تجویز فرمایا۔ آپ کئی سال
تک لوچہ اللہ پاکسی خواہ گدس دیتے رہے آپ کو ہمیشہ تعلیم دین نفاذی کا شوق رہا جو
اور متعلق جو پر تفریباً تیس سال مدرسہ مذکور میں ہر قسم کے علوم عربیہ کا درس دیا بغیر دیکھا
کتب کا مطالعہ کی جسکی بنا پر آج بغیر تعلیم جامع العلوم میں۔ علمائے اہل سنت
اپنی مشکلات میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ کا علمی احترام و فضلہ موفقیں
بلکہ خفاہین کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ قادیانی دیوبند مسکا شاہ ہے۔ آپ کا مشغل درس
کے ساتھ افتاء کا بھی رہا ہے۔ سو وقت تک افتاء دل کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

شاہزادہ میں آپ کی موجودگی اور ضروری سمجھی جاتی ہے شہر کے شہر آپ کی ایک
 عہد کی تقریر سے بدل جاتے ہیں۔ بعض اہلین کی ہر سوں کی محنت فلک میں ال جاتی ہے
 و بعض آپ کے نام سے تعمیر جاتے ہیں۔ غرض کہ حضرت تمام فرق باطلہ کے رد و ابطال کے کٹر
 و تقریراً امتیازی شان مند تھے ہیں۔ اگرچہ کہ سال ہی ہے مجبوریاں محذوریوں ہیں
 لیکن کثر اوقات خدمت دین یا اعلیٰ العزت ہی میں گزر گئے ہیں۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں رد سیف ایمانی، عطر الکام
 الیہ، اہل المقال، خواص و از و حق، غازیان، سفر حجاز، ریاض الشہداء
 و شہداء، نائب چھپ چکی ہیں اور ہر خاص و عام ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس
 کے علاوہ ری میں یہ کتاب جو پیش نظر ہے تحریر فرما کر اہل سنت پر احسان عظیم فرمایا
 اللہ تعالیٰ اس پیش پہاڑ کو قبول فرما کر آپ کو شفا کے کمال اور توفیق
 و عجب اہل سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اصول اہل سنت و جماعت مستبین المسالیح

بہت فائدہ عامی۔ (منشی) اصغر احمد اشرفی قادری سہیلی

۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

نوٹ:- کوئی صاحب بھی اپنی مصنف کی تحریر یا اجازت و معاہدہ کے بغیر اس
 کتاب کو طبع کرانے کی کوشش نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کے لئے وار ہونے
 کا شہرہ

مصنف کتاب ہذا کی بعض مطبوعہ تصانیف

(۱) میل ارشاد مقلب و وسیع ایمانی، مولیٰ اشرفی مولوی عبد الشکور
 مکتوی نے مدلول اہل سنت کی فہم میں کھا کھا کر اپنی مجموعی طاقتوں کے ساتھ کتاب سیف
 ایمانی تیار کی تھی اور اس کے مسائل مختلف فہم پر نہایت ذہل و تہذیب عبادات پیش
 کر کے اپنے عقائد و مسائل کی تائید کی تھی۔ ہر وہابی کو یہ دعویٰ تھا کہ تاقیامت اہل سنت
 سے اسکا جواب نہ ہو سکے گا اس رد نے سیف ایمانی کی وجہاں اطالیہ انکی کوششوں
 پر ہانی پھیر دیا اور تمام جہالات و غفالت و باہرہ کا پروہ فاسخ کر دیا۔ ان کے باوجود سزا
 سوالات کے جوابات ایسے جکے پاس یہ کتاب ہو رہ وہابی متاخر کا دم بند کر سکتا ہے۔

(۲) عطر الکلام فی استحقاق المولود والقیام بفتحان دلو بند نے میلاد شریف و قیام
 کے بدعت و حرام ہونے پر اپنی پوری توانی کے زور لٹکا کر ایک رسالہ جمع کیا تھا۔ اس کتاب میں
 انکی ہر دلیل کا قہر رد ہر دلیل کا مسکت جواب دیدیا گیا ہے جبکہ دیکھ کر مخالفوں کے حوصلے
 پست ہو گئے۔ ہمیں ٹوٹ گئیں اور پھر ہمیں میلاد قیام کو آیات و احادیث اور اجماع
 و قیاس چاروں دلائل سے ثابت کر دیا اور منکر الہی کی حجت قائم کر دی یہ رسالہ جیکے پاس
 ہو وہ کسی سے دب نہیں سکتا۔

(۳) اہل المقال لغارت رویت اہل۔ ہمیں رویت ہلال چھ طرق موجب کی تفصیل
 اور ہمیں وہ طریق چنے رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی انکے دلائل بیانات مضبوط آلات جوتے

سیدنا امیر المومنین کا وٹا دیکھ کر دیکھو۔ دارالمیں ریلی ویزن کی خبر ان کے احکام شہادت کے شہادت
میں اور ضروری احکامات یہ معلوم ہے۔

۱۷۱ قول امیر المومنین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الودیعہ کریمین کے مسلمان و
موجودہ ہونے پر مسلم شریعت کی اس حدیث اور قول امیر المومنین سے استدلال کے تھے اس رسالہ میں ان
حدیث اور قول امام کے مقدمہ و جوابات دیکھ کر ان کا مسلم و موجد ہونا دلائل کیثرو سے ثابت
کر دیا گیا ہے اس رسالہ کا مطالعہ کرنے ضروری ہے۔

۱۷۲ قول کا جو از حق عازمان سفر حجاز۔ اس پر حق فرمیں کے اور کہنے کیلئے قول کا جواز
بہایت ضرورت دلائل سے ثابت کیا گیا ہے یہ رسالہ اس وقت نہایت ضروری ہے۔

۱۷۳ بیان عن الشہداء۔ کہ شہادت میں موانع کرنا نہایت معتبر و مشہور کتاب تھی یہ عرف
سب میں تھی فہم کے اہست پھر ملاحظہ تھے تو اسی سوانح کرنا میں موقع موقع اس کتاب کی
وہی۔ مسدسات، مشرعی، فتویات، طبع ہو گئے کتاب ان کا مجموعہ بارہ مجلد ہو گیا۔

۱۷۴ رد شہاب ثاقب۔ شہادت ثاقب یہ وہ کتاب تھی جس پر ۵ سال دہائیہ کو یہ ناز تھا کہ اسکا
کوئی جواب نہیں دیا گیا حضرت حضرت نے انکے ۵ سالہ ناز کو اسکا رد لکھ کر خاک میں ملا دیا اور ان
کے کو صلیب پر لٹا کر دیا۔ دہائیہ سے مالوم کرنا والا کیلئے اسکا پاس ہونا ضروری ہے۔ عمدہ کتابت
و کتابت کاغذ گھیر رنگین ڈائل سال ۱۳۵۲ء صفحہ ۵۲۸۔

۱۷۵ اصل کے ۱۔ اجماعی کتب خانہ۔ مجلد دہائیہ اس کے سنبھل ضلع مراد آباد۔ یو۔ پی
پستہ ۲۱ مرکز میٹر اہست اہل العلوم مسجد جہان نال سنبھل ضلع مراد آباد۔

مرکزی مدرستہ اہل العلم و فضل

۱۳۳۳ھ میں قائم ہوا جس سے اب تک کثیر علماء، حفاظ و مبلغ مفتی رہنما نظر خطیب، اقرار اور امام پیدا ہوئے اور چورہے ہیں۔ اس ادارہ کی دینی و علمی خدمات قابل فراموش نہیں، بالخصوص دس دواہیں ایسے مدارس دینیہ کے حفظ و بقا کی بڑی ضرورت ہے جن کا انحصار محض اہل خیر حضرات کی امداد و اعانت پر ہے۔

لہذا اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ زکوٰۃ، صدقات فطرہ، چرم، قہ بانی نیز ہر قسم کی اعانت سے اس دارالعلوم کو تقویت پہنچا کر ثواب عظیم کے مستحق ہوں اور اپنے حلقہ اثر میں بھی اہل خیر حضرات کو امداد کی ترغیب دے کر اجر جہنم کے حقدار ہوں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

محمد اخصاص اہل الدین اجمالی

نظام علی و مولیٰ مرکزی مدرستہ اہل العلم و فضل ضلع مراد آباد
پتہ: پٹنہ، (الہ آباد)